

رسالہ

2

٢٠٢٠-٢٠٢١

مولفہ

سید عبدالرشید بن عبدالغفور الحسینی المدنی القوی

مرتبہ

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی

١٠٠

تدوینِ نواع ترجمہ اردو

ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی

ادارۂ یادگارِ غالب
کراچی

فہرست مندرجات

۵	احوال واقعی
۲۱	سوانح مرتب
۲۹	سوانح مولف
۶۱	مخطوطات معربات رشیدی
۶۹	رسالہ معربات رشیدی (فارسی متن)
۱۲۹	رسالہ معربات رشیدی (اردو ترجمہ)

ضمائم

۲۰۳	۱۔ نسخہ "ب" میں مولف کے اضافات و توسیعات
۲۰۹	۲۔ ٹھٹھہ (اقتباسات از "گزشتہ آف سندھ")
۲۱۲	۳۔ مقدمہ منتخب اللغات میں عبدالرشید کی منظومات

اشاریہ

۲۱۷	۱۔ فہرست کلمات معرب
۲۳۰	۲۔ فہرست اسماء اشخاص
۲۳۳	۳۔ فہرست اسماء اماکن
۲۳۸	۴۔ فہرست اسماء کتب
۲۳۹	عکس مخطوطہ نظامت جنگ متن کا پہلا صفحہ
۲۴۰	عکس مخطوطہ نظامت جنگ متن کا آخری صفحہ
۲۴۱	عکس نسخہ مطبوعہ مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی

۲۰۰۳ء	: طبع اول
۲۸۰	: صفحات
احمد برادر، ناظم آباد، کراچی	: طابع
چھ سو	: تعداد
دو سو بیس روپے (۲۲۰/۰۰)	: قیمت

☆

WOC
15729

ادارہ یادگار غالب

پوسٹ بکس نمبر ۲۲۶۸

ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

☆

غالب لائبریری

دوسری چورنگی۔ ناظم آباد نمبر ۲

کراچی ۷۴۶۰۰

احوالِ واقعی

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کا نام بچپن ہی سے سننے میں آیا کرتا تھا۔ دادا جان کی ان سے باقاعدہ خط و کتابت رہتی تھی۔ جب بڑے ہو کر ان کی تحریروں کے مطالعے کا موقع ملا تو ان کے علمی مرتبے کا کچھ اندازہ ہوا۔ اس پس منظر کے ساتھ جب جناب مشفق خواجہ نے صدیقی صاحب کی مرتبہ ”معرباتِ رشیدی“ کی تکمیل اور اردو ترجمے کا کام میرے سپرد کرنا چاہا تو اس بات سے قطع نظر کہ میں فاضل مرتب کے قائم کردہ معیار پر پورا بھی اُتر سکوں گا یا نہیں، مجھے بڑی مسرت ہوئی:

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

چنانچہ میں نے فوراً ہی بھرلی اور خواجہ صاحب نے رسالہ معربات کے چند مطبوعہ نسخے (جن کی اشاعت کی نوبت نہیں آئی تھی)، مقدمہ بزبان انگریزی کے نامکمل اجزاء اور متفرق یادداشتوں پر مبنی پراگندہ کاغذات میرے حوالے کر دیے۔

معرباتِ رشیدی ایک مختصر کتاب ہے بلکہ اس کو رسالہ کہنا مناسب ہوگا۔ اس کا موضوع غیر زبانوں اور بالخصوص فارسی کے وہ الفاظ ہیں جو ترمیم و تنسیخ کے بعد عربی زبان میں رائج ہوئے۔ اس عمل کو تعریب اور ایسے لفظ کو معرب کہا جاتا ہے۔

رسالہ ”معراجِ رشیدی“
 ایسے ہی الفاظ کی ایک فرہنگ ہے جو سید عبدالرشید تھوڑی (ٹھٹھوڑی) نے
 ”معربات“ ایسے ہی الفاظ سے اسے ”معرباتِ رشیدی“ کہا جاتا ہے۔

تیار کی تھی اور مولف کے نام کی مناسبت سے اسے "سندس" کہا گیا۔ یہ کتاب بھی بہت قریب کا عمل عہد قدیم سے جاری تھا اور زمانہ قبل از اسلام میں ہی بہت تعریف کا عمل عہد قدیم سے جاری تھا اور زمانہ قبل از اسلام میں ہی بہت تعریف کا عمل

شامل ہیں جن پر قرآن پاک میں استعمال ہوئے ہیں۔

جب مسلمانوں نے ایران کو فتح کیا تو محلِ کرب میں خلیل، سیبویہ، اصمعی، کثرت کے باعث اہل علم کو تحقیق کا ایک نیا موضوع ہاتھ آ گیا۔

ابوسعیدہ اور الإحتم نے اپنی تحریروں میں معرب الفاظ پر کسی حد تک توجہ نہیں دی۔ ابن درید (ابو بکر محمد ابن الحسن ابن درید اللادری، سنہ ۲۲۳-۳۲۱ھ) ہے جس کی کتاب

”تعمد اللہ“ میں کلمات معزہ باقاعدہ زیر بحث لائے گئے ہیں۔ ان کی روایت سے فقہ ثعالی (ابن منظور عبد الملک بن محمد بن اسعیل الثعالی، سنہ ۳۵۰-۳۳۰ھ) نے ”فقہ

اللغة“ میں فارسی زبان سے ماخوذ مغرب الفاظ کے لیے ایک باب میں یہ موضوع پر پہلی مستقل کتاب ”المغرب“ جوالمی (ابومنصور موهوب بن احمد بن محمد

الجوائفی، سنہ ۳۶۶-۵۳۹ھ) کی صیغ رسا کا منجہ ہے۔ کلاب اشعر بن ہبیر سرسٹان نے الامون کے مخطوطے کی مدد سے ترتیب دے کر ۱۸۶۷ء میں لائبرگ سے شائع کیا۔

کی تھی۔ الفاظ حدیث اور مصطلحات فقہ سنی کے موضوع پر مطرزی (ابو اس ناصر بن عبد السید بن علی بن المطرزی، سنہ ۵۳۸ھ-۶۱۰ھ) کی ”المغزب فی اللغۃ“ ہے جو عموماً

”المغرب لی ترتیب المعزب“ کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں ضمنا معزب کلمات کا ذکر آیا ہے۔ معزبات کے موضوع پر قلم اٹھانے والوں میں ایک اور نمایاں نام خفاجی

والا اور ہمارے مؤلف سید عبدالرشید کا ہم عصر تھا۔ اُس کی تالیف ”شفاء الغلیل فیما فی

ہے۔ علامتِ اعراب کن الدلیل میں عربی زبان میں معرب اور مولد الفاظ سے بحث کی گئی ہے۔ خٹاجی نے جو ایتھی کی ”کتاب المعرب“ سے خصوصی مدد لی ہے۔

رسالہ ”معرباتِ رشیدی“

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عبدالرشید معربات کے موضوع پر اپنے پیش رو مصنفین

کے نام سے (ماسوائے ”المغرب“ کے) آگاہی نہیں رکھتا تھا کیونکہ ”رسالہ معربات“ کے مقدمہ کی ابتدا میں کہتا ہے کہ: ”معرب الفاظ... اور اُن کی تشریح اور استعمال کی

تحقیق و تفصیل کسی کتاب میں نہیں ملتی۔ اس لیے حتی الامکان تلاش اور جستجو کر کے یہ باتیں اس رسالے میں جمع کی گئی ہیں۔“

عبدالرشید کا یہ دعویٰ اس حد تک درست تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ اس کے رسالے کی تشریحی زبان فارسی ہے اور اُس سے قبل کے مؤلفین نے معربات پر سارا

دورِ جدید میں اس موضوع پر طوبیہ العینی الحلی البستانی کی ”تفسیر الالفاظ

وخیلہ فی اللغۃ العربیۃ مع ذکر اصحابہا بحروفہ“ اور ادی شیرکی ”الفاظ الفارسیۃ العربیۃ“ قابل ذکر ہیں۔ خود ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کے پی ایچ۔ ڈی کے مقالے کا موضوع بھی

"Studien über der Persischen Fremdwörter in Klassisch" کے عنوان سے ۱۹۱۹ء میں

گویشنگن سے شائع ہوا تھا۔ بعد میں انھوں نے ابن درید کی ”الجمهرة اللغة“ کے حوالے سے ایک فاضلانہ مضمون انگریزی میں لکھا جس کا عنوان ہے: "Ibn Duraid And

"His Treatment of Loan-Words" یہ مضمون پہلے الہ آباد یونیورسٹی سٹڈیز (جلد چہارم، آرٹس سیکشن) میں چھپا تھا پھر ایک الگ کتابچے کی صورت میں ۱۹۳۰ء میں

شائع ہوا۔ اس دلچسپی کو دیکھتے ہوئے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جب فاضل موصوف کو پہلا بار عبدالرشید کی "معربات" کا مخطوطہ، جو اس وقت تک ایک نامعلوم کیت کی

حیثیت رکھتا تھا، ملا ہوگا تو انھیں کتنی مسرت ہوئی ہوگی۔ جویندہ یاہندہ کے مصداق ایک

بیسویں صدی کے چھٹے عشرے کی ابتدا میں شروع کر دیا تھا۔ کئی برس کی محنت کے بعد

مکتوب (نوشتہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۷ء) بنام مختار الدین احمد صاحب (مطبوعہ "تحقیق"، شمارہ ۱۲-۱۳، جامعہ سندھ، جام شورو، ص ۶۳۳) سے ملتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "آپ مہربانی کر کے یہ لکھیے کہ معربات عبدالرشید کا جو متن چھپا ہے، اُس کے نسخے کس تعداد میں چھاپے گئے ہیں۔ تعداد معلوم کرنے کی ضرورت یہ ہے کہ اسی کے حساب سے کاغذ اُس کے انگریزی حصے کے واسطے یہاں مہیا کیا جائے۔ اس کا جواب جلد چاہتا ہوں۔" اب اس اجمال کی تفصیل پروفیسر مختار الدین احمد صاحب کی زبانی سنئے۔ وہ اس مکتوب پر دیے گئے حاشیے میں فرماتے ہیں: "مسودہ ملتے ہی میں نے اپنی نگرانی میں اختر پرنٹنگ پریس، علی گڑھ میں چھپوانا شروع کر دیا۔ دو پروف میں پڑھ کر تیسرا پروف ڈاکٹر صاحب کو بھیجتا رہا۔ پوری کتاب چھپ گئی۔ مقدمہ انگریزی میں لکھ کر وہ الہ آباد میں اپنی نگرانی میں چھپوانا چاہتے تھے۔ مقدمہ لکھنے میں انھوں نے سال بھر لگا دیا۔ پھر اچھے ویز کاغذ کی تلاش میں مدت لگی۔ اس عرصے میں وہ ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی کو کلکتہ اور مالک رام صاحب کو دہلی خط لکھتے رہے اور چھپے ہوئے معربات کے اوراق بھیجتے رہے کہ ایسا کاغذ چاہیے۔ پھر انھیں مطبع کی تلاش شروع ہوئی۔ کسی کا انگریزی ٹائپ انھیں پسند نہیں آیا تو کسی کی طباعت ان کے خیال میں ناقص ہوتی۔ غرض کہ کاغذ کے انتخاب اور مطبع کی تلاش میں ایک مدت لگ گئی۔ میں کہتا رہا کہ مسودہ بھیج دیجیے، علی گڑھ میں چھپوا دوں گا۔ پھر ڈاکٹر صاحب دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو گئے۔ مئی ۱۹۶۸ء میں جب میں ادارہ علوم اسلامیہ کا ڈائریکٹر مقرر ہوا تو میں نے خیال کیا کہ ڈاکٹر صاحب کا مقدمہ تو اب ہاتھ آنے والا نہیں، ایک مختصر سی تمہید لکھ کر کتاب شائع کر ادینی چاہیے۔ میں نے دفتر کو ہدایت کی کہ سارے مطبوعہ فرمے، جو مطبوعات ادارہ کے ساتھ گودام میں رکھوا دیے تھے، نکلوائے جائیں۔ ایک دن معلوم ہوا کہ مطبوعات تو محفوظ رہے لیکن چھپے ہوئے فرمے فالتو اور ردی کاغذات سمجھ کر ضائع کر دیے گئے (یا ردی فروش کو دے دیے گئے)۔ یاد آتا ہے کہ ۲۵۰ کی تعداد میں یہ کتاب چھپی تھی، ایک نسخہ نہیں ملا۔ ڈاکٹر صاحب کا نام اور اپنی ساری محنت ضائع دیکھ کر بہت افسوس ہوا۔"

تقسیم ملک کے ساتھ ہی صدیقی صاحب کا خاندان بھی تقسیم ہو گیا تھا۔ چنانچہ الہ آباد میں اُن کی اور پھر اُن کے بڑے صاحبزادے کی وفات کے بعد، ڈاکٹر صاحب کی فراہم کردہ بہت سی کتابیں اور ڈیسروں اہم کاغذات منتشر ہو گئے۔ ایک طویل عرصے بعد پاکستان سے صدیقی صاحب کے پوتے سہیل صدیقی (ابن زبیر صدیقی) کا الہ آباد جانا ہوا اور وہاں سے وہ صدیقی صاحب کے بہت سے کاغذات اپنے ساتھ لے آئے۔ وہاں قیام کے دوران میں انھیں جناب رشید حسن خاں نے کچھ کاغذات دیے جو انھیں مسلم صدیقی مرحوم سے ملے تھے۔ خوش قسمتی سے ان کاغذات میں رسالہ معربات کے کچھ مطبوعہ نسخے اور اس سے متعلق فاضل مرتب کی کچھ تحریریں اور یادداشتیں بھی شامل تھیں۔ سہیل صدیقی صاحب نے یہ پلندا مشفق خواجہ صاحب کی تحویل میں دے دیا تاکہ اس کی اشاعت کی کوئی صورت نکالی جائے۔

خواجہ صاحب نے جو کاغذات میرے حوالے کیے، اُن میں مندرجہ ذیل دستاویزات شامل ہیں:

- ۱۔ مطبوعہ رسالہ معربات کے پانچ مکمل اور نامکمل نسخے۔ ظاہر ہے کہ متن کی طباعت کے بعد علی گڑھ سے ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب نے یہ نسخے فاضل مرتب کو الہ آباد روانہ کیے ہوں گے۔ مکمل نسخہ صفحہ ۱ سے صفحہ ۳۹ تک ہے۔ صفحہ ۴۰ خالی ہے۔
- ۲۔ فولز کیپ سائز کے چھ صفحات پر صدیقی صاحب نے اپنے اساسی نسخہ "ب" کے حاشیے پر درج مؤلف کے بعد میں کیے گئے اضافوں کی ایک فہرست تیار کی ہے۔ یہ فہرست مخطوط "ب" کے اوراق و سطور نیز مطبوعہ نسخے کے صفحات اور سطروں کے حوالے سے تیار کی گئی ہے۔
- ۳۔ فاضل مرتب کے پیش نظر معربات کے دونوں مخطوطات کا انگریزی میں تعارف جو کئی صفحات میں ٹائپ کیا گیا ہے اور قلم سے بھی کچھ اضافہ دکھائی دیتا ہے۔
- ۴۔ صدیقی صاحب کے تحریر کردہ مؤلف معربات، سید عبدالرشید کے حالات اور اس کی تالیفات (منتخب اللغات اور فرہنگ رشیدی) کے تعارف پر مبنی کچھ اوراق

بہارِ انگریزی۔ ان تحریروں کو ترتیب دے کر سات صفحات میں نائپ بھی کیا گیا ہے۔ بعض صفحات کا خاصہ حصہ خالی ہے جس سے قیاس ہوتا ہے کہ وہ اس میں اضافے کے خواہش مند تھے۔

۵۔ کاپی ساز کے بارہ تیرہ اوراق میں (جن میں کچھ صفحات خالی بھی ہیں) معربات کے طہران والے نسخے (ضمیمہ جلد دوم، فرہنگ رشیدی) سے اقتباسات وغیرہ لیے گئے ہیں۔ ان میں نمایاں چیزیں یہ ہیں:

(۱) نسخہ طہران آقائے محمد عباسی کے مختصر مقدمے کی نقل۔

(ب) کچھ صفحات میں صدیقی صاحب کے زیرِ نظر دونوں نسخوں اور نسخہ طہران کے جتہ جتہ اختلافات دکھائے گئے ہیں۔ اس ضمن میں بعض اختلافی مقامات پر اظہارِ خیال بھی کیا گیا ہے۔

(ج) نسخہ طہران ناقص الآخر تھا، اس لیے اس کی تکمیل کی خاطر مصحح نے "باب الیاء" جولیقی کی "المعرب" سے مستعار لے کر شامل کیا ہے۔ صدیقی صاحب نے اس کی نقل بھی اپنے قلم سے ان صفحات میں تحریر کی ہے۔

۶۔ کچھ اوراق میں میر علی شیر قانع کی تالیفات "مقالات الشعراء" اور "تختہ اکرام" نیز "منتخب اللغات شاجہانی" سے متفرق اقتباسات ملتے ہیں۔

۷۔ ٹھٹھہ شہر کے بارے میں مائٹ عالمگیری، تختہ اکرام اور گزنیئر آف سندھ سے حوالے اور اقتباسات دیے گئے ہیں، جو چند صفحات پر مشتمل ہیں۔

۸۔ فہرست ہائے الفبائی کے نام سے رسالہ معربات کے متن کا اشاریہ جو مطبوعہ صورت میں ہے اور ان اجزاء پر مشتمل ہے:

۱۔ کلمات معربہ ص ۳۳

ب۔ اسماء اشخاص ص ۵۶

ج۔ اسماء الماکن ص ۵۹

د۔ اسماء کتب ص ۶۳

اشاریہ کے صفحات کے نمبر مطبوعہ متن کے صفحات کا تسلسل ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ متن کی طباعت کے فوراً بعد اشاریہ تیار کر کے چھاپ دیا گیا تھا۔ ممکن ہے کہ اشاریہ علی گڑھ ہی میں ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب نے تیار کیا ہو۔

۹۔ ابن درید اور اس کی تالیف حمیرہ پر ڈاکٹر صدیقی کا مقالہ بہارِ انگریزی، جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

اب میں ذیل میں ان دستاویزات و تحریرات کے بارے میں کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ اس ضمن میں یہ بھی عرض کروں گا کہ میں نے اس کام کی انجام دہی میں ان کاغذات سے کس حد تک اور کس انداز میں کام لیا ہے۔ سہولت کی غرض سے اوپر درج کردہ نمبر شمار کے حوالے سے گفتگو کرنا مناسب ہوگا:

۱۔ مطبوعہ رسالہ معربات

صدیقی صاحب کے مرتبہ رسالہ معربات کے پانچ نسخوں میں سے تین مکمل اور دو ناقص ہیں، مکمل نسخہ ۳۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ ناقص نسخوں میں سے ایک صفحہ ۱۷ سے ۳۶ تک اور دوسرا صفحہ ۳۳ سے ۳۹ تک ہے۔ فاضل مرتب کے پیش نظر دو مخطوطے تھے یعنی "ب" (حیدرآباد دکن والا جو اُن کا اپنا مملوکہ تھا) اور "ج" (رام پور والا)۔ انھوں نے نسخہ "ب" کو اساسی نسخہ قرار دیا لیکن آنکھیں بند کر کے اس پر اعتماد نہیں کیا۔ چنانچہ پاورتی میں دونوں نسخوں کے متن کا فرق دکھایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مختصر تصریحی حواشی اور بعض کتابوں کے حوالے بھی درج کیے گئے ہیں۔ رسالہ ہذا کی تشریحی زبان فارسی ہے اس لیے مرتب نے حواشی بھی فارسی ہی میں دیے ہیں۔ صرف صفحہ ۲۹ پر "بجمل البلدان" کا ایک مختصر اقتباس عربی میں ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ متذکرہ بالا پانچ مطبوعہ نسخوں میں سے صرف ایک مکمل نسخہ ایسا ہے جس پر صدیقی صاحب کے قلم سے کوئی تحریر نہیں ملتی۔ باقی دو مکمل اور دو نامکمل نسخوں کے حاشیوں پر موصوف نے مختلف اوقات میں چھوٹے بڑے اضافے اور

صحیح کی ہے۔ یہ تحریریں سرسئی، نیلی اور سرخ پٹیل نیز کالی اور نیلی روشنائی میں ملتی ہیں۔ یہ حک و اضافہ کی قسم کا ہے یعنی:

(۱) بار بار پروف پڑھنے کے باوجود بعض غلطیاں رہ گئی تھیں جن کی درستی کی گئی ہے۔ مثلاً صفحہ ۷ پر سطر ۱۷ میں چھپا ہے: "باین دو اسم موسم شدہ"۔ "موسم" کے نیچے لکیر لگا کر صدیقی صاحب نے حاشیہ پر پٹیل سے لکھا ہے "موسم"۔ صفحہ ۱۳ کے حاشیہ نمبر ۲ میں چھپا ہے: "علماء اصل عربت"۔ مرتب نے "عربت" کے نیچے لکیر لگا کر لکھا ہے "عربیت" اور سامنے یہ ہدایت درج کی ہے: "(داخل غلط تادم شود)"۔ اسی طرح صفحہ ۳۳ کی سطر نمبر ۷ میں "قلعہ" کے بجائے "قلعہ" چھپ گیا ہے۔ مرتب نے اس پر دائرہ لگا کر دائیں حاشیہ پر صحیح لفظ لکھا ہے۔

(ب) مطبوعہ نسخے میں اساسی مخطوطہ "ب" کے اوراق کا آغاز و اختتام درج ہونے سے رہ گیا تھا۔ صدیقی صاحب نے ایک نسخے کے حاشیہ پر پٹیل سے ہر فولیو کا الف اور ب کی صراحت کے ساتھ انگریزی اندراج کیا ہے۔

(ج) پادرتی میں دونوں نسخوں کے متن کا جو اختلاف دکھایا گیا تھا، اُس میں بعض مقامات پر مرتب نے مختصر اضافوں کے ذریعے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً پہلے صفحے پر چھٹی سطر میں لفظ "کرد" آیا ہے۔ اس پر حاشیہ تھا "ج: کردہ" اس پر قلم سے اضافہ کرتے ہیں: "و این قرأت مناسب مقام است۔" صفحہ ۷ پر آخر سے پانچویں سطر میں چھپا ہے: "سذاب بالفتح و بزال معجمہ۔" بعد میں تصحیح کرتے ہوئے "بالفتح" پر نشان لگا کر حاشیہ میں لکھا ہے: "فی الاصل بالضم و آن خطاست ظاہراً و در منتخب بالفتح است۔"

(د) چند مقامات پر صدیقی صاحب نے کسی لفظ کے بارے میں مؤلف یا کاتب کی رائے سے اختلاف کا اظہار کیا ہے جو اکثر جگہ انگریزی زبان میں ہے۔ مثلاً صفحہ ۲ پر سطر ۱۵ میں آتا ہے "درست نیست۔" اس پر نشان دے کر حاشیہ پر لکھا ہے:

"The scribe wrote درست نیست which has been

درست نیست corrected in this way

صفحہ ۱۸ پر لفظ "تاریخ" کو نشان زد کر کے پہلے دائیں حاشیہ پر لکھتے ہیں: "نسخہ ب، مرتب تاریخ۔" پھر اس پر ایک اور نشان لگا کر نیچے کے حاشیہ میں لکھا ہے:

"But the Author rejects (in The Muntakhab, p.56) the suggestions of Sharaf-i-Yazdi and says that the correct form is with ح and not with خ."

تاہم ایک دوسرے مطبوعہ نسخے پر یہی حاشیہ فارسی میں لکھا گیا ہے۔ صفحہ ۲۷ پر مؤلف نے لفظ "سرقع" کا مطلب "و آن بنید ارزن باشد بزبان حبشہ" بتایا ہے۔ اس پر مرتب نے ان الفاظ میں اظہار خیال کیا ہے:

"Surely an interpretation by some enthusiast"

(ه) بعض الفاظ کے بارے میں پرانے عرب مؤلفین کی آرا درج کی ہیں۔ یہ عبارات عربی زبان میں ہیں۔ ان مؤلفین میں یاقوت، محدث فیروز آبادی، جوہری، جوالیقی، مطرزی اور خطابی وغیرہ شامل ہیں۔

(و) ایک مقام پر (صفحہ ۱۶) لفظ طفسونج اور طفسونج کے اختلاف کے ضمن میں اردو میں بھی حاشیہ دیا ہے۔ اس کی عبارت ہے: "صاحب قاموس اور یاقوت کے زمانوں میں تقریباً [دو سو] سال کا فرق ہے، اس لیے قاموس جب تالیف ہوئی ف کی تقدیم سے یہ لفظ رائج ہوگا۔"

ضرورت کے تحت میں نے سب سے پہلے صدیقی صاحب کے مرتبہ متن کی نقل تیار کی۔ اس سے یہ فائدہ بھی ہوا کہ مطبوعہ متن میں رہ جانے والی طباعتی اغلاط درست ہو گئیں۔ اساسی نسخے کے اوراق (الف اور ب کی تفریق کے ساتھ) کے آغاز کی نشان دہی کر دی گئی ہے۔ متنی اختلافات کے ضمن میں مختصر اضافے، اختلافی آرا کا اظہار اور بعض صراحتی اقتباسات جو فاضل مرتب نے طباعت کے بعد اپنے قلم سے مطبوعہ متن کے اطراف میں تحریر کیے تھے، ان سب کو پادرتی میں جگہ دے دی گئی

ہے۔ ان کے اجازت سے رسالہ پڑھنا زیادہ اوقات کا مال ہو گیا ہے۔

۲۔ اسامی نسخے میں درج اضافوں کی فہرست

صدیقی صاحب اپنے قش نظر دونوں نسخوں کے تعارف کے ضمن میں نسخہ "ب" کے بارے میں لکھتے ہیں

"نسخہ پڑا کا ایک نسخہ میں پہلو یہ ہے کہ اس کے متن میں متعدد

اور اکثر طویل اضافے کیے گئے ہیں جو تصوفی حاشیوں پر درج

ہیں۔ یقیناً واضح ہے کہ ان توتیمی حواشی کا ذمہ دار خود رسالے

کا مؤلف ہے۔"

ظاہر ہے کہ فاضل مرتب نے یہ تمام حواشی اپنے مرتبہ متن میں شامل کر لیے

تھے تاہم ان کی اہمیت کے قش نظر انھوں نے ان تمام اضافوں پر مبنی ایک فہرست بھی

تیار کی۔ ان حواشی کی کل تعداد ۹۳ ہے اور یہ مخطوطے کے ۷۱ میں سے ۵۵ صفحات پر

پڑتے ہیں۔ ان کی فہرست بنانے کے بعد صدیقی صاحب نے، کسی وجہ سے، ان میں

سے چند اضافے قم زد کر دیے ہیں۔ باقی ماندہ اضافوں پر مبنی فہرست بطور ضمیمہ نمبر ۱ میں

نے موجودہ اشاعت کے آخر میں اضافہ کر دی ہے۔ فاضل مرتب نے فہرست کی تیاری

میں مخطوطہ اور مطبوعہ متن دونوں کے اوراق (یا صفحات) و سطور کے حوالے دیے تھے۔

میں نے نسخہ "ب" کے حوالے پر قرار رکھے ہیں۔ تاہم علی گڑھ کے مطبوعہ متن کے

جگہ کے موجودہ طباعت کے حوالے درج کرنے کا احترام کیا ہے۔

۳۔ رسالہ معربات کے مخطوطات کا تعارف

صدیقی صاحب نے اپنے قش نظر دونوں نسخوں کا تعارف سپرد قلم کیا تھا۔

اس میں ان کے حصول اور دریافت کی داستان بھی بیان کی تھی۔ اس تحریر کو ٹائپ

کروانے کے بعد موصوف نے اس میں اپنے قلم سے کچھ اضافے بھی کیے ہیں۔ ظاہر

ہے کہ اس مضمون میں کسی قسم کا رد و بدل میرے لیے ممکن نہ تھا۔ البتہ صدیقی صاحب

کے دیے ہوئے حواشی پر میں نے ایک حاشیہ ایزا دو کیا ہے جس سے نسخہ "ج" کی

کیلیت پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ یہ کہنا ضروری ہے کہ فاضل مرتب کا مضمون انگریزی

میں تھا جس کے ترجمے کی ذمہ داری مجھ پر آتی ہے۔ موجودہ اشاعت میں کیونکہ نسخہ

"ب" اور "ج" کے علاوہ نسخہ طہران کو بھی شامل کر لیا گیا، اس لیے ڈاکٹر صدیقی کے

مضمون کے انتظام پر اس تیسرے نسخے کا مختصر تعارف بھی درج کر دیا گیا ہے۔

۴۔ سوانح حیات و آثار سید عبدالرشید

رسالہ معربات کے مؤلف کے حالات بہت کم ملتے ہیں۔ صدیقی صاحب

نے اس بارے میں انگریزی میں جو مختصر حالات لکھے تھے، میں نے ان کا اردو ترجمہ

"سوانح مؤلف" کے آغاز میں درج کر دیا ہے۔ اس کے بعد جن جن تالیفات میں

ہمارے مؤلف کا کسی نہ کسی انداز میں ذکر آیا ہے، ان سب کے بیانات تاریخی ترتیب

کو مدنظر رکھتے ہوئے نقل کر دیے ہیں۔ بعد ازاں عبدالرشید کی شخصیت کا جائزہ بطور

شاعر، تاریخ گو اور فرہنگ نویس کے لیا گیا ہے۔ مؤلف کی تاریخ گوئی کے ضمن میں،

اس کی کئی ہوئی تاریخوں کے ثبت کرنے میں مختلف مصنفین نے جس غیر ذمہ داری کا

مظاہرہ کیا ہے، اس کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ مؤلف کی فرہنگ نویسی کے ذیل

میں "مفتب اللغات" اور "فرہنگ رشیدی" پر گفتگو کے آغاز ہی میں صدیقی صاحب

کے تحریر کردہ انگریزی عبارات کے اردو ترجمے درج کیے گئے ہیں۔

۵۔ نسخہ طہران

ابھی صدیقی صاحب اپنی مرتبہ معربات رشیدی کا مقدمہ لکھنے سے فارغ نہ

ہوئے تھے کہ ۱۹۵۷ء (۱۳۳۷ شمسی) میں ایران کے آقاے محمد عباسی نے سید عبدالرشید

کی فرہنگ رشیدی تحقیق و تصحیح کے بعد طہران سے دو جلدوں میں شائع کر دی۔ موصوف

کو فرہنگ کے ایک مخطوطے کے آخر میں اضافہ شدہ، رسالہ معربات کا ایک خطی نسخہ بھی

دستیاب ہو گیا۔ چنانچہ انھوں نے فرہنگ رشیدی کی دوسری جلد کے آخر میں اسے بھی

شائع کر دیا۔ یہ اشاعت صدیقی صاحب کی نظر سے گزری تو قدرتی طور پر انھوں نے چاہا ہوگا کہ طہران والے نسخے کے اختلافات بھی اپنے مرتبہ متن میں شامل کر دیں۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اپنے مرتبہ نسخے کی طباعت کے باوجود اس کی اشاعت میں عدم دلچسپی کا ایک سبب نسخہ طہران کی اشاعت بھی تھی۔ بہر حال انھوں نے اپنے ایک مطبوعہ نسخے کے حاشیے پر اس حوالے سے چند مختصر اضافے کیے ہیں۔ مثلاً صفحہ ۲ سطر ۸ میں لفظ ”باجماع“ پر نشان لگا کر بائیں طرف حاشیے پر لکھا ہے ”طہر: باجماع“۔ اسی صفحے پر اشارہ صریح سطر کے آخری لفظ ”زیادت“ کی تے کے نیچے لکیر کھینچ کر ساتھ ہی لکھا ہے: (”ہ“ ہر سہ نسخہ) یعنی تینوں نسخوں میں ”زیادت“ کی جگہ ”زیادہ“ درج ہے۔ ظاہر ہے کہ تیسرا نسخہ طہران والا ہے۔ پھر اسی صفحے کی اگلی سطر کے پہلے لفظ ”دیباچہ“ کو نشان زد کر کے نیچے حاشیہ دیا ہے ”ب و طہر: دیباچہ“۔ مطبوعہ نسخے کے آخری صفحہ ۳۹ پر پانچویں سطر کے پہلے لفظ ”حذف“ پر نشان دے کر حاشیے پر لکھا ہے ”بعد کلمہ حذف نسخہ طہران ناقص ماندہ است۔“

معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں فاضل مرتب نے فیصلہ کیا کہ طہران والے نسخے کے اختلافات پر مبنی فہرست الگ سے تیار کی جائے۔ چنانچہ اس کا ثبوت وہ اختلافی فہرست ہے جس کی طرف اوپر نمبر ۱۷ میں اشارہ کیا گیا ہے۔

یہ فہرست ابتدائی چند صفحات میں تو بڑی باریک بینی کے ساتھ تیار کی گئی ہے لیکن ذرا آگے چل کر محض اہم اور نمایاں اختلافات دکھانے پر اکتفا کی گئی ہے۔ اندر میں حالات میں نے یہ فیصلہ کیا کہ صرف اس فہرست پر انحصار کرنے کی بجائے صدیقی صاحب کی خواہش کے پیش نظر طہران والے نسخے کو سامنے رکھ کر چھوٹے بڑے تمام قلمی اختلافات کا موجودہ اشاعت میں اندراج کر دیا جائے۔ لہذا پہلے حواشی کے نمبر شمار میں رد و بدل کر کے خاصی بڑی تعداد میں نئے اختلافی حواشی شامل کر دیے گئے ہیں۔

صدیقی صاحب نے نسخہ طہران کے لیے ”طہر“ کی علامت مقرر کی تھی۔ میں

نے اُن کی پیروی میں یہی علامت برقرار رکھی ہے۔ فاضل مرتب نے مطبوعہ طہران کے مرتبہ آقاے محمد عباسی کے مختصر مقدمے کی نقل بھی محفوظ کی تھی۔ ممکن ہے وہ اُسے کسی خیمے وغیرہ کی صورت میں شامل کرنا چاہتے ہوں، تاہم اس میں کوئی نئی بات نہیں ملتی، اس لیے میں نے اسے نظر انداز کر دیا ہے۔ اسی طرح طہران والی اشاعت میں ”باب الیاء“ غائب ہونے کے سبب یہ کمی جو اعلیٰ کی ”المغرب“ سے پوری کی گئی تھی۔ صدیقی صاحب کے کاغذات میں اس کی نقل بھی موجود ہے۔ تاہم خود اُن کا مرتبہ متن مکمل ہونے کے باعث عبدالرشید کے رسالہ معربات میں المغرب جو اعلیٰ کے پیوند کا جواز نظر نہیں آتا۔

۶۔ مختلف تالیفات سے اقتباسات

صدیقی صاحب نے بعض کتابوں سے اپنے موضوع کے بارے میں کچھ اقتباسات بھی نقل کیے ہیں۔ مثلاً میر علی شیر قانع کی تالیفات نیز منتخب اللغات شاہجہانی وغیرہ۔ میں نے اصل تالیفات سے مقابلہ کرنے کے بعد اُن اقتباسات سے حسب ضرورت کام لیا ہے۔

۷۔ شہر ٹھٹھہ

ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ صدیقی صاحب ٹھٹھہ شہر کے بارے میں بھی، اپنی مرتبہ اشاعت میں ایک تفصیلی تعارف شامل کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے اس شہر کے بارے میں ”مآثر عالمگیری“ اور ”تحفۃ الکرام“ میں ملنے والے متفرق حوالے اپنی یادداشتوں میں محفوظ کیے ہیں۔ اس ضمن میں دقت یہ ہے کہ اگر عہد سلاطین اور مغلیہ دور کی صرف تاریخی کتابوں میں پائے جانے والے ٹھٹھہ کے تذکرے پر مبنی اقتباسات یکجا کیے جائیں تو ایک کتاب مرتب ہو سکتی ہے اور اس قسم کی تفصیلات کا یہ مختصر رسالہ متحمل نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ازیں ٹھٹھہ سے متعلق بعض نسبتاً طویل اقتباسات ڈاکٹر صدیقی نے سندھ گزیٹیئر (مطبوعہ لندن ۱۸۷۶ء) سے نقل کیے ہیں۔ میں مرحوم کی خواہش کو

مد نظر رکھتے ہوئے ان اقتباسات کا اردو ترجمہ ضمیمہ نمبر ۲ کی صورت میں درج کر رہا ہوں۔ یہاں سندھ گزٹیر کے بارے میں چند گزارشات ضروری معلوم ہوتی ہیں۔

سندھ گزٹیر کا پہلا ایڈیشن (۱۸۷۳ء)۔ ڈبلیو۔ ہیوز (A.W. Hughes) کا مرتب کردہ تھا۔ اس میں معمولی ترمیم کے بعد دوسرا ایڈیشن ۱۸۷۶ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ای۔ ایچ۔ ایٹکن (E. H. Aitken) نے اس کا ایک نیا ایڈیشن تیار کیا جس کی اشاعت ۱۹۰۷ء میں کراچی سے ہوئی۔ قیام پاکستان کے بعد ایک نئے اور مفصل ایڈیشن کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ کام مسٹر اے۔ ٹی۔ سورلی (A. T. Sorley) آئی۔ سی۔ ایس کو تفویض کیا گیا، جو طویل عرصے تک سندھ کے مختلف اضلاع میں کلکٹر رہنے کے بعد سنہ ۱۹۵۰ء تا ۱۹۵۲ء پاکستان کے سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے رکن رہے تھے۔ اس منصوبے پر کام اکتوبر ۱۹۵۷ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۵۹ء میں ختم ہوا اور یہ ضخیم اور پُر از معلومات دستاویز بالآخر کراچی سے ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔ اس ایڈیشن میں سابقہ اشاعتوں میں پائی جانے والی خامیاں اور غلطیاں بڑی حد تک درست کر لی گئی ہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، ڈاکٹر صدیقی مرحوم نے ٹھنڈے شہر کے متعلق تعارفی اقتباسات ۱۸۷۶ء والی اشاعت سے لیے ہیں۔ مناسب تو یہ تھا کہ اُن کو نظر انداز کر کے آخری اشاعت (۱۹۶۸ء) سے ٹھنڈے کا تعارف نقل کیا جاتا جو کہیں زیادہ مفید ہوتا لیکن اس کی طوالت کے خوف سے ایسا کرنا ممکن نہیں۔ چنانچہ میں نے صدیقی صاحب کے منتخب کردہ اقتباسات کا اردو ترجمہ درج کرنے کے ساتھ ساتھ مسٹر ہیوز کے ٹھنڈے کی قدامت کے بارے میں بے بنیاد بیان پر حاشیہ دے دیا ہے۔ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں مسٹر سورلی کے مرتبہ ایڈیشن سے رجوع کریں۔

۸۔ اشاریہ

مؤلف رسالہ ”معربات“ نے الفاظ کی ترتیب عربی زبان کے دستور کے مطابق

آخری حرف کی مناسب سے رکھی تھی۔ اس سے فارسی اور اردو خوانوں کو مطلوبہ الفاظ کی تلاش میں دقت پیش آتی ہے۔ اس بات کے پیش نظر رسالہ ہذا میں آنے والے معرب الفاظ کا اشاریہ الف بائی ترتیب سے تیار کر کے چھپوایا گیا تھا اور صراحت کی خاطر اس کا عنوان بھی ”فہرست ہائے الف بائی“ رکھا گیا تھا۔ اس اشاریے میں معرب کلمات کے علاوہ اشخاص، اماکن اور کتب کی مرتبہ فہرستیں بھی شامل ہیں۔ یہ اشاریہ اب بھی کار آمد ہے اور نئی طباعت میں محض صفحات کے نمبر تبدیل کرنے کے علاوہ کسی اور رد و بدل کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس لیے میں نے اسے بحکمہ شامل کر لیا ہے۔ البتہ اس کا عنوان بدل کر ”اشاریہ بترتیب الف بائی“ کر دیا ہے۔

۹۔ ابن درید پر مضمون

ابن درید پر ڈاکٹر صدیقی کے انگریزی مضمون سے اس کام میں براہ راست امداد تو نہیں ملی لیکن بعض ضمنی مسائل مثلاً اصطلاح ”مغیرات“ وغیرہ کے سلسلے میں بالواسطہ فائدہ ہوا ہے۔

آج کل ہمارے ہاں فارسی زبان سے مزاوت بہت کم ہو گئی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر رسالہ ”معربات“ کے اردو ترجمے کا التزام کیا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ متنی اختلافات فارسی متن کے حاشیے میں دکھائے جا چکے تھے، اس لیے اردو ترجمے میں اُن کی تکرار کی ضرورت نہ تھی۔ ترجمے کے ذیل میں میں نے معرب کلمات اور اُن کے معانی کے سلسلے میں آنے والے مشکل الفاظ کی تفہیم پر زیادہ دھیان دیا ہے۔ یہ شخص کا دور ہے۔ شاید اس بنا پر ہمارے ادبی اور لسانی حلقوں میں تاریخ اور اس سے بھی زیادہ جغرافیہ جیسے اہم مضامین سے بڑی بے نیازی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ اس تناظر میں میں نے کہیں کہیں تاریخی اشارات بھی دیے ہیں لیکن مختلف مقامات کے محل وقوع کے تعین پر خاص توجہ دی گئی ہے۔

ڈاکٹر صدیقی مرحوم کے مجوزہ دو مضمونوں پر میں نے اک تیسرے ضمیمے کا

رسالہ ”مزابت رشیدی“

اضافہ کیا ہے۔ یہ سید عبدالرشید کی ان فارسی منظومات پر مشتمل ہے جو منتخب اللغات شاہ جہانی کے مقدمے میں ملتی ہیں۔

شیخوپورہ

۱۹ اپریل ۲۰۰۲ء

پس نوشت:

مزابت رشیدی کے فارسی متن کی حد تک ایرانی اصولی تحریر و طباعت کی پابندی کی گئی ہے البتہ اردو ترجمے اور دیگر تحریروں میں اردو املا کا مرتبہ و مسئلہ طریق کار پیش نظر رکھا گیا ہے۔

م-م-ش

سوانح مرتب

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء (۲۹ ربیع الاول ۱۳۰۳ھ) کو سندیلہ ضلع ہردوی (صوبجات متحدہ) میں پیدا ہوئے۔^۱ اُن کے والد مولوی عبدالغفار (متوفی ۱۹۱۸ء) ریاست حیدرآباد کے محکمہ مال میں سررشتہ دار تھے۔ اس لیے عبدالستار صدیقی کی ابتدائی تعلیم بھی حیدرآباد کے مختلف مدارس میں ہوئی۔ اُنھوں نے چادرگھاٹ ہائی اسکول سے میٹرک پاس کیا اور علی گڑھ آگئے جہاں سے ۱۹۰۷ء میں بی۔ اے کرنے کے بعد ایم۔ اے میں داخلہ لیا لیکن پھر اُسے چھوڑ کر تدریسی ملازمت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ پہلے کامٹی (صوبجات متوسط) اور پھر ناگ پور کے اسکولوں میں پڑھایا لیکن ۱۹۱۰ء میں ملازمت سے مستعفی ہو کر علی گڑھ آگئے۔ ۱۹۱۲ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے ایم۔ اے (عربی) کیا اور اسی سال حکومت ہند کے وظیفے پر عربی کی اعلیٰ تعلیم کے لیے یورپ گئے اور سٹراس برگ یونیورسٹی میں داخل ہو گئے۔ یہاں ان کے اساتذہ میں مشہور مستشرق پروفیسر نولد کے بھی شامل تھے۔ بعد ازاں گوئے ٹنگن یونیورسٹی (ہالینڈ) میں پہنچے اور وہاں کئی سال تک عربی، سریانی، ترکی، اوستائی، پہلوی، جدید فارسی، سنسکرت اور لاطینی زبانیں سیکھتے رہے۔ اسی اثنا میں ”قدیم عربی میں دخیل الفاظ“ کے

موضوع پر مقالہ لکھ کر ۱۹۱۷ء میں پی ایچ۔ ڈی کیا۔ احادیث میں مستعمل الفاظ کا اشاریہ بنانے کے کام میں متعدد یورپی مستشرقین کے ساتھ شامل رہے۔ ۱۹۲۰ء میں واپس آکر چند ماہ ایم۔ اے۔ او کالج علی گڑھ میں عربی کے پروفیسر رہے لیکن اسی سال اکتوبر میں عثمانیہ یونیورسٹی کالج، حیدرآباد کے پرنسپل ہوکر دکن چلے گئے۔ ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۸ء تک ڈھاکہ یونیورسٹی میں شعبہ عربی و علوم اسلامیہ کی صدارت کی۔ پھر الہ آباد یونیورسٹی میں شعبہ عربی و فارسی کے صدر مقرر ہوئے جہاں سے ۱۹۳۶ء میں سبک دوش ہوکر پروفیسر ایمریٹس بنائے گئے۔ عمر کے آخری چند برسوں میں اُن کا حافظہ بالکل جواب دے گیا تھا بلکہ ہوش و حواس بھی متاثر ہو گئے تھے۔ ۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء (۱۶ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ) کو الہ آباد ہی میں وفات پائی اور قبرستان راجہ پور^۳ میں مدفون ہوئے۔

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کی علم سے لگن مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ اُنھوں نے بڑی فعال زندگی گزاری۔ تدریسی اور تحریری مصروفیات کے علاوہ اُنھوں نے متعدد علمی اداروں میں سرگرم حصہ لیا۔ ۱۹۲۶ء میں اورینٹل کانفرنس الہ آباد کے شعبہ عربی و فارسی کی صدارت کی۔ ۱۹۲۷ء میں بمبئی یونیورسٹی کی دعوت پر ولسن فلاولوجیکل لکچرز دیے۔ وہ ریکٹونک سوسائٹی آف انڈیا کے اساسی رکن اور اورینٹل کانفرنس نیز انجمن ترقی اردو کے تاحیات رکن تھے۔ ان سائیکلو پی ڈیا آف اسلام (لانڈن) میں بھی اُن کے چند مضامین شامل ہیں۔ ۱۹۶۱ء میں صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اُنھیں اعزاز اور خلعت سے نوازا۔

۱۹۲۷ء میں حکومت یو پی کے اہتمام سے ایک علمی ادارہ ہندستانی اکیڈمی کے نام سے قائم کیا گیا جس کا مرکز الہ آباد تھا۔^۳ اس کا مقصد اردو زبان میں علمی کتابوں کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اردو اور ہندی زبانوں کے درمیان منافرت کم کر کے فریقین کو ایک مشترک، معتدل اور عام فہم زبان پر متفق کرنا تھا جسے ہندستانی زبان کہا جاسکے۔ اکیڈمی نے "ہندستانی" کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ بھی جاری کیا

جس کا پہلا شمارہ سنہ ۱۹۳۱ء میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر صدیقی اس رسالے کی مجلس مدیران کے رکن تھے۔ یہ رسالہ بڑی وسیع علمی خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۳۸ء میں بند ہو گیا۔

صدیقی صاحب کی علمی مصروفیات کا ہدف ادبی تحقیق سے زیادہ لسانی تحقیق تھی۔ اُنھیں زمانہ طالب علمی ہی سے الفاظ کے معانی، اُن کے استعمال اور اُن کی تاریخ سے دلچسپی تھی۔ اس ضمن میں اُن کا غالباً پہلا مضمون "اردو صرف و نحو کی ضرورت" تھا جو ۱۹۱۰ء میں لکھا گیا تھا۔ بعد میں عربی اور دیگر زبانوں کی اعلیٰ تعلیم اور بالخصوص قیام یورپ میں بڑے بڑے مستشرقین کی صحبت نے ان کے اس شوق کو درجہ اشتیاق تک پہنچا دیا۔ چنانچہ اُنھوں نے اپنی حیات مستعار بڑی خاموشی اور انہماک کے ساتھ عربی، فارسی اور اردو الفاظ کی تحقیق و تدقیق میں گزار دی۔ وہ کوئی درجن بھر زبانوں کے ماہر تھے اور اُن کی یہ زبان دانی اُن کی تحقیقات میں خوب کام آئی۔ صدیقی صاحب نے زیادہ تر اردو اور انگریزی زبانوں میں اپنے تحقیقی نتائج پیش کیے۔ یہ مضامین و مقالات مختلف علمی جریدوں میں شائع ہوئے اور اہل علم سے داد حاصل کی۔ مولانا شبلی نے اُن کے بارے میں کہا تھا کہ وہ "علم میں خیام کی طرح بخیل ہیں اور قلم کو بہت کم حرکت دیتے ہیں۔"^۵ یہ ایک بزرگ شخصیت کا شکوہ ہے جسے صدیقی صاحب کی علمیت کا اعتراف سمجھا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یہ بھی خیال رہے کہ مولانا شبلی کی یہ رائے اُس دور سے تعلق رکھتی ہے جب صحیح معنوں میں صدیقی صاحب کی علمی تحقیقات کا آغاز بھی نہ ہوا تھا۔ مولانا کی وفات ۱۹۱۳ء میں ہوتی ہے جب صدیقی صاحب یورپ میں تحصیل علم کر رہے تھے۔ یورپ سے واپس آکر اپنی وفات تک نصف صدی سے اوپر کا عرصہ اُنھوں نے خامہ فرسائی میں صرف کیا۔ پھر بھی کہنا پڑتا ہے کہ موصوف نے اپنے علمی مرتبے کے شایان شان کوئی ایسی یادگار نہیں چھوڑی جسے ان کا شاہکار کہا جاسکے۔ اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ طویل عرصے پرنسپل اور یونیورسٹیوں میں صدر شعبہ کے انتظامی عہدوں پر فائز رہے۔ ان مناصب کی مناسبت

سے وہ متعدد کانفرنسوں اور انجمنوں کے اجلاسوں وغیرہ کے انتظام و انصرام پر بھی وقت صرف کرتے تھے۔ رسالہ ”ہندستانی“ کے مدیر تو اصغر گونڈوی تھے لیکن جہاں تک مجھے علم ہے، رسالے کے لیے معیاری مضامین کی فراہمی سے لے کر اس کی پروف ریڈنگ تک کا بیشتر کام صدیقی صاحب ہی انجام دیتے تھے۔

۱۹۳۶ء میں جب صدیقی صاحب تدریسی خدمات سے فارغ ہوئے اور دو سال بعد رسالہ ”ہندستانی“ کا قصہ تمام ہوا تو ایک پرانی مصروفیت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔ یہ تھا دور و نزدیک کے طالبانِ علم کو بالمشافہہ اور بذریعہ خط و کتابت مشورے دینے اور رہنمائی کرنے کا فریضہ۔ اس ضمن میں موصوف کی شکرگزاری کا اظہار کئی علم دوست حضرات نے کیا ہے۔ مثلاً رشید حسن خاں لکھتے ہیں: ”مرحوم کو میں اپنا معنوی استاد مانتا ہوں۔ املا کے موضوع پر میں نے ایک شاگرد کی طرح خطوں کے توسط سے ان سے استفادہ کیا تھا۔“^{۶۶}

اس میں کوئی قباحہ نہیں لیکن صدیقی صاحب جس ہمدردی اور انہماک سے رہنمائی کا کام انجام دیتے تھے اور اُس پر جتنا وقت صرف کرتے تھے، اُس سے اُن کا اپنا کام متاثر ہوتا تھا۔ اس حقیقت کی طرف رشید حسن خاں ان الفاظ میں اشارہ کرتے ہیں: ”وہ دوسروں کی فرمائشیں جس مستعدی کے ساتھ پوری کیا کرتے تھے، اپنا کام اُس طرح نہیں کر پاتے تھے۔“^{۶۷}

اس صورتِ حال پر ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم کے بیان سے مزید روشنی پڑتی ہے، اگرچہ اس واقعہ کا تعلق سنہ ۱۹۳۰ء سے ہے جب صدیقی صاحب ملازمت سے سبک دوش نہیں ہوئے تھے۔ سید مرحوم نے خان آرزو کی ”نوادرا لالفاظ“ کو مرتب کرنا شروع کیا تو انھوں نے اپنے اساتذہ کی ہدایت پر صدیقی صاحب سے امداد طلب کی۔ اس سلسلے میں جو خط و کتابت ہوئی اس میں سے صدیقی صاحب کے بعض مکاتیب سید صاحب نے ”نوادرا لکاتیب“ کے عنوان سے ”اردو نامہ“ کراچی کے چوالیسویں شمارے میں چھپوائے تھے۔ ان کے تعارف میں وہ لکھتے ہیں:

”استاذ مرحوم ڈاکٹر صدیقی نے سب سے مشکل کام اپنے ذمے لیا۔ انھوں نے ”نوادرا لالفاظ“ کے متنازعہ فیہ الفاظ کی ایک طویل فہرست کے تلفظ اور اُن کے متروک اور رائج الوقت معانی کی بڑی محنت سے تحقیق کی اور مجھے مستفید کیا... مرحوم.. اس دور افتادہ شاگرد کی خاطر بار بار لکھنؤ، رامپور اور دہلی تشریف لے گئے اور تھکن و تحقیق میں اس حد تک منہمک اور سرگرداں ہوئے کہ ”نوادرا لالفاظ“ میں درج شدہ اوزاروں سے متعلق الفاظ کے رائج الوقت استعمال کے لیے نان بائیوں، موجیوں اور لوہاروں تک سے ملے اور چھان بین کی...“^{۶۸}

طلبہ کی خدمت کے ایسے جذبہ بے اختیار شوق کے ہوتے، اپنے کاموں کے لیے کیا وقت بچتا ہوگا؟ لیکن اس مصروفیت کا ایک ضمنی فائدہ بھی ہوا یعنی اس سلسلے میں جو خطوط لکھے گئے وہ علمی اعتبار سے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ مقالات صدیقی (حصہ اول) کے پیش لفظ میں محمود الہی صاحب نے کہا تھا کہ ”ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کا ہر مقالہ ایک کتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔“ اس پر بلا جھجک یہ اضافہ کیا جاسکتا ہے کہ مرحوم کے بہت سے خطوط مضامین و مقالات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر سید عبداللہ کی رائے بالکل صحیح ہے کہ ”ان خطوط کو پڑھ کر اصمعی، ابن سلام، ابن سیدہ، ابن درید وغیرہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔“^{۶۹}

متذکرہ بالا وجوہات کے باوجود بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ ڈاکٹر صدیقی کے کاموں کی طباعت اور اشاعت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ان کی وقتِ نظر اور تکمیل پسندی کی عادت تھی۔ یہ دونوں صفات اہل علم کے لیے ضروری تو ہیں لیکن ایک خاص حد سے بڑھنے کی صورت میں یہ سب راہ بھی ہو جاتی ہیں۔ لہذا طویل اہل کے نقصانات سے محتاط رہنا چاہیے۔

کار دنیا کے تمام نکر

ہر چہ گیرید مختصر گیرید

اب معرباتِ رشیدی کی اشاعت کا معاملہ ہی دیکھ لیجیے جس کا تذکرہ ڈاکٹر مختار الدین احمد کی زبانی "احوالِ واقعی" میں کیا جا چکا ہے۔ مختار الدین احمد صاحب اس صورتِ حال پر یوں رائے زنی کرتے ہیں:

"ڈاکٹر صاحب مرحوم نے متن کی تصحیح، مقابلہ اور پھر آخر میں پروف پڑھنے میں بہت محنت کی تھی۔ اس ضیاع پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ عبرت بھی ہوتی ہے اور سبق ملتا ہے کہ تحقیقی کام کرنے والے حضرات کو ضرورت سے زیادہ اہتمام نہیں کرنا چاہیے... افسوس ہے کہ ڈاکٹر صدیقی اور قاضی عبدالودود کی بہت سی علمی کوششیں اسی انتہائی حزم و احتیاط کی نذر ہو گئیں۔" ۱۰☆

اس بارے میں رشید حسن خاں صاحب بھی ان کے ہم زبان ہیں:

"... پھر معیار کا ایک مثالی تصور اُن کے ذہن میں رہتا تھا اور اس میں تدوین کے ساتھ کتابت، کاغذ اور طباعت کے متعلقات بھی شامل رہتے تھے۔ یوں اُن کے کام اُن کے حسبِ مناسبت انجام کو نہیں پہنچ پاتے تھے۔" ۱۱☆

یقینی بات ہے کہ صدیقی صاحب کے کئی نامکمل اور ساتھ ہی بعض مکمل کام جن سے وہ مطمئن نہیں تھے، اُن کی وفات کے بعد ضائع ہو گئے۔

ڈاکٹر صدیقی کی زندگی کے آخری حصے میں اُن کے فرزندِ اکبر، مسلم صدیقی اپنے والد کے مطبوعہ مقالات اور مکاتیب کی جمع آوری پر کمر بستہ ہوئے۔ بعد میں اس سلسلے میں میری بھی اُن سے خط و کتابت رہی۔ انھوں نے خاصی تعداد میں مطبوعہ مضامین فراہم کر لیے تھے۔ چنانچہ رشید حسن خاں کی مساعی سے اٹھارہ اردو مضامین پر

مشتمل مقالات صدیقی کی پہلی جلد کا پہلا حصہ ۱۹۸۳ء میں اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ کے زیرِ اہتمام شائع ہوا۔ باقی اردو مضامین دوسرے حصے میں شامل ہونا تھے۔ علاوہ ازیں ایک جلد انگریزی مضامین اور ایک مکاتیب کے لیے مخصوص تھی۔ لیکن مسلم صاحب کی آہستہ روی آڑے آئی، اور ترتیب کا کام مکمل نہ ہو سکا۔ ۲۶ / اگست ۱۹۹۶ء کو ۱۲☆ مسلم صدیقی نے الہ آباد میں وفات پائی۔ خدا جانے ان باقی ماندہ مضامین و مکاتیب کا کیا حشر ہوا۔ ۱۳☆

عبدالستار صدیقی مرحوم کے دوسرے صاحبزادے زہیر صدیقی انگریزی صحافت سے وابستہ تھے۔ ڈان (دہلی) اور پاکستان ٹائمز (لاہور) میں کام کرنے کے بعد سول اینڈ ملٹری گزٹ (لاہور) کے ایڈیٹر ہو گئے تھے۔ ۱۹۶۳ء میں جب یہ اخبار بند ہوا تو وہ پی۔ آئی۔ اے میں جنرل منیجر، پبلک ریلیشنز مقرر ہوئے۔ انھوں نے قائد اعظم پر میکس بولیٹھو کی کتاب کا اردو میں ترجمہ بھی کیا تھا۔ اُن کا انتقال ۱۸ جون ۱۹۷۹ء کو راولپنڈی میں سڑک کے ایک حادثے میں ہوا۔ ۱۴☆

حواشی

- ۱۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کے سوانح حیات کی تاریخیں اور دیگر ضروری کوائف مسلم صدیقی مرحوم کے مرتبہ "مقالات صدیقی" (پہلا حصہ) کے آغاز میں "عرض مرتب" سے لیے گئے ہیں۔
- ۲۔ "انشائے غالب"، ص ۱۵، مرتبہ رشید حسن خاں، کراچی، ۲۰۰۱ء۔
- ۳۔ "تذکرہ معاصرین"، بحوالہ "تذکرہ ماہِ سال" از مالک رام، دہلی، نومبر ۱۹۹۱ء۔
- ۴۔ ہندوستانی اکیڈمی کے بارے میں دیکھیے آصف اختر کا مضمون جو گورنمنٹ ہسپتال کالج، کراچی کے مجلہ "علم و آگہی" (خصوصی شمارہ) ۴۳-۱۹۷۳ء میں زیرِ ادارت ابوسلمان شاہ جہاں پوری شائع ہوا تھا۔
- ۵۔ "مقالات صدیقی" (پہلا حصہ) ص ۵، مرتبہ مسلم صدیقی، لکھنؤ ۱۹۸۳ء۔
- ۶۔ "انشائے غالب"، ص ۱۳-۱۴۔
- ۷۔ ایضاً، ص ۱۳۔
- ۸۔ "نوادر المکاتیب" از ڈاکٹر سید عبداللہ، مطبوعہ "اردو نامہ" (کراچی)، شمارہ ۴۳-۴۵ (پہ یاد ڈاکٹر عبدالستار صدیقی مرحوم)، مارچ ۱۹۷۳ء۔
- ۹۔ ایضاً۔



سوانح مؤلف

”سید عبدالرشید بن عبدالغفور الحسینی المدنی القوی، جو گیارہویں صدی ہجری میں بر عظیم کا ایک بڑا فرہنگ نویس تھا، اپنا سلسلہ نسب حضرت حسین بن علی بن ابی طالب تک پہنچاتا ہے۔ اُس کا خاندان عرب سے نقل مکانی کر کے سندھ آیا تھا جہاں ٹھٹھہ (مقامی تلفظ ٹھٹھو) کے شہر میں عبدالرشید پیدا ہوا۔ چنانچہ اسی نسبت سے وہ ٹھٹھوی کہلاتا ہے۔ ہمیں اُس کی تاریخ ولادت کا علم نہیں، نہ یہ معلوم ہے کہ اُس کے آبا و اجداد کس زمانے میں سندھ آکر قیام پذیر ہوئے۔ اسی طرح ہم اس بات سے بھی بے خبر ہیں کہ وہ کس عمر تک اپنے مولد ٹھٹھہ میں رہا اور کب آگرہ اور دہلی کے شاہ نشین شہروں میں پہنچا، جہاں اُس نے بظاہر اپنی زندگی اور علمی مصروفیات کا بہترین عرصہ گزارا ہے۔ اُس کے سوانح حیات کے بارے میں اُس کے ہم عصر مصنفین کوئی اطلاع فراہم نہیں کرتے۔ اس کی اپنی تحریروں سے صرف اتنا پتا چلتا ہے کہ اُس کے اسلاف دراصل مدینہ منورہ سے تعلق رکھتے تھے، جہاں سے اُس کے کچھ بزرگ پھرتے پھراتے مشرق کی جانب سندھ میں آکر مقیم ہو گئے۔“^{۱۵}

یہ امر واقعی تعجب خیز ہے اور افسوس ناک بھی کہ ہمارے مؤلف کے بارے

میں ہم عصر اور قریب العصر تاریخ و سوانح کی کتابوں میں بہت کم اور نہایت مختصر معلومات ملتی ہیں۔ خود اپنی تالیفات میں بھی وہ اپنا تذکرہ صرف رکی اور ضروری حد تک کرتا ہے۔ دوسری کتابیں جن میں کسی تقریب سے اُس کا ذکر آیا ہے، تاریخی ترتیب کے لحاظ سے یہ ہیں:

۱۔ مرآة العالم از محمد بختاور خان (سنہ تالیف ۱۰۷۸ھ)

یہ اورنگ زیب عالم گیر کے عہد کی تاریخ ہے۔ ”آئینہ بخت“ سے اس کا سنہ تالیف نکلتا ہے۔ اگرچہ بعد میں بھی کچھ اضافے کیے گئے ہیں۔ اس میں اورنگ زیب کی تخت نشینی کے موقع پر کبھی جانے والی تاریخوں کے سلسلے میں مؤلف کا بیان ہے کہ: ”فصحائے بلاغت شعار تواریخ بدیہی برائے این جلوس اقبال پیرا یاہند از جملہ [آیہ] کریمہ : اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم، است کہ سید عبدالرشید توی بان ملہم گشت۔“^{۲۵}

۲۔ کلمات الشعرا از محمد افضل سرخوش (سنہ تالیف ۱۰۹۳ھ)

شاعروں کے اس تذکرے کا نام تاریخی ہے جس سے سال ۱۰۹۳ھ برآمد ہوتا ہے۔ اس کے مرتب کا کہنا ہے کہ اس میں ۱۱۱۵ھ تک کے بعض حالات ملتے ہیں۔ اس عقدے کو میر غلام علی آزاد بلگرامی اس طرح حل کرتے ہیں کہ ۱۰۹۳ء اس کے آغاز کا سال ہے اور ”اختتام در عشرہ ثانی بعد ماتہ و الف صورت گرفت۔“^{۲۶}

اس تذکرے میں جن شعرا کے تراجم درج کیے گئے ہیں، اُن میں ہمارے مؤلف کا نام شامل نہیں۔ البتہ کتاب کے آخر میں سرخوش نے قرآن مجید کی آیات سے اخذ کی جانے والی تاریخوں کا ذکر کرتے ہوئے وہی جلوس اورنگ زیب کی تذکرہ بالا تاریخ ان الفاظ کے ساتھ درج کی ہے:

”تاریخ جلوس شاہ عالم گیر عبدالرشید صاحب فرہنگ رشیدی، اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم، یانہ۔“^{۲۷}

اس کے بعد متفرق تاریخوں کے ضمن میں شاہ جہان کی تخت نشینی کی ایک تاریخ یوں دی ہے:

”تاریخ جلوس شاہ جہان بادشاہ : شاہ جہان باشد شاہ جہان“^{۲۸}

اگرچہ اس تاریخ پر کسی کا نام نہیں دیا گیا لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ تاریخ سید عبدالرشید کی کہی ہوئی ہے۔

۳۔ (تذکرہ) ہمیشہ بہار از کشن چند اخلاص (تالیف ۱۱۳۶ھ)

”ملا عبدالرشید مؤلف فرہنگ رشیدی، عربی و فارسی کہ خطبہ آن فرہنگ باہنام شاہ جہان بادشاہ نوشتہ، سپہ فضل و دانش بودہ و کوب ضیا و بنیش۔ تاریخ جلوس آن بادشاہ عادل چنین بسلبک نظم آورده:

برشدہ بر تخت باقبال و بخت
شاہ جہاں ثانی صاحب قراں
آں شدہ دیں پرور کز فیض او
گشت جہاں غیرت باغ جناں
باغ جہاں خرم و سرسبز شد
از کرم بادشاہ کامراں
آمدہ تاریخ جلوش زغیب
شاہ جہاں باشد شاہ جہاں^{۲۹}

اس قطعے کے تیسرے مصرعے میں کھر در پان ہے لیکن آخر مصرع، جو مادہ تاریخ ہے اور جس سے سال جلوس ۱۰۳۷ھ برآمد ہوتا ہے، بالکل ساقط الوزن ہے، جس کی توقع عبدالرشید جیسے فاضل سے نہیں کی جاسکتی۔ (اس قطعے کی صحیح قرأت اگلی سطور میں پیش کی جا رہی ہے)۔

اخلاص نے ہمارے مؤلف کے علم و فضل کی شاندار الفاظ میں تعریف کی ہے

اور اسے فضل و دانش کا آسمان اور نور و بصیرت کا ستارہ قرار دیا ہے لیکن ساتھ ہی ایک غلط بیانی بھی کر گیا ہے۔ فرہنگ رشیدی عربی سے اُس کی مراد ”مختب اللغات شاہ جہانی“ ہے جو واقعی شاہ جہاں کے نام معنون ہوئی تھی لیکن فرہنگ رشیدی فارسی پر کسی حکمران کا نام نہیں ملتا جب کہ مؤلف تذکرہ واضح الفاظ میں دونوں کو شاہ جہاں کے نام سے منسوب بتا رہا ہے۔

۴۔ مقالات الشعراء از میر علی شیر قانع تنوی (تالیف ۱۱۷۴ھ)

یہ تذکرہ سندھ کے ۱۹ فارسی گو شعرا کے احوال و آثار پر مشتمل ہے۔ اس میں شمارہ ۳۵۱ پر عنوان ہے ”عبدالرشید“ اور موصوف کے بارے میں یہ سطور ملتی ہیں:

”میر عبدالرشید ولد عبدالغفور الحسنی المدنی القوی علامہ وقت بودہ، تصنیفات کثیرہ دارد۔ بر صدق کمالش دو منتخب لغت عربی و پارسی المشہور بہ رشیدی عربی و رشیدی پارسی دو شاہد عادل بس اند و ایضاً این چند بیت او از جملہ ابیات قصیدہ طولانی برہان جامعیت علوم است۔ منہ:

باز طغیان جنوں دارد دل شیدائے من

شورش زنجیر افروں می کند سودائے من^{۱۱۶۲}“

اس طویل قصیدے کے ۲۳ منتخب اشعار نقل کیے گئے ہیں۔ بعد ازاں وہی

اورنگ زیب کے جلوس کی قرآنی تاریخ بدین الفاظ درج ہے:

”آیہ کریم، اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم (۱۱۶۸ھ)

در جلوس عاتگیر از جملہ نوادر استنباط طبع رشید اوست۔“^{۱۱۶۳}

مقالات الشعراء سے ہمیں جو سب سے قیمتی چیز میر آتی ہے وہ عبدالرشید کے قصیدے کا انتخاب ہے۔ اس کا مختصر جائزہ اُس وقت لیا جائے گا جب عبدالرشید کی شاعری زیر بحث آئے گی۔

مقالات الشعراء میں شمارہ ۲۰۷ پر حیدر کچھ ہروی کے تذکرے میں سید

عبدالرشید کی فارسی فرہنگ کا نام آتا ہے۔ لفظ ”کچھ“ کی تشریح کرتے ہوئے قانع لکھتے ہیں:

”در فرہنگ رشیدی نوشتہ کہ کلوج ہفتہیں و واد معروف کچھ بزرگ۔“^{۱۱۶۴}

اسی تذکرے میں ایک بار پھر شمارہ ۳۲۶ کے تحت عارف (بلوچ) کے ترجمے

میں سید عبدالرشید کا ذکر ملتا ہے۔ عارف کی ایک رباعی:

عارف پر تیر را ز گی خواہم کرد

از رشید جان خصم پی خواہم کرد

بر سینہ دشمن علی خواہم زد

شخبرف ز خون دل دی خواہم کرد

میں آنے والے لفظ ”گی“ پر روشنی ڈالتے ہوئے قانع کہتے ہیں:

”میر عبدالرشید در ترجمہ لغت گی با کاف فارسی نوشتہ کہ گی جانوریست کہ پر

آن ابلق باشد و بر تیر نصب کنند و ہمیں رباعی عارف بلوچ را شاہد آوردہ۔“^{۱۱۶۵}

فرہنگ رشیدی میں مثال پیش کرتے ہوئے رباعی کے صرف پہلے دو مصرع

دیے گئے ہیں، اس فرق کے ساتھ کہ ردیف بجائے ”خواہم کرد“ کے ”خواہد کرد“ ہے۔^{۱۱۶۶}

۵۔ خزائن عامرہ از میر غلام علی آزاد بلگرامی (تالیف ۱۱۷۶ھ)

آزاد بلگرامی نے اس تذکرے میں ہمارے مؤلف کو باقاعدہ جگہ تو نہیں دی

لیکن ضمناً ایک ایسی اہم اطلاع بہم پہنچائی ہے جس کے لیے ہمیں میر موصوف کا ممنون

ہونا چاہیے۔ یہ ہے سید عبدالرشید کا سال وفات۔ لیکن خزائن عامرہ کا اقتباس

درج کرنے سے پہلے عبدالرشید کے سنہ وفات کے حوالے سے ایک غلط فہمی کا تذکرہ

ضروری ہے۔

ہمارے ہاں ادبی تاریخ کے موضوع پر کام کرنے والوں میں یہ دستور رہا ہے

کر کسی مصنف کی تاریخ وفات معلوم نہ ہونے کی صورت میں، اُس کی آخری مصلومہ تصنیف کی تاریخ ہی کو اس کا سال وفات تصور کر لیا جاتا ہے۔ شاید اسی رواج کے مطابق برڈگھسن نے ۱۰۶۸ھ کو عبدالرشید کا سنہ وفات قرار دے دیا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر صدیقی، مولانا عریٰ کے نام ایک خط (کتوبہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۵ء) میں یوں اظہار خیال کرتے ہیں:

"برڈگھسن نے رشید کی وفات ۱۰۶۸ھ میں بتائی ہے۔ مجب نہیں کشف الظنون حامی غلیفہ میں یہی لکھا ہو اور اس پر برڈگھسن نے اعتبار کر لیا ہو ورنہ ۱۰۶۹ھ میں تو رشید نے عالم گیر کی تحت نشانی کی تاریخ کہی تھی۔ یہ کیوں کر ممکن ہوگا۔ علی گڑھ جاذب تو دیکھوں۔" ۱۳۲

لیکن اس بارے میں کشف الظنون سے کوئی حوالہ میسر نہ آسکا، چنانچہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۵ء کے مکتوب میں لکھتے ہیں:

"میں ۷۲ کی رات علی گڑھ چلا گیا تھا... وہاں میں نے بھی کشف الظنون سے بہت سراسر۔ حیرت ہوئی کہ نہ رشیدی کا ذکر ملا نہ منتخب اللغات یا سمر بائت کا۔" ۱۳۲

یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ صدیقی صاحب نے غالباً رداری میں لکھ دیا تھا کہ رشیدی نے جوں جوں عالم گیر کی تاریخ ۱۰۶۹ھ میں کہی تھی۔ دراصل یہ تاریخ، جس کا اوپر ایک سے زائد بار تذکرہ ہو چکا ہے، سنہ ۱۰۶۸ھ میں کہی گئی تھی یعنی اورنگ زیب کے پہلے جوں جوں کے موقع پر۔ حقیقت یہ ہے کہ شاہ عالم گیر کی رسم جوں دو بار ادا ہوئی تھی۔ "آداب عالم گیر" میں، جو ابوالفتح قاضی خان کے سوغات کی اسامی پر صادق معلی ابابوی نے ۱۱۲۹ھ میں تالیف کی تھی، دونوں جوں کا واضح تذکرہ ملا ہے۔ پہلا جوں جوں جگہ تحت نشانی کے آغاز میں، غالباً قانونی قضاے پورے کرنے کی غرض سے کم ذی قعدہ ۱۰۶۸ھ بروز جمعہ برپا ہوا۔ چنانچہ آٹھار جوں اول کے زیر عنوان یہ

عبارت ملتی ہے:

"روز مبارک جمعہ غرہ ذی قعدہ سال ہزار و شصت و ہشت ہجری مطابق یازدہم امرداد... برتخت سلطنت جوں اجلال نمودہ۔" ۱۳۲

اور عبدالرشید کا نام لیے بغیر اس کی افتد کردہ تاریخ کا ذکر یوں آیا ہے:

"فصحی بادعت شعار و خن سبحان نکتہ گذار تواریخ بدلیہ برای این جوں اقبال حیرا یافت اند ازاں جملہ کریمہ اطیعو الرسول و اولی الامر منکم ۱ گذار است۔" ۱۵۲

"کریمہ" سے قبل "آیہ" اور "اطیعو الرسول" سے قبل "اطیعو اللہ" مصنف، مؤلف یا مرتب سے کہا حذف ہو گیا ہے۔

دوسرا شخص جوں اگلے سال اُس وقت منفرد ہوا جب جگہ کا پانا عالم گیر کے حق میں پٹ چکا تھا۔ اس کی تاریخ ۲۳ رمضان المبارک ۱۰۶۹ھ بروز اتوار ہے۔ "آداب عالم گیر" میں "تاریخ جوں ثانی" کے عنوان کے تحت آتا ہے:

"ہست و چہام ماہ مبارک رمضان ہزار و شصت و نہ ہجری روز فرخندہ یک شنبہ... بر اورنگ شست و جلال و سرپر عظمت و استقلال، جوں اجلال فرمودہ۔" ۱۶۲

اس موقع پر ملا شاہ بدشتی اور دیگر لوگوں نے تاریخیں موزوں کیں لیکن ان میں ہمارا مؤلف شامل نہیں ہے۔

اس بارے میں چارلس ریو کو بھی ملاحظہ ہوا ہے۔ وہ عبدالرشید کی بابت لکھتا ہے۔

"A Chronogram which he composed on the second JULUS of Aurangzeb shows that he was still alive in A. H. 1069." ۲۱۷

اس کے بعد بھی یہ غلطی سواتر کی جاتی رہی ہے۔ مثلاً ڈاکٹر بشیر حسین فرہنگ رشیدی کے ایک مخطوطے کا تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں:

”فرہنگ رشیدی مؤلفہ عبدالرشید ابن عبدالغفور الحسنی المدنی التتوی

کہ تا سال ۱۰۶۹ھ (۱۶۵۸ء) بقید حیات بود۔“ ۱۸۶۲

اور ڈاکٹر شہریار نقوی، کشن چند اخلاص کے تذکرہ ہمیشہ بہار کے حوالے سے

لکھتے ہیں:

”شعری کہ در دو مین سال تاریخ جلوس اورنگ زیب شہنشاہ

ہندوستان از ملا عبدالرشید در کتاب مزبور بیان شدہ است خاطر

نشان می سازد کہ دی تا ۱۰۶۹ ہجری قمری در قید حیات بودہ

است۔“ ۱۹۶۲

دراصل ڈاکٹر نقوی نے ”ہمیشہ بہار“ کا حوالہ اسپرنگر کی ”فہرست کتاب خانہ

اودھ“ کے واسطے سے دیا ہے، خود یہ کتاب نہیں دیکھی، اس لیے اس بیان میں کئی غلطیاں در آئی ہیں، یعنی:

(۱) عبدالرشید نے جلوس عالم گیر کی تاریخ کسی شعر سے نہیں کہی بلکہ قرآن پاک سے اخذ کی تھی۔

(ب) یہ واقعہ سنہ ۲ جلوس عالم گیری کا نہیں بلکہ پہلے سال کے آغاز کا ہے۔

(ج) تذکرہ ہمیشہ بہار میں عالم گیر کی تاریخ جلوس پر جہی عبدالرشید کا کوئی شعر نہیں ملتا۔

(د) ہمیشہ بہار میں جو قطعہ تاریخ جلوس دیا گیا ہے، اُس کا تعلق جلوس شاہ جہاں سے ہے اورنگ زیب سے نہیں۔

گویا نقوی صاحب کے اس مختصر بیان سے وہی صورت حال پیدا ہوگئی کہ:

چہ خوش گفت سجدی در زینجا

الایا ایہا الساقی اور کاساً و نادلہا

اب میں یہ بحث معترضہ ختم کر کے اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔ آزاد

بلگرامی، خزانہ عامرہ میں شیخ محمد علی ماہر اکبر آبادی (متوفی ۱۰۸۹ھ) کے تعارف اور انتخاب کلام کے اختتام پر رقم طراز ہیں:

”در تاریخ فوت میر عبدالرشید نقوی توی صاحب منتخب اللغات و

فرہنگ فارسی کہ در سنہ سبع و سبعین بعالم باقی شتافت این مصرع

یافت: سید عبدالرشید باد بفرودس پاک۔“ ۲۰۶۲

خزانہ عامرہ میں ہمارے مؤلف کی تاریخ وفات کے حوالے کا سراغ بھی

غالباً ڈاکٹر عبدالستار صدیقی مرحوم نے ہی لگایا تھا۔ چنانچہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۵ء والے مکتوب

میں مولانا عرش کو لکھتے ہیں:

”آزاد بلگرامی نے خزانہ عامرہ میں (میرزا^{۲۱۶۲} محمد علی ماہر اکبر آبادی کے

ترجے کے ذیل میں) لکھا ہے کہ سید عبدالرشید ٹھٹھوی صاحب منتخب و رشیدی فارسی کے

مرنے کی تاریخ اس مصرع سے نکالی ہے:

سید عبدالرشید باد بفرودس پاک (۱۰۷۷ھ)

اگر ماہر کے دیوان کا نسخہ کتاب خانے میں ہو تو براہ کرم پورا

قطعہ تاریخ مرحمت فرمائیے۔“ ۲۲۶۲

غالباً دیوان ماہر کی جستجو ناکام رہی اور پورا قطعہ تاریخ دست یاب نہ ہو سکا۔

۶۔ تحفۃ الکرام از میر علی شیر قانع (تالیف ۱۱۸۱ھ)

علی شیر قانع کی یہ ضخیم تالیف جس کا موضوع تاریخ اور بالخصوص تاریخ سندھ

ہے، تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ تیسری جلد میں سندھ کے حکمرانوں، یہاں کے شہروں اور

ان کی اہم شخصیات کا مذکور ہے۔ یہ جلد سنہ ۱۳۰۴ھ میں مطبع ناصری، دہلی میں چھپی تھی۔

قانع نے عبدالرشید کا تذکرہ ”مقالات الشعرا“ میں کیا تھا۔ ”تحفۃ الکرام“ میں رشید کے

والد سید عبدالغفور کا تعارف ان الفاظ میں ملتا ہے:

”سید عبدالغفور جامع کمالات داخل اجلہ انام مذکور۔ تحقیق خاندانش

صورت عداہ۔ از دو پسر نامی مذکور است، سید عبدالرشید، سید

عبدالرؤف، سید عبدالرشید نحریر وقت برآمدہ۔ در عہد عالم گیر بچیمان

۳۔ چون خیالِ کاملِ خواباں گم از سر بردوں
کز پریشانی بود جمعیت اجزائے من

۳۔ می کند غم ہائے مرده زندہ در دل ہائے شاد
نخیز صور است گویا آہ شیون زائے من

۴۔ شب بغارت آمد آں غارت گر کالائے ہوش
آں دل آشوب جہاں، دالِ شوخ بے پروائے من

۵۔ گفتش تا کے ز ہجرت خونِ دل نوشم چوے
رحم کن کر دست رفت ایں جانِ غم فرمائے من

۶۔ سوزشِ الماس دارد شربتِ ہجرت ازاں
لحنت دل می ریزد از مرغانِ خونِ پالائے من

۷۔ مجر عشق است کز سبکِ سلامت ہائے خلق
می ریزد قطرۂ مہر تو از مینائے من

۸۔ گفت اگر خوابی کہ چینی میوہ از باغِ دہمال
خداے ترتیب کن در مدحِ مولاے من

۹۔ جسم از چاہِ ز لکھِ خدمت و از خود گئی
لحد ای از نورِ نجیبی یار شد با رائے من

۱۰۔ برہیں وزن و توانی بر طریقِ ارتحال
مطلقے سری زند از طبعِ معنی زائے من

۱۱۔ شہر یارِ فطلم و ضمیر معانی جائے من
می رود در کشورِ دانش کنوں غوغائے من

۱۲۔ ہم قلمِ دادم بدست و ہم علمِ دادم بدوش
کردہ فتحِ ملکِ معنی خاطرِ دانائے من

آباد رشیدی گزیرہ کردہ۔ از مؤلفاتش دو منتخب فرہنگِ عربی و فارسی
و رشیدی نام نثر در مناظرہ وغیرہ شائع، چون درگذشت اولادی

مختلف محمود۔ ☆☆۲۳

اس بیان کے حوالے سے ہماری سابقہ معلومات میں بعض اضافے ہوتے

ہیں۔ ایک تو یہ کہ عبدالرشید کا ایک بھائی عبدالرزاق نامی تھا جس کے بارے میں ہمیں
کوئی اطلاع نہ تھی۔ یوں بھی یہ کوئی معروف شخصیت معلوم نہیں ہوتا۔ دوسری بات یہ کہ
سید عبدالرشید لاولہ رہے۔ تیسری اہم بات یہ ہے کہ قانع پہلی بار ہمارے مؤلف کی
عربی و فارسی فرہنگوں کے علاوہ ایک تیسری تالیف کا ذکر کرتا ہے یعنی "ورشیدی نام
نثر در مناظرہ وغیرہ" جس سے اُس کی مراد یقیناً موزن بات رشیدی ہے۔ اس کو
مناظرے وغیرہ کی کتاب غالباً اس لیے کہا گیا ہے کہ مؤلف نے اس میں جانجا اپنے
پیش رو معشوقین کے مؤلف کی تردید کی ہے۔ قانع اگرچہ اس رسالے کو بھی "شائع" بتا
رہا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ قانع کی نظر سے نہ گزرا ہو اور اُس نے اس کے بارے
میں پوچھا یا کسی دوسرے شخص سے سنا ہو۔ بہر حال قانع، سید عبدالرشید کی علمی وقعت
سے بخوبی آگاہ ہے اور اُسے اس کے عہد کا فاضل دانشور (نخبرہ وقت) تسلیم کر رہا ہے۔
غرض یہ ہے وہ کل ذخیرہ معلومات جو ہمیں مختلف تذکروں اور تاریخوں سے
اپنے مؤلف کے بارے میں دستیاب ہوتا ہے۔
☆

سید عبدالرشید کی شخصیت کے دو نمایاں پہلو ہیں۔ ایک بطور شاعر اور تاریخ
گو اور دوسرا بطور ملیر لسانیات، ولغت نویس۔

جہاں تک سید عبدالرشید کی شاعری کا تعلق ہے، ہمیں اس کا صرف ایک معیاری
نمونہ ملتا ہے اور وہ بھی نامکمل یعنی ایک قصیدے کے ۲۳ منتخب اشعار جو قانع نے
مقالات اشعار میں نقل کیے ہیں۔ میں وہ اشعار یہاں درج کرتا ہوں:

۱۔ باز طغیانِ جنوں دارد دلِ شیدائے من
شورشِ زنجیرِ انزوں می کند سوزائے من

- ۱۳۔ در تفاسیر سور کشاف سیر مشکم منزلت این آیہ اندر شان استیفای من
 - ۱۴۔ در معانی و بیای مباح گنجے داشتم نیست در فن بلاغت یچ کس ہمتای من
 - ۱۵۔ در طریق ثویاں مصباح راہ ظلمتم در سبیل صرفیاں وانی است استیفای من
 - ۱۶۔ در اصول ہندی تحریر اشکال از منست در طریق منطقی تامست استقرای من
 - ۱۷۔ از طبعی و الہی بہرہ ای دارم تمام نیست محتاج براہیں سورۃ دعوای من
 - ۱۸۔ شیوہ سحر حلال از شعر من دارد رواج شمع جمع شاعراں باشد ید بیضای من
 - ۱۹۔ ایں ہمہ فخرم روا باشد چہست از راہ فضل افتخار اہل عرفاں سید و مولای من
 - ۲۰۔ شاہ دین اعنی علی مرتضیٰ سز مہر او شد بنو غیب روشن دیدہ بینای من
 - ۲۱۔ در شریعت رہنمایم در طریقت پیشوا در حقیقت مقتدا آل مقصد اقصای من
 - ۲۲۔ ایں ہمہ گلہا کہ از گلزار طبع من شکفت آبیار فیض او باشد چمن ہیرای من
 - ۲۳۔ در جناب او کہ نخلستان علم و دانش است خود چہ باشد وزن قدر خوشہ خرمای من
- یہ قصیدہ، جیسا کہ شعر نمبر ۲۰ سے معلوم ہوتا ہے، حضرت علی کی منقبت میں کہا

گیا ہے۔ شاعر نے اپنے جذبات عقیدت بڑی مہارت سے پیش کیے ہیں۔ اگرچہ قصیدے کے مضامین روایتی ہیں اور ان میں کوئی ندرت دیکھنے میں نہیں آتی، تاہم یہ روانی اور فصاحت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ چھٹے اور ساتویں شعر سے شاعر کی استادانہ گرفت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ گیارہواں شعر مطلع ثانی ہے۔ یہاں سے اٹھارہویں شعر تک شاعرانہ تعلیٰ سے کام لیا گیا ہے۔ شاعر کا کہنا ہے کہ وہ شہریار فضل و دانش اور صاحب قلم و علم ہے۔ تفسیر، صرف و نحو، ہندسہ، منطق، طبیعیات اور الہیات کا عالم بے بدل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اُس کی شاعری سحر حلال کا درجہ رکھتی ہے بلکہ یہ ایک اعجاز ہے جس کی بدولت اُسے شاعری کی محفل میں شمع کی حیثیت حاصل ہے۔ ہم اس آخری دعوے کی کماحقہ تصدیق کرنے کے قابل نہیں کیونکہ اس دعوے کو پرکھنے کے لیے ۲۳ اشعار اصلاً ناکافی ہیں۔ یہ امر بذات خود تعجب خیز ہے کہ مقالات الشعرا سے قطع نظر کسی تذکرے میں عبدالرشید کو بحیثیت شاعر متعارف نہیں کرایا گیا۔ لے دے کے "ہمیشہ بہار" میں اُس کا نام بطور شاعر شامل ہوا ہے سو وہاں بھی اُس کے نمونہ کلام میں محض ایک قطعہ تاریخ پر اکتفا کی گئی ہے۔ اس بنا پر کہنا پڑتا ہے کہ عبدالرشید کا شعری سرمایہ از قسم قصیدہ و غزل نہایت قلیل ہوگا۔ باقی علوم، جن کا وہ مدعی ہے اُن کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ جس میدان (یعنی فرہنگ نویسی) میں سید موصوف کو واقعی مہارت حاصل تھی وہ اُسی کا نام لینا بھول گئے ہیں۔ بہر حال جیسے کہ پہلے کہا جاچکا ہے یہ شاعرانہ تعلیایں ہیں جن پر گرفت نہیں کی جاسکتی۔

مختب اللغات کے مقدمے میں نثر کے ساتھ ساتھ مؤلف نے کچھ منظوم نثر بھی موزوں کیے ہیں جن میں سے ہر ایک چار سے چھ ابیات پر مشتمل ہے۔ ان کے عنوانات یہ ہیں: حمد، نعت، در مدح شاہ جہاں (دو پارے) اور بادشاہ کے چار فرزندوں کے بارے میں ابیات۔

یہ تمام اجزا مثنوی کے انداز میں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان ابیات سے ہمیں اُن کے ناظم کی موزونی طبع اور مبلغ علم کا سراغ ملتا ہے لیکن انھیں عبدالرشید کی

شعری فتوحات میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ایک فاضل شخص کی قافیہ پیمائی کا شاخصانہ ہے اور بس۔ ہاں اگر اقلیم نظم کی کسی صنف میں سید موصوف کو کوئی مقام دیا جاسکتا ہے تو وہ فن تاریخ گوئی ہے، جس میں اُسے بلاشبہ مہارتِ تامہ حاصل ہے۔ جن لوگوں نے اپنی کتابوں میں اُس کا تذکرہ کیا ہے وہ لغت نویسی کے بعد تاریخ گو کی حیثیت ہی سے کیا ہے۔ عبدالرشید نے اپنی تاریخ گوئی کے بعض نمونے منتخب اللغات کے مقدمے میں شامل کیے ہیں۔ یہاں اُن پر نظر ڈالنا نامناسب نہ ہوگا۔

اُن میں پہلی شاہ جہاں کی تاریخِ ولادت ہے جس کے بارے میں اُس کا کہنا ہے:

”و از حسن اتفاقات ایں دولت عالیہ آں کہ تاریخِ ولادت سراسر
سعادت، صاحبِ قرآن ثانی می شود بعد از رفعِ حروفِ احاد و جامع
ادراق ایں تاریخِ شریف را چنین در سلسلہ نظم کشید۔“^{۲۵}

دو مبارک ستارے یعنی زہرہ و مشتری جب ایک برج میں جمع ہوں تو اُسے ”قرآن السعدین“ کہا جاتا ہے اور اس قرآن کے دوران میں پیدا ہونے والا بچہ ”صاحبِ قرآن“ کہلاتا ہے۔ سلاطینِ مغلیہ میں پہلا صاحبِ قرآن امیر تیمور تھا اور دوسرا شاہ جہاں جس کا لقب صاحبِ قرآن ثانی ہے۔ عبدالرشید نے اسی لقب سے شاہ جہاں کی تاریخِ ولادت (سنہ ۱۰۰۰ھ) نکالی ہے اور التزام یہ کیا ہے کہ لقب کے مجموعی اعداد میں سے احاد یعنی اکائیوں پر مبنی عدد تفریق کر دیے ہیں جن کا مجموعہ $۱۳=۹+۴$ بنتا ہے (الف = ۱ + ح = ۸ = ب = ۲ + الف = ۱ + الف = ۱ = ۱۳)۔ یہ قطعہ پانچ آیات پر مشتمل ہے۔ ہمارے مطلب کے دو آخری بیت ہیں یعنی:

از چار و نہ نیاید دیگر چو او خدیوے
کامد ترین حکمش تائیدِ آسمانی
از چار و نہ گذر کن تا عقل بر تو خواند
تاریخِ مولدش را صاحبِ قرآنِ ثانی

چار ہے اربعہ عناصر اور نہ سے نو افلاک مراد ہیں۔ ”صاحبِ قرآنِ ثانی“ کے اعداد کا مجموعہ ۱۰۱۳ بنتا ہے جس میں سے $۱۳=۹+۴$ نکال دیے جائیں تو باقی مطلوبہ سنہ ۱۰۰۰ھ حاصل ہوتا ہے۔

دوسری تاریخِ شاہ جہاں کی تحت نشینی (۱۰۳۷ھ) کی ہے۔ مؤلف کا بیان ہے: ”و تاریخِ جلوس ہمایوش کہ نیز راقم ایں حروفِ بدان ملہم شدہ و بہ نظم در آورده:

بر شدہ بر تخت باقبال و بخت

شاہ جہان ثانی صاحبِ قرآن

... [تین اشعار کے بعد] ...

آمدہ تاریخِ جلوس ز غیب

شاہ جہان باشد و شاہ جہان^{۲۶}

آخری مصرع سے کل اعداد ۱۰۴۳ حاصل ہوتے ہیں حالانکہ شاہ جہاں کا سنہ جلوس ۱۰۳۷ھ ہے۔ یہ سال حاصل کرنے کے لیے ”و“ کے عدد یعنی ۶ کو مجموعی اعداد سے منہا کرنا پڑتا ہے۔ اسی لیے اکثر ناقلین اس مصرع کو ”شاہ جہاں باشد شاہ جہان“ ہی لکھتے ہیں، بغیر یہ خیال کیے کہ اس طرح یہ مصرع بے وزن ہو جاتا ہے۔ دراصل عبدالرشید نے اس مادہ تاریخ کو یوں لکھا تھا: ”شاہ جہاں باشد“ و ”شاہ جہان“ یعنی حرف ”و“ لکھنے جانے کے باوجود تاریخ کے اعداد میں شامل نہیں ہوتا۔ تاریخ گو کی مہارت یہ ہے کہ معانی میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ بات میں ٹیکھا پن پیدا ہو جاتا ہے یعنی شاہ جہاں ہو (اور) شاہ جہاں [ہو]۔

تیسرا قطعہ تاریخ جو منتخب اللغات کے سنہ تکمیل کا حامل اور پانچ اشعار پر مبنی ہے، کتاب کے آخر میں درج کیا گیا ہے۔ عنوان ہے: ”قطعہ تاریخِ اتمامِ تالیفِ ایں کتاب از مؤلف۔“ اس کے آخری شعر میں بڑی خوب صورتی سے عملِ تحریر کے ذریعے مطلوبہ سنہ نکالا گیا ہے یعنی:

"از پے تاریخ بلا قال و قبل
گفت خرد متعجب بے بدیل"

منتخب کے اعداد ۱۰۹۲ ہیں۔ ان میں سے بدیل کے اعداد = ۳۶ نکال دیں تو
سنہ تالیف ۱۰۳۶ھ حاصل ہوتا ہے۔

منتخب اللغات کے علاوہ، عبدالرشید نے فرہنگ رشیدی کی تاریخ تالیف میں
بھی ایک شعر کہا تھا۔ یہ شعر فرہنگ کی ایرانی اشاعت کے منصف آقائے محمد عباسی نے
اپنے مقدمے میں اس طرح درج کیا ہے:

گشت تاریخ از روی قبول
باد فرہنگ رشیدی مقبول

اور اسی اشاعت کے دیباچہ مصنف میں یوں ملتا ہے:

گشت تاریخ دی از روی قبول
باد فرہنگ رشیدی مقبول

پہلی صورت میں پہلا مصرع وزن سے خارج ہے۔ البتہ دوسری صورت میں
یہ قابل قبول ہو سکتا ہے۔ تاہم دوسرا مصرع جو ماڈہ تاریخ ہے، بالکل درست ہے اور
اس سے سنہ ۱۰۶۳ھ برآمد ہوتا ہے۔

اگر منظوم ہونے کی شرط نہ رکھی جائے تو ہمارے مؤلف کی شاہ کار تاریخ وہ
ہے جسے بخاور خاں مرآۃ العالم میں الہامی قرار دیتا ہے یعنی اورنگ زیب عالم گیر کے
جلوس اول کا سنہ اس آیت کریمہ سے نکالنا: "اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى
الامر منكم۔"

یہ سنہ ۱۰۶۸ھ ہونا چاہیے لیکن دقت یہ ہے کہ متذکرہ آیت سے سنہ ۱۰۶۶ھ
نکلتا ہے یعنی اصل سے دو عدد کم۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اکثر کتابوں میں اس آیت
شریفہ کو نقل کرتے ہوئے ایک غلطی کی جاتی رہی ہے۔ وہ یہ کہ لفظ "اطيعوا" کلام پاک
میں "اطيعوا" لکھا جاتا ہے یعنی اس کے آگے ایک زائد الف لایا جاتا ہے جو تلفظ میں نہیں

آتا۔ کیونکہ یہ لفظ آیت ہذا میں دو بار آیا ہے اس لیے دونوں جگہ ایک ایک الف کے
اضافے سے مطلوبہ سنہ ۱۰۶۸ھ درست ہو جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ تاریخ گوئی کی
بنیاد کتابت پر ہوتی ہے تلفظ پر نہیں یعنی جو حروف لکھے جاتے ہیں ان کے اعداد شمار
میں آتے ہیں، خواہ وہ بولنے میں نہ آئیں۔ اس اصول کے تحت "اطيعوا الله" میں "الله"
کے دونوں لام جو لکھے گئے ہیں، شامل ہوں گے لیکن "اطيعوا الرسول" میں "ر" پر تشدید
ہونے کے باوجود وہ صرف ایک بار شمار ہوگی۔

سید عبدالرشید کی تاریخ گوئی پر مبنی ان مثالوں کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ
یہ نمونے کسی بھی تاریخ گو کے لیے سرمایہ افتخار ہو سکتے ہیں۔

عبدالرشید کی شہرت عام کا انحصار اُس کی زبان دانی پر ہے اور یہ اُس کی
لفت نویسی ہے جس نے اُسے بقائے دوام کا خلعت پہنایا ہے۔ اُسے عربی اور فارسی
دونوں زبانوں پر ماہرانہ عبور تھا اور اُس نے اپنی لسانی مہارت کو بڑے احسن طریقے سے
طالبان علم کی رہنمائی کے لیے استعمال کیا، جس سے اُسے عزت و توقیر حاصل ہوئی۔
"تختہ انکرام" میں قانع نے اُس کے بارے میں لکھا ہے: "در عہد عالم گیر بچیمان آباد
رشیدی گزیدہ کردہ۔" لیکن عہد عالم گیر میں ہمارے مؤلف کے جاہ و تجل کے اثبات کا
کوئی بالواسطہ سراغ بھی نہیں ملتا۔ سچ پوچھیے تو عبدالرشید کی علمی خدمات اور سرپرستی پر
فخر کا حق عالم گیر سے زیادہ شاہ جہاں کو اور جہاں آباد (دہلی) سے زیادہ آگرے اور
سیکری کو پہنچتا ہے جہاں اُس کی تاحال معلومہ علمی یادگاروں میں سے تین کی تکمیل ہوئی
اور چوتھی کا بیشتر کام بھی غالباً دارالسلطنت کے دہلی منتقل ہونے سے قبل کیا جا چکا تھا۔^{۳۰}

اپنی علمی فضیلت کے باوجود عبدالرشید بعض معاملات میں حقائق سے تجاوز کر
جاتا ہے۔ مثلاً رسالہ معزبات کے مقدمے میں اُس کا یہ بیان حقیقت کی کسوٹی پر پورا
نہیں اترتا کہ ذالِ معجمہ کا فارسی زبان میں سرے سے وجود ہی نہیں ہے۔^{۳۱} چنانچہ خان
آرزو نے "مشر" میں اس بات سے اختلاف کا اظہار کیا ہے۔^{۳۲} غالب بھی فارسی
میں ذالِ معجمہ کے قائل نہیں تھے اور ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کے نزدیک، انھوں نے "یہ

خیال رشید ٹھٹھوی سے اخذ کیا ہے۔“ ۳۳☆

خود ڈاکٹر صدیقی نے رسالہ ”معربات“ میں رشید کی بعض آرا پر تنقید کی ہے۔ تاہم ان کوتاہیوں کے باوجود لغت نویسی میں اُس کی گراں بہا خدمات اور اس میدان میں اُس کے بلند مقام سے انکار کی گنجائش پیدا نہیں ہوتی۔ اب مناسب ہوگا کہ اُس کی ان قابل قدر علمی یادگاروں کا مختصر تعارف پیش کیا جائے۔

ہم اپنے مؤلف کی چار تالیفات کے ناموں سے واقف ہیں جو تاریخی ترتیب

سے بقرار ذیل ہیں:

(۱) منتخب اللغات شاہ جہانی۔

(ب) رسالہ مغیرات۔

(ج) رسالہ معربات۔

(د) فرہنگ رشیدی۔

منتخب اللغات

سید عبدالرشید کی علمی مساعی کا پہلا نتیجہ منتخب اللغات ہے جو عموماً تذکروں وغیرہ میں ”فرہنگ رشیدی عربی“ کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نے انگریزی میں اس کا تعارف لکھا تھا، میں اس کا اردو ترجمہ یہاں درج کرتا ہوں:

”اپنی پہلی تالیف کے دیباچے میں مؤلف کا کہنا ہے کہ اُس نے عربی الفاظ کی یہ لغت تیار کی ہے جس کی تشریحی زبان فارسی ہے۔ اس لغت میں اُس نے عربی فرہنگ نویسوں کے عمومی طریق ترتیب سے انحراف کیا ہے۔ وہ یوں کہ اُس کی لغت میں الفاظ کا اندراج ابھی ترتیب سے کیا گیا ہے تاکہ ایسے فارسی خواں بھی مستفید ہو سکیں جو عربی علم صرف سے واقف نہیں ہوتے اور اُن کتب لغات سے استفادہ نہیں کر سکتے جن کی تالیف میں الفاظ

کے بنیادی مادوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اور ہر مادہ کے مشتقات اس کے ذیل میں ابھی کے بجائے صرفی ترتیب کے ساتھ درج کیے جاتے ہیں۔

عبدالرشید نے یہ کتاب سنہ ۱۰۴۶ھ میں شاہ جہاں بادشاہ کے نام منسوب کی اور اس کا نام منتخب اللغات شاہ جہانی رکھا۔ اس کے دیباچے میں مؤلف نے اپنے شاہی سرپرست اور اُس کے چار فرزندوں کی نثر و نظم میں مدح سرائی کی ہے۔ اس کے مطالعہ سے انکشاف ہوتا ہے کہ اُس کا نثری اسلوب بیک وقت واضح اور آراستہ ہونے کے ساتھ اپنے موضوع اور موقع کے اعتبار سے موزوں اور متناسب ہے۔ اسی طرح اُس کی نظمیں بالخصوص قطعات تاریخ بڑے مناسب اور بر محل ہیں۔ کتاب کے آخر میں مثنوی کے انداز پر ایک نظم ہے جس میں مؤلف نے اپنی تالیف کے اہم مآخذ کے نام دیے ہیں نیز مکمل کتاب کا مادہ تاریخ ہے جو مؤلف کی بذلہ نجی کا شاید عادل ہے۔ اس مادے سے کتاب کے اختتام کا سال ۱۰۴۶ھ برآمد ہوتا ہے جو شاہ جہاں کا دور سلطنت ہے۔“

ڈاکٹر صدیقی نے منتخب اللغات کے آخر میں درج جن ابیات مثنوی کا تذکرہ کیا ہے وہ وہی ہے جس کا ذکر اوپر ہمارے مؤلف کی تاریخ گوئی کے ضمن میں آچکا ہے۔ اس نظم کو زبرد نظر کتاب کا ایک مختصر لیکن جامع تعارف کہا جاسکتا ہے، اس لیے میں اسے یہاں درج کرتا ہوں:

نسخہ جامع لغات عرب
از نسخہ معتبرہ منتخب
نسخہ قاموس و مہذب، صحاح
کنز و اسامی و معاصر، صراح

یافہ اتمام بہد شہی
از حق و از خلق جہان آگہی
سلطنت آراے و ممالک ستاں
شاہ جہاں ثانی صاحب قران
از پے تاریخ بلا قال و قیل
گفت خرد ”منتخب“ بے ”بدیل“

۱۰۹۳ - ۳۶ = ۱۰۳۶ھ

اس کی رو سے مؤلف نے اپنے مآخذ میں سات کتابوں کے نام گنوائے ہیں لیکن وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ اُس نے زیادہ تر شیخ نجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادیؒ کی ”قاموس“ کو پیش نظر رکھا ہے۔ یہ کتاب، شیخ موصوف نے امیر تیمور کی خدمت میں پیش کی تھی۔ اس کے بعد کسی حد تک ”الصحاح فی اللغہ“ (جوہری متوفی ۳۹۳ھ کی معروف عربی لغت) اور ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد کی ”الصرح“ سے کام لیا ہے۔ باقی نام برائے بیت کہے جاسکتے ہیں۔

عبدالرشید نے ”منتخب“ کے مقدمے میں ”قاموس“ پر مختلف قسم کے نو اعتراض کیے ہیں جن میں اس کی خامیوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ منتخب اللغات کی تالیف سے اس کا مقصد انہی کوتاہیوں کو دور کرنا تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ”منتخب“ بہت زیادہ مقبول ہوئی اور برعظیم میں طباعت کا رواج ہونے کے بعد بار بار چھاپی گئی ہے۔ مثلاً کلکتے سے ۱۸۰۶ء، ۱۸۱۶ء اور ۱۸۳۶ء میں، بمبئی سے ۱۲۷۹ھ (۱۸۶۲ء) اور ۱۲۹۰ھ (۱۸۷۳ء) میں، کان پور سے ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۵-۵۶ء) میں اور لکھنؤ سے ۱۲۸۶ھ (۱۸۶۹ء) میں طبع ہوئی ہے۔ میرے پاس جو نسخہ ہے وہ مطبع مجیدی، کان پور میں سنہ ۱۳۴۷ھ میں چھپا تھا۔ علاوہ ازیں ایران میں بھی کئی بار شائع ہو چکی ہے۔

رسالہ ”مغیرات“

ہم عبدالرشیدی کی اس تالیف سے صرف نام کی حد تک واقف ہیں اور یہ رسالہ غالباً دست برد زمانہ کا شکار ہو چکا ہے کیونکہ تاحال اس کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس کے نام کا پتا بھی صرف رسالہ ”معربات“ کے ایک اندراج سے ملتا ہے۔ لفظ ”لازورد“ کے بارے میں مؤلف کا کہنا ہے:

”لازورد، معرب لاژورد... انا لا جورد مغیر لاژورد است نہ لغت

اصلی چنانچہ در رسالہ مغیرات مبین شدہ۔“

ظاہر ہے کہ ”مغیر“ سے مراد وہ لفظ ہے جو اصل لفظ میں کچھ تبدیلی کر کے بنایا گیا ہو لیکن عربی کی متداول کتب لسانیات میں بطور اصطلاح مغیر کی تعریف نہیں ملتی، اس کی اقسام و حدود کا تو ذکر ہی کیا۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نے ابن دریدؒ کی تالیف ”جمہرۃ اللغہ“ کا ایک قلمی نسخہ یونیورسٹی لائبریری لائڈن میں دیکھا تھا اور اُس پر انگریزی میں ایک مضمون لکھا تھا جو الہ آباد یونیورسٹی سٹڈیز (جلد ششم) میں چھپا تھا۔ جمہرہ میں مؤلف نے لسانی اعتبار سے عربی الفاظ کی اقسام پر بحث کی ہے۔ ان میں المولود (نئے پیدا ہونے والے الفاظ)، الاعمی (غیر عربی الفاظ)، المعرب (عربی بنائے گئے الفاظ)، الدخیل (مستعار الفاظ) اور المصنوع (گھڑے گئے الفاظ) وغیرہ پر گفتگو کی ہے تاہم ”المغیر“ کی اصطلاح اُس کے ہاں نہیں ملتی۔ ممکن ہے اس نے ”مغیر“ کو ”مولود“ کا نام دیا ہو۔ خود عبدالرشید نے رسالہ ”معربات“ نیز فرہنگ رشیدی میں مولود اور مغیر کو باہم مترادف کے طور پر استعمال کیا ہے۔ مثلاً ”معربات“ کے مقدمے میں قاعدہ نمبر ۴ کے تحت کہا ہے:

”چون در فارسی یک لغت بچند وجہ آمدہ باشد، ہر کدام کہ بلفظ معرب نزدیک باشد، معرب را از آن باید فرا گرفت، ہر چند کہ آن لغت، لغت اصلی نباشد بلکہ مولود یا مغیر باشد...“

و در فارسی انجمن و ہنومن ہر سہ آمدہ... و ہنومن را معرب

اخیر باید گفت چہ تغییر از اصل درین صورت کمتر است...

مطلب یہ کہ فارسی میں لفظ انجمن کی دو صورتیں ہنجن اور ہنومن بھی ملتی ہیں تو معرب لفظ "ہنومن" کو ان تینوں میں سے "ہنومن" کی تعریب سمجھنا چاہیے کیونکہ فارسی "و" عربی "ز" سے نزدیک ترین ہے اور "ج" دور ہے۔ اب ان تین ہم معنی فارسی الفاظ میں سے ایک اصلی ہوگا اور باقی دو اس کے معرب یا مولد ہوں گے۔

ای طرح فرہنگ رشیدی کے ایک نسخے میں، جس کی کتابت گیارہویں صدی ہجری میں ہوئی ہے، ایک اضافی عبارت ملتی ہے جس میں یہ فقرے قابل غور ہیں :

"و صحیح قول ثانیست کہ کثر بلغت در یست و کج بحجیم مولد است و

از باب الفاظ مغیرہ است کہ پارسیان زائے پارسی را بحجیم بدل کردہ

اند و ازین باب است باز و باج و ہژدہ و ہجدہ... و امثال

آن۔" ۳۱۶

رسالہ معربات میں ایک اور معرب لفظ "راوق" پر بحث کے دوران میں مؤلف کا کہنا ہے کہ رادق کو فارسی لفظ راوک (بمعنی شراب مصفا) کا معرب بتایا جاتا ہے لیکن بقول صاحب قاموس راوک کا معرب رادوق ہونا چاہیے رادق نہیں۔ ہاں رادق، راوک کا معرب ضرور ہے۔

اس ضمن میں یہ بھی یاد رہے کہ عمل تغیر میں بعض حروف کی تبدیلی واقع ہونے کی بنا پر بعض مؤلفین نے معرب کو مولد کی طرح مبدل کا نام بھی دیا ہے۔

اس بحث سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ تغیر کا عمل کسی خاص زبان سے مخصوص نہیں بلکہ ہر زبان میں تغیر و تبدل کے نتیجے میں معربات تشکیل پاتے رہتے ہیں۔ اصل الفاظ میں تبدیلیاں آکر معرب الفاظ کی صورت پذیری کے متعدد اسباب ہو سکتے ہیں۔ سب سے بڑی وجہ تو ادائیگی میں سہولت کی جستجو ہے جو انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ پھر علاقائی وجوہ ہیں کہ بعض علاقوں کے لوگ بعض حروف کی ادائیگی میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ مرور زمان کی بنا پر الفاظ کے تلفظ میں جو تبدیلی رونما ہوتی

ہے وہ بھی معربات کی تشکیل کا سبب بنتی ہے۔ علاوہ ازیں ایک زبان پر دوسری زبان کے جو صوتی اثرات مرتب ہوتے ہیں، اس کے نتیجے میں بھی معربات نمودار ہو جاتے ہیں۔ بہر حال عبدالرشید کے رسالہ معربات کے بارے میں ہم اتنا بھی نہیں جانتے کہ یہ عربی زبان کے معرب الفاظ کے بارے میں تھا یا فارسی کے۔ صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ یہ رسالہ ایک نہایت اہم اور اچھوتے موضوع کا احاطہ کرتا تھا اور اس کا ضیاع علم انسانیت کے طلبہ کے لیے باعث تاسف ہے۔

رسالہ معربات

رسالہ معربات بھی، جو ہمارا اصل موضوع ہے، رسالہ معربات کی طرح ایک ذیلی موضوع پر تحریر کیا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منتخب اللغات کی تالیف کے دوران میں مؤلف کو جن معرب الفاظ سے واسطہ پڑا، اس نے طالبان علم کی سہولت کی خاطر انہیں یک جا کر کے اور متعدد الفاظ کا اضافہ کر کے ایک رسالے کی صورت میں پیش کر دیا۔ معرب وہ لفظ ہوتا ہے جو عربیوں نے کسی غیر زبان (بالخصوص فارسی) سے حاصل کر کے اور اس میں بعض غیر عربی حروف کی جگہ قریب الحرج عربی حروف رکھ کر، اس پر عربی زبان کے اصول و قواعد کا اطلاق کر دیا ہو۔ اس ضمن میں عبدالرشید نے رسالہ معربات کے مقدمات میں شافی و کافی گفتگو کی ہے، اس لیے یہاں اس پر بحث کی ضرورت نہیں۔ دنیا کی ہر قوم دوسری قوموں کی زبانوں سے اپنی ضرورت کے الفاظ حاصل کرتی اور اپنی سہولت کے مطابق رد و بدل کر کے اپنالیا کرتی ہے۔ فارسی زبان میں شامل ہونے والے ایسے الفاظ مقرر کہلاتے ہیں۔ ہندوستان کی زبانوں میں در آنے والے کلمات کو ہند یا استعمال ہند کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں معرب الفاظ زیادہ تر دو اطراف سے آئے۔ ایک تو قدیم سریانی الفاظ جن کا رواج شامی عربوں میں ہوا اور دوسرے فارسی الفاظ جو عراقی عربوں میں رائج ہوئے۔ ظاہر ہے کہ ان الفاظ میں پیشتر وہ تھے جن کے مترادف عربی میں موجود نہ تھے لیکن اسے کلیہ نہیں بنایا جاسکتا۔

قیاساً کہا جاسکتا ہے کہ معربات کے موضوع پر اگلے مؤلفین کی بعض اہم تالیفات مثلاً معالیٰ کی فقہ اللغہ، ابن درید کی جمہرہ یا جوالیقی کی المعرب، عبدالرشید کی نظر سے نہیں گزری تھیں اور وہ غالباً ان سے بے خبر تھا۔ چنانچہ مقدمے کے آغاز میں کہتا ہے:

"چوں الفاظ معرب در قرآن و حدیث و کلام اکابر واقع است و شرح و ضبط آن در بیچ کتابے باستیفا و استقصا بنظر نیامد..."

اسی بات نے اُسے رسالہ معربات کی تالیف پر آمادہ کیا ہے۔ رسالے کے مندرجات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس دور کے ہندوستان میں عربی لسانیات پر کتابیں نایاب تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُس نے زیادہ تر فیروز آبادی کی قاموس سے کام لیا ہے جس کا نام اُس کے رسالے میں بار بار آیا ہے۔ متعدد مقامات پر المغرب (ابن فتح المظری)، الصحاح، صراح اور السامی فی الاسامی کے حوالے بھی ملتے ہیں۔ جہانگیری (فرہنگ فارسی) کا چند بار ذکر کیا گیا ہے۔ باقی کتابوں کی حیثیت ضمنی ہے۔ آقائے محمد عباسی معربات رشیدی طبع ایران کا خیال ہے کہ منتخب اور معربات قریب قریب ایک ہی زمانے میں تالیف ہوئی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ معربات سے پہلے اور منتخب کے بعد رسالہ مقبرات تکمیل کو پہنچ چکا تھا اور جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے، معربات میں ان دونوں کا ایک ایک حوالہ موجود ہے۔ آخر میں کوئی اٹھارہ برس کی طویل محنت کے بعد فرہنگ رشیدی کی تکمیل ہوتی ہے۔

معربات کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ بعض اصولوں یا الفاظ کے بارے میں فاضل مؤلف کے بیانات پایہ ثقاہت سے گرے ہوئے ہیں جب کہ انہی موضوعات پر فرہنگ رشیدی میں وہ زیادہ اعتماد اور یقین سے بات کرتا نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر معربات کے مقدمے کے آخر میں اُس کا کہنا کہ درحقیقت ذالی معجم فارسی میں نہیں آتا۔ اس پر صدیقی صاحب حاشیہ دیتے ہیں کہ ذالی معجم کو عربی کے مخصوص حروف میں شامل کرنا درست نہیں ہے اور مؤلف کی رائے راہِ صواب سے

انحراف ہے۔ آگے چل کر فرہنگ رشیدی کے مقدمے میں وہ تسلیم کرتا ہے کہ فارسی میں دال اور ذال دونوں استعمال ہوتے ہیں۔ اہل فارس بعض مقامات پر ذال لاتے ہیں اور ان مواقع پر اہل مادرا تہر دال لکھتے اور بولتے ہیں۔

اسی طرح لفظ کیومرث، معرب گیومرث پر صدیقی صاحب فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہمارا مصنف فرہنگ رشیدی میں کوئی اور بیان دیتا ہے اور اس رسالے میں کچھ اور ہی تقریر کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں سعد اور سعد کی بحث میں فرہنگ رشیدی اور معربات کی تصریحات میں فرق ہے۔ چنانچہ دثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ رسالہ معربات کے مقابلے میں عبدالرشید کے بیانات فرہنگ رشیدی میں زیادہ قریب قیاس اور باوثوق ہیں۔

مؤلف کا یہ رویہ ایک سچے طالب علم کا رویہ ہے کہ وہ کبھی اپنی غلطیوں اور خامیوں کی درستی سے غفلت نہیں برتا اور ہمیشہ اپنی اصلاح پر آمادہ رہتا ہے۔ رسالہ معربات میں لفظ مرجع معرب مرکب (دونوں زیر کے ساتھ) پر وہ صاحب قاموس کا یہ اعتراض درج کرتا ہے کہ یہ لفظ مردہ کا معرب ہے، اس لیے میم پر پیش کے ساتھ درست ہوگا۔ اس اعتراض پر کوئی رائے زنی کیے بغیر وہ آگے بڑھ جاتا ہے لیکن فرہنگ رشیدی میں صاحب قاموس کے اعتراض کو بجا طور پر رد کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مرکب کا مردہ سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ مردار سنگ یا مردار سنگ کا مترادف ہے۔

لفظ سذاب کے سین پر مؤلف نے اپنی پہلی تالیف منتخب میں زبر بتایا تھا لیکن معربات کے خطی نسخے میں اس پر پیش لگایا ہے۔ اگرچہ صدیقی صاحب نے منتخب کی پیروی میں اس پیش کو زبر سے بدل دیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ عبدالرشید نے معربات میں منتخب کی تصحیح کی ہے۔ یوں بھی سذاب ایک بوٹی ہے جس کے بارے میں اطباء بہتر رائے دے سکتے ہیں۔ چنانچہ مخزن الادویہ میں سین پر پیش ہی بتایا گیا ہے۔

سید عبدالرشید کے بعد آنے والے فارسی فرہنگ نویس، منتخب اور فرہنگ رشیدی کی طرح اس کے رسالہ معربات سے بھی استفادہ کرتے رہے ہیں اور اُس کے

بہت سے بیانات اور فقرے بادی تصرف اُن کی کتب لغات میں دکھائی دیتے ہیں۔ بعض ناقلین تو باقاعدہ اُس کا حوالہ بھی دیتے ہیں مثلاً:

غیاث اللغات

معربات رشیدی

”ترجمان معرب تر زبان کہ کلمہ
و بعد معرب کردن این لفظ مصدر و
افعال و اسما ازان اخذ کردند چون
ترجم مترجم ترجمہ فہو مترجم... از
رسالہ معربات ملا عبدالرشید
صاحب رشیدی۔“ ۳۷۵

فرہنگ رشیدی

سید عبدالرشید کی سب سے اہم اور ضخیم تالیف فرہنگ رشیدی ہے۔ پہلے اُس کے بارے میں ڈاکٹر صدیقی کی انگریزی تحریر کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

”منتخب اللغات شاہ جہانی کے قریب قریب دو عشرے بعد ہمارا مؤلف اپنا شاہ کار فرہنگ رشیدی ۳۸۵ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہ فرہنگ اُس نے اپنے زمانے میں مروجہ فارسی کتب لغات کی خامیاں دور کرنے کی غرض سے تیار کی تھیں۔ اُن دنوں رائج کتب لغات فارسی میں دو زیادہ اہم اور مقبول تھیں یعنی:

۱۔ فرہنگ جہاںگیری ۳۹۵ از میر جمال الدین حسین انجو شیرازی۔ میر موصوف عالم شہاب میں ہندوستان آئے اور اکبر و جہاںگیر کے درباروں کے نمایاں امرا میں اُن کا شمار ہوتا تھا۔ اور

۲۔ مجمع الفرس المعروف بہ فرہنگ سروری ۴۰۵ جو محمد قاسم سروری کا شانی کی تالیف ہے۔ عبدالرشید ان دونوں تالیفات کو اُس وقت تک کی تمام کتب لغات کے مقابلے میں جامع ترین تسلیم کرتا ہے لیکن ان میں بعض نقائص ایسے تھے جن کو دور کرنا

ضروری تھا۔ اُس کے اعتراضات مختصراً یہ ہیں:

- (۱) حوالے کے لیے دیے گئے اشعار کی کثرت۔
- (ب) الفاظ کے اعراب، تلفظ اور معانی کے درست تعین کا فقدان۔
- (ج) فارسی الفاظ میں عربی اور ترکی الفاظ کا ادخال۔
- (د) ہجائی اغلاط کے حامل الفاظ کی شمولیت۔

ان خامیوں کو دور کرنے کی غرض سے اُس نے جو کتاب تالیف کی وہ عموماً فرہنگ رشیدی کے نام سے معروف ہے۔ یہ فرہنگ سنہ ۱۰۶۳ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اس مرحلے پر وقت کروٹ بدل چکا تھا اور داراشکوہ اور اورنگ زیب کے مابین کشمکش کی ابتدا کے باعث سیاسی صورت حال غیر یقینی ہو رہی تھی۔ بظاہر یہی سبب ہے کہ ہمارے مؤلف نے اپنی فرہنگ کے دیباچے میں نہ تو بادشاہ وقت کا نام درج کیا اور نہ ہی کتاب کو کسی اور شخصیت کے نام سے منسوب کیا۔ اُس نے محض وہ اسباب بیان کرنے پر اکتفا کی ہے جن کے باعث وہ ایسے کام کا بیڑا اٹھانے پر آمادہ ہوا جس میں اُس کی عمر عزیز کے بیس یا شاید اس سے بھی زیادہ برس صرف ہو گئے۔“

فرہنگ رشیدی بلاشبہ عبدالرشید کے شاہ کار کی حیثیت رکھتی ہے۔ منتخب کی تالیف سے مؤلف کو سرکاری سرپرستی اور اُس کے نتیجے میں عزت اور دولت حاصل ہوئی تھی۔ اس کامیابی نے قدرتی طور پر اُس کی ہمت افزائی کی اور وہ ایک زیادہ اہم اور ضخیم کتاب کی تیاری پر کمر بستہ ہو گیا۔ یہ اُس کی بدقسمتی تھی کہ اتنے طویل عرصے تک محنت کرنے کے بعد جب فارسی فرہنگ کی تکمیل ہوئی تو ملک میں صعب روزے، بولعجب کارے، پریشان حالے، کا سماں تھا۔ شاہ جہاں کے وہ فرزند، جن کی ہمارے مؤلف نے منتخب اللغات کے مقدمے میں مبالغہ آمیز تعریف کی تھی، ایک دوسرے سے برسر پیکار تھے اور خود شاہ جہاں جس کا نام منتخب اللغات کا سرنامہ تھا، بیٹوں کی معرکہ آرائیوں کو بے دست و پائی کے عالم میں حسرت سے دیکھ رہا تھا۔ ایسے میں ایک اہل قلم کو کون پوچھتا اور کیا سرپرستی کرتا؟ یہی سبب ہے کہ وہ اپنی تازہ تالیف کا مقدمہ، جو

منتخب اللغات کے فن کارانہ مقدمے کے مقابلے میں کہیں زیادہ عالمانہ اور افادہ بخش ہے، ختم کر کے خاموشی اور شاید بے بسی اور بے کسی کے جذبات کے ساتھ اصل فرہنگ کا آغاز کر دیتا ہے۔ یہاں ایک بات قابل غور ہے۔ فرہنگ رشیدی کا اختتام سنہ ۱۰۶۳ھ میں ہوتا ہے، ۱۰۶۸ھ میں عبدالرشید، عالم گیر کے پہلے جلوس کی تاریخ اخذ کرتا ہے۔ اُس وقت سے لے کر اپنی وفات ۱۰۷۷ھ تک کے نو سالہ عرصے میں کیا اُسے کوئی موقع میسر نہ آسکا کہ وہ اپنی اس قابل قدر تالیف کو شاہ عالم گیر کے نام منسوب کر دیتا یا کم از کم مقدمے کے آخر میں فرماں روئے وقت کے نام کا اضافہ ہی کر دیتا۔ اس امر میں کیا چیز مانع تھی؟ شاید ہم کبھی نہ جان سکیں لیکن یہ سوال ڈاکٹر صدیقی مرحوم کے ذہن میں بھی ضرور پیدا ہوا ہوگا۔ اُن کو توقع تھی کہ ممکن ہے کوئی نسخہ فرہنگ رشیدی کا ایسا مل جائے جس کی مدد سے یہ سہی سلجھ سکے۔ یہی سبب ہے کہ وہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۵ء کے مکتوب میں مولانا عرشی کو لکھتے ہیں:

"سلام روستائی بے غرض نیست۔ منتخب اللغات کے دیباچے میں رشید ٹھٹھوی نے شاہ جہاں بادشاہ کا ذکر بڑی عقیدت مندی سے کیا ہے اور کتاب کا نام منتخب اللغات شاہ جہانی رکھا ہے۔ تہذیب کی عبارت بھی بہت خوب ہے لیکن فرہنگ رشیدی کے دیباچے میں (اُن قلمی نسخوں میں جن تک میری پہنچ تھی نیز مطبوعہ نسخہ ایشیا نک سوسائٹی بنگال میں) سرے سے کسی بادشاہ کا نام نہیں۔ معلوم کرنا یہ ہے کہ آپ کے ہاں جو قلمی نسخہ فرہنگ رشیدی کے ہیں، اُن کے دیباچے کی بھی یہی صورت ہے یا بادشاہ وقت کا نام آیا ہے۔ اگر آیا ہے تو کس طرح پر؟" ۳۴

لیکن یہ جستجو بارور نہ ہو سکی کیونکہ نہ صرف بڑے عظیم بلکہ یورپ اور ایران کے بھی تاحال معلومہ نسخوں میں سے کسی میں فرماں روئے وقت کا نام دیکھنے میں نہیں آیا۔ سید عبدالرشید کی اس محرومی کا ازالہ ایک اور طرح سے ہوا یعنی اس کی

تالیفات بالخصوص فرہنگ رشیدی کی مقبولیت کی صورت میں۔ "فارسی فرہنگ نویسی کے شعبے میں اُس کی رہنما کتابوں کی فضیلت اُس کی زندگی ہی میں نہ صرف بڑے عظیم بلکہ ایران میں بھی تسلیم کی جا چکی تھی۔" ۳۵

فارسی لغت نویسوں کے مآخذ میں ہمارے مؤلف کی تالیفات کو برابر ایک اہم مقام حاصل رہا ہے اور اُن کے خوشہ چین سید عبدالرشید کا نام نہایت احترام سے لیتے رہے ہیں۔ عہد عالم گیر میں عبدالواسع ہانوسی اپنے "رسالہ در قواعد فارسی" کی بنیاد، فرہنگ رشیدی کے مقدمے پر استوار کرتے ہیں۔ "بہارِ عجم" میں ایک چند بہار اپنے مآخذ کے ذکر میں کہتے ہیں:

"... و منتخب اللغات و فرہنگ مولانا میر عبدالرشید توی..." ۳۶

صاحب غیاث اللغات کا کہنا ہے:

"و منتخب اللغات ملا عبدالرشید کہ آن را رشیدی عربی نیز گویند..." ۳۷

رشیدی فارسی ملا عبدالرشید مذکور... و رسالہ معربات عبدالرشید..." ۳۸

سراج الدین علی خان آرزو نے اگرچہ "مشر" میں سید موصوف کی بعض آراء اختلاف کا اظہار کیا ہے تاہم اُن کو احتراماً "فاضلِ سند" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ ۳۹

فرہنگ رشیدی مستشرقین میں بھی نہایت مقبول لغت رہی ہے۔ بلائین اُس کے مداحوں میں شامل ہے اور اُسے فارسی کی پہلی ناقدانہ لغت قرار دیتا ہے۔ ۴۰

شین گاس اسے "میش قیمت" کا لقب عطا کرتا ہے۔ ۴۱ فرہنگ کی یہ مقبولیت آج بھی قائم ہے۔ ڈاکٹر شہریار نقوی اگرچہ سید عبدالرشید کے فرہنگ جہاں گیری پر کیے جانے والے اعتراضات سے متفق نہیں ہیں تاہم فرہنگ رشیدی پر ان الفاظ میں رائے زنی کرتے ہیں:

"اما بیش از همه سبب لغت محترم، در این فرہنگ، تحقیق و تفحص

- ۱۲۔ نقوش، جلد نمبر (۳)، شمارہ ۱۰۹، اپریل، مئی ۱۹۶۸ء۔
- ۱۳۔ ایضاً
- ۱۴۔ "آداب عالمگیری" جلد دوم، ص ۱۰۳۰، پہنچ و تہذیب ممبرانصور چتردری، لاہور، جولائی ۱۹۷۱ء۔
- ۱۵۔ ایضاً، ص ۱۰۳
- ۱۶۔ ایضاً، ص ۱۱۰
- ۱۷۔ "کلیلاک آف دی پشین میٹروپس ان دی برٹش میڈیم" صفحہ دوم، ۵۰۱، لندن، دی پرنٹ ۱۹۶۶ء۔
- ۱۸۔ "تہذیب و تمدن کی تاریخ" جلد دوم، ص ۳۱۸، لاہور، جون ۱۹۶۶ء۔
- ۱۹۔ "فرہنگ نوکی در بند و پاکستان" ص ۱۰۲، طبران، ۱۳۴۱ ہجری شمسی
- ۲۰۔ "خزائن عامرہ" ص ۳۲۳، کانپور، ستمبر ۱۸۷۱ء۔
- ۲۱۔ محمد علی اہر ہندو پیرتے۔ ان کا باب میرزا محمد زمان محل یک ایرانی کی سرکار میں لازم تھا۔ میرزا موصوف نے ماہر کو بیانیہ ملحق کر لیا اور صفحہ ہوا بیٹا بنایا۔ اس پر آزاد آگاہی انھیں شیخ محمد علی لکھتے ہیں، صدیقی صاحب نے غالباً میرزا محمد زمان کا پیر خواندہ ہونے کی مناسبت سے انھیں میرزا لکھا ہے۔
- ۲۲۔ نقوش، جلد نمبر (۳)
- ۲۳۔ "تخت اکرام" جلد سوم، ص ۴۰۹، دہلی، ۱۳۴۰ء۔
- ۲۴۔ "مناجات الشرا" ص ۲۰-۱۹
- ۲۵۔ "تخت المفاہات" مقدمہ، کانپور، ۱۳۲۷ء۔
- ۲۶۔ ایضاً
- ۲۷۔ ایضاً، ص ۵۵۱، اس اشاعت میں "بول" کی جگہ "مدین" اور ۱۵۰ء چھاپا ہے جو ظاہر ہے کہ غلط ہے۔
- ۲۸۔ جلد اول، صفحہ پانزدہ۔
- ۲۹۔ ایضاً، ص ۱۳
- ۳۰۔ شاہ جہان اپنے مہر سلطنت کے انیسویں برس میں، دراصلیت آگرے سے دہلی منتقل کر رہا ہے اور محمد صالح جہان کیجہ کے بیان کے مطابق ۱۶۰۵ء بروز شنبہ ۱۱ لال قلعہ میں جشن برپا ہوا ہے۔ (تہذیبات کے لیے دیکھیے: "شاہ جہان ۵۰۰" جلد سوم، ص ۲۵۵، لاہور، ۱۹۶۰ء)۔ میرزا شہید ۱۰۴۹ء کے فوراً بعد فرہنگ ریشہ کی ترتیب پر مصروف ہوا ہوگا، جسے وہ ۱۰۶۲ء میں مکمل کرتا ہے۔
- ۳۱۔ ان افکار ہندو برسوں میں سے آگرے کے صفحہ میں ہوا اور دہلی کے صفحہ میں چہر سال آتے ہیں۔
- ۳۲۔ اس ضمن میں دیکھیے ڈاکٹر صدیقی کا عالمانہ مضمون "ذوالحمہ قاری میں" جو پہلے "ارمغان علمی" (تہذیب ڈاکٹر محمد شفیع، لاہور ۱۹۵۵ء) میں اور پھر "مناجات صدیقی" (پبلشز، جس شائع ہوا۔
- ۳۳۔ لاطیف ہو "سحر" میں دال محل کی بحث از ص ۲۸۸، ۲۹۸، مرتبہ ڈاکٹر ربیعہ خان، کراچی، ۱۹۹۱ء۔
- ۳۴۔ مکتوب تمام مولانا امتیاز علی مرثی (وفات ۱۲۰/۱۹۵۵ء) نقوش، جلد نمبر (۳)
- ۳۵۔ ابو ظاہر خجہ خاندان محمد بن یعقوب الشیرازی (۸۷۹-۸۷۹ء) کی عربی لغت "التاموس" سامری اسلامی

- در مطالبہ بعلم آمدہ است و در بارہ معانی کلمات تنقید بیشتر سے
- بکار بردہ شدہ است۔^{۳۸}
- آقاے محمد عباسی نے فرہنگ ریشہ کی کو بدیں الفاظ خراج تحسین پیش کیا ہے:
- "در میان کتب لغت مستند و معتبر فارسی کہ بر اسماں تحقیق و تتبع در آثار منظوم و منثور فصاحت و حقیقت تصنیف شدہ، بدون تیج گمان آثار ریشہ کی ہم ترین و مفصل ترین و معتبر ترین آہاست۔"^{۳۹}
- انھی فویوں کی بنا پر جب ایضاً تک سوسائٹی، بنگال نے فارسی کی بہترین لغت کی اشاعت کا منصوبہ بنایا تو قرقرہ فال فرہنگ ریشہ کی ہی کے نام نکلا اور مولوی ابوظہار ذوالفقار علی مرشد آبادی اور مولوی عزیز الدین کی تصحیح و حواشی کے ساتھ یہ کتاب دو جلدوں میں شائع کی گئی تھی۔
- ایران میں آقاے محمد عباسی کی تحقیق و تصحیح کے ساتھ یہ فرہنگ ۱۳۳۷ ہجری شمسی میں دو حصوں میں چھاپی گئی ہے۔ دوسرے صفحے کے آخر میں رسالہ معربات ریشہ کی بطور ضمیرہ شامل کر دیا گیا ہے۔
- حواشی**
- ۱۔ یہاں تک کی عبارت ڈاکٹر عبدالستار صدیقی مرحوم کی انگریزی ترجمہ کا ترجمہ ہے۔
 - ۲۔ "مرآۃ العالام" جلد اول، ص ۳۷، مرتبہ ساجدہ س۔ طوسی، لاہور، اگست ۱۹۷۹ء۔
 - ۳۔ مقدمہ "خزائن عامرہ" ص ۶، مطلع فول شہر، کانپور، ستمبر ۱۸۷۱ء۔
 - ۴۔ "مکملات الشرا" ص ۱۸۸، مرتبہ صادق علی دلاوری، لاہور، ۱۹۳۲ء۔
 - ۵۔ ایضاً، ص ۱۳۰۔
 - ۶۔ "تذکرہ بیستہ بہار" ص ۸۰-۷۹، مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی، کراچی، ۱۹۷۳ء۔
 - ۷۔ "مناجات الشرا" ص ۱۹-۱۸، مرتبہ سید حسام الدین راشدی، کراچی، ۱۹۵۷ء۔
 - ۸۔ ایضاً، ص ۳۴
 - ۹۔ ایضاً، ص ۱۸۵
 - ۱۰۔ ایضاً، ص ۳۸۶
 - ۱۱۔ فرہنگ ریشہ کی، جلد دوم، ص ۱۲۶۵، طبران، ۱۳۳۷ ہجری شمسی۔

- ۳۵۔ دہلی میں مستند ہائی مٹی ہے، تاہم اس کے انحصار کے باعث بحث کی خط فہمیاں بھی پیدا ہوئی ہیں۔
۳۶۔ ابوبکر محمد ابن الحسن درویش اللہی سنہ ۲۲۳ھ میں بصرہ میں پیدا ہوا۔ اومان اور ایران میں طویل قیام کے بعد قلیظہ المتحرر عباسی کے عہد میں بغداد آیا اور ۳۲۱ھ میں بمبئی وقات پائی۔ کم از کم پندرہ کتابیں تصنیف کیں جن میں "تہذیب" اور "کتاب الاصلی" لسانیات سے متعلق ہیں۔
۳۷۔ لفظ ہو حاشیہ نگ، فرہنگ رشیدی، طبع طہران، ص ۷۱
۳۸۔ غیث اللغات، ص ۱۱۹، کان چور، جمادی الاول ۱۳۳۷ھ
۳۹۔ مرثیہ ذوالفقار علی و عزیز الرحمن، مکتبہ ۵۵-۵۶/۱۸۷۹-۱۲۸۹ھ (ع-م)
۴۰۔ پہلا اجراء ۱۰۷۱ھ، ترجمہ و اصلاح کے بعد ۱۰۳۲ھ، یہ فرہنگ دو حصوں میں تقسیم ہے ۱۲۹۳ھ میں بطور پہلے شائع ہوئی۔ چھپ نہایت فضول اور برہمن کی لفظ سے ملو ہے۔ (ع-م)
۴۱۔ تالیف ۱۰۰۸ھ جو شاہ عباس اول [صفوی ۱۰۳۸-۱۰۹۵ھ] کے ہم سے متعلق ہے۔ تخریج ۱۰۳۸ھ میں ہوئی اور نیا دیباچہ لکھا گیا۔ (ع-م)
۴۲۔ نقوش، خطوط نمبر (۳)
۴۳۔ یہ فقرہ زبان انگریزی ڈاکٹر صدیقی مرحوم کی یادداشتوں میں ان کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔
۴۴۔ مقدمہ "بہارِ علم" تصنیف ۱۳۳۴ھ
۴۵۔ دیباچہ "غیث اللغات" کا پیرہ، ۱۳۳۷ھ
۴۶۔ "شعر" کراچی، ۱۹۹۱ء
۴۷۔ "فہرست قاری خطوط برقیہ مدنیہ" حصہ دوم، ص ۵۰۱، مرثیہ چارلس راج۔
۴۸۔ "پیشین انگلش ڈکشنری" (دیباچہ)، لندن، اشاعت ۱۹۶۳ء
۴۹۔ "فرہنگ نویسی قاری در ہند و پاکستان" ص ۱۰۲
۵۰۔ مقدمہ "فرہنگ رشیدی" صفحہ ۱۲۷، طہران، ۱۳۳۷ھ جبری شمس



مخطوطات معربات رشیدی

معربات رشیدی کا متن^۱ تیار کرنے کے لیے، جو پہلی بار شائع کیا جا رہا ہے، صرف دو خطی نسخے فراہم ہو سکے جنہیں آئندہ صفحات میں "ب" اور "ج" کی علامات سے نمیز کیا گیا ہے۔
نسخہ "ب":

یہ نسخہ ۳۶۔ اوراق (۱۷ صفحات) پر مشتمل ہے جن کے کنارے کھردرے اور تانہوار ہیں۔ اس کی قطع ۱۳×۲۲ س م ہے۔ یہ ہاتھ سے بنے ہوئے زردی مائل کاغذ پر لکھا گیا ہے جس میں خفیف سی چمک ہے اور عموماً گیارہویں اور بارہویں صدی ہجری کے ہندوستانی مخطوطات میں مستعمل رہا ہے۔ تحریر کا ماپ ۵×۸.۵ س م ہے اور فی صفحہ نو سطریں ہیں۔ تحریر متواتر ہے اور پارہ بندی کا التزام مفقود۔ متن کا خطوط سے احاطہ نہیں کیا گیا، نہ ہی کسی قسم کی آرائش ملتی ہے۔ خط نستعلیق مائل بہ شکستہ تاہم واضح ہے۔ منوات، اتراک نیز اشعار کے اندراج اور مصرعوں کے اختتام کی مردجہ علامات سرخ روشنائی سے درج ہیں۔ کرم خوردگی کی بنا پر جابجا سوراخ ہیں لیکن مجموعی طور پر متن محفوظ ہے۔ بعض جگہائی اور دیگر چھوٹی چھوٹی غلطیاں بھی نظر آتی ہیں جو متبادل

کرنے والے کی نگاہ سے بچ گئی ہیں۔

نحوہ لہذا کا ایک خصوصی پہلو یہ ہے کہ اس کے متن میں متعدد اور اکثر طویل اضافے کیے گئے ہیں جو بیرونی حاشیوں پر درج ہیں۔ یہ بظاہر اُس وقت ہوئے ہیں جب نقل کردہ متن کا مقابلہ سابق متن سے کیا گیا ہے، جس میں یہ حاشیے اصل تالیف کے بغور مطالعے کے بعد بڑھائے گئے ہوں گے۔ ان حواشی کی کل تعداد ۹۴ ہے اور یہ منطوطے کے ۷۱ میں سے ۵۵ صفحات پر ملتے ہیں۔ یہ اضافی حاشیے اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ یہ رسالے کے مضمون کی تکمیل یا تصریح کرتے ہیں۔ یقیناً واقع ہے کہ ان توسیعی حواشی کا ذمہ دار خود رسالے کا مؤلف ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق کہا جاسکتا ہے کہ رسالے کی سابقہ مجمل تحریر پر نظر ثانی کرنے سے قبل اُس کی متعدد نقول لی جاسکتی تھیں اور ان نقول کے ماکان میں سے بعض نے نظر ثانی کے نتیجے میں ہونے والے اضافے بعد میں اپنے نسخوں پر منتقل کر کے اُن کی تکمیل کی ہے۔^{۳۵} ہمارا نسخہ ”ب“ بھی یقیناً انہی نسخ میں سے ایک نمونہ ہے جو نیرنگی تقدیر کا شکار ہونے سے بچ گیا ہے۔

نسخہ ”ب“ کوئی ۳۵ برس قبل^{۳۶} مجھے حیدرآباد (دکن) سے ملا تھا۔ اس کی یافت میرے لیے بڑے تعجب اور بلاشبہ مسرت کا باعث تھی کیونکہ مجھے علم تھا کہ یہ رسالہ اپنے موضوع کی اہمیت نیز اپنے مصنف کی حیثیت کے اعتبار سے ایک قیمتی دستاویز ہے۔ بد قسمتی سے اس نسخے پر تاریخ درج نہیں۔ اس کے ترقیے (درق ۳۶-الف، خاتمہ) میں صرف اختتام کا اعلان ملتا ہے یعنی: ”تمت تمام شد رسالہ المعزبات۔“ مؤلف نے رسالے کے مختصر انتاجیہ یا متن میں بھی اپنا نام کہیں نہیں دیا۔ سر درق (درق ۱، الف) پر خاصے اچھے اور جلی نعلیق میں سُرخ روشنائی سے رسالے کا عنوان ملتا ہے جو بقیاس غالب کسی اور کے قلم سے ہے:

رسالہ المعزبات

تصنیف مولانا عبدالرشید قوی

لکھنے والے نے غلطی سے معزبات کے عین پر جزم ڈال دیا تھا۔ اس کو

درست کرنے کی غرض سے صفحہ لہذا کے اوپر والے حاشیے پر کسی اور شخص نے رسالے کا عنوان دوبارہ لکھا ہے جس میں عین پر جزم کا نشان نہیں ہے بلکہ اُس کے بعد آنے والی ”ز“ پر تشدید کی علامت دی گئی ہے۔

سر درق کے وسط میں مؤلف کے نام کے نیچے ایک مہر ہے جس پر درج ہے: ”عظمت جنگ... ۱۲“

مہر کا نقش جزوی طور پر ناقص ہونے کے باعث اُس پر درج صحیح سنہ معلوم نہیں ہو سکتا کیونکہ اکائی اور دہائی کے ہند سے غائب ہیں۔^{۵۶} ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ یہ مہر سنہ ۱۱۹۹ھ اور ۱۳۰۰ھ کے درمیانی عرصے میں (۳- نومبر ۱۷۸۵ء سے ۱۲- نومبر ۱۸۸۲ء تک) لگائی گئی ہوگی۔ اس دوران میں حیدرآباد کے مقرر امرا میں عظمت جنگ خطاب کی حامل ایک ہی شخصیت تھی یعنی خواجہ نورالدین عظمت جنگ^{۶۵} جن کے والد سعید الدین جبارت جنگ^{۶۶} نظام الملک آصف چاہ رابع کے درباری اور داروغہ گرو^{۸۶} کے اہم منصب پر فائز تھے۔ ایک معاصر مورخ^{۹۶} کا بیان ہے کہ سال ۱۲۵۳ھ (۱۸۳۵-۳۶ء) میں جب متعدد سرکاری ملازمین اور درباریوں کو خطابات تفویض کیے گئے تو جبارت جنگ کو ترقی دے کر جبارت الدولہ اور اُن کے دونوں فرزندوں نور الدین اور عظیم الدین کو بالترتیب عظمت جنگ اور عزت یار جنگ کے خطاب عطا ہوئے۔^{۱۰۶} کیونکہ بالعموم خطاب ملنے کے فوراً بعد اُس پر مہر بنوائی جاتی ہے اس لیے عظمت جنگ کی مہر بلاشبہ سنہ ۱۲۵۳ھ میں کندہ کی گئی ہوگی۔ یوں ہمارے منطوطے کے سر درق پر مقتوش مہر کے دو گم شدہ ہند سے یقیناً ”۵۴“ ہوں گے۔

عظمت جنگ موصوف صاحب علم شخص تھے اور انھوں نے سائنس کے موضوعات پر اردو میں کچھ کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے ایک رسالے ”عظمت الحساب“^{۱۱۶} کا موضوع ریاضی اور ہندسہ ہے۔ اس کے دیباچے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مؤلف نے اپنے فرزند رحیم الدین کے استفادے کی غرض سے سنہ ۱۲۶۳ھ میں لکھا تھا۔ دیباچے سے، جو نہایت جامع اور اپنے موضوع بحث سے مربوط ہے،

اندازہ ہوتا ہے کہ مؤلف کو اپنے مضمون پر پورا عبور حاصل تھا اور وہ اپنے عہد میں رائج عربی اور فارسی تالیفات ہی سے نہیں بلکہ متعلقہ انگریزی کتب نصاب سے بھی بخوبی واقف تھا۔ محنت جنگ کی تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی تاہم وہ سنہ ۱۲۷۵ھ (۱۸۵۹ء) تک یقیناً زندہ تھے۔^{۱۳۲}

نسخہ "ج"

مذہبات رشیدی کا دوسرا مخطوط جس کے لیے نسخہ "ج" کی علامت مقرر کی گئی ہے، اسٹیت لائبریری (اب رضا لائبریری) رام پور کا ملوکہ ہے۔^{۱۳۳} اس کے ۷۹ صفحات ہیں۔ تقطیع ۱۵.۳x۲۰.۲ سم اور تحریر کا ماپ ۸x۱۵.۵ سم ہے۔ گیارہ سطریں فی صفحہ، خط کامل نستعلیق ہے۔ مقدمے کے اختتام تک عبارت مسلسل ہے۔ بعد ازاں ہر کلمہ متحدہ پارہ تشکیل دیتا ہے۔ عنوانات و اتراک جلی حروف میں تحریر کیے گئے ہیں۔ پہلے سترہ صفحات میں سرخیاں نہیں دی گئیں۔ اٹھارویں صفحے سے جو کلمہ "بستوتہ" سے شروع ہوتا ہے تمام اتراک نیز ابواب کے عنوان سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ اس نسخے کا قائل نہیں کیا گیا اور تصحیحات بہت کم ہیں جو بظاہر خود کاتب نے کی ہیں۔ ہر قسم کی اغلاط موجود ہیں تاہم ان میں سے بیشتر کسی پریشانی کا سبب نہیں بنتیں، اس لیے انہیں نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں دوسرے نقائص بھی موجود ہیں۔ باایں برہ بعض صورتوں میں یہ نسخہ صحیح متن کے استقرار میں معاون ثابت ہوتا ہے اور یوں، کسی حد تک، نقص ایک ہی نسخے پر کئی انحصار کی الجھن سے نجات دلاتا ہے۔^{۱۳۴}

☆

مذہبات رشیدی کا تیسرا مخطوط وہ ہے جو صحیح و ترتیب کے بعد آقائی محمد عباسی نے فرہنگ رشیدی کے ضمیمے کے طور پر سنہ ۱۳۳۷ھ (۱۹۵۸ء) میں طہران سے شائع کیا۔ ان کے پیش نظر مذہبات کا یہ نسخہ مختصر بفرہنگ کی حیثیت رکھتا تھا کیونکہ وہ ڈاکٹر صدیقی والے دونوں مخطوطات سے بے خبر تھے۔ آقائے عباسی کی فراہم کردہ اطلاع کے

مطابق یہ مخطوط فرہنگ رشیدی کے اس خطی نسخے کے ضمیمے کی حیثیت رکھتا تھا جو جناب آقائے سلطانی، سابق رکن مجلس شورائے ملی (ایران) کی ملکیت تھا۔ اس مخطوطے پر تاریخ کتابت درج نہیں لیکن آقائے عباسی کی رائے کے مطابق، خط اور کاتب کی خصوصیات کے پیش نظر یہ گیارہویں صدی ہجری میں تحریر کیا گیا ہوگا۔ طہران کا یہ نسخہ مطبوعہ صورت میں، ڈاکٹر صدیقی مرحوم کے مرتبہ متن کی طباعت کے بعد، ان کی نظر سے گزرا تھا، چنانچہ انہوں نے اپنی یادداشتوں میں جا بجا اس کا ذکر کیا ہے۔ وہ اسے "نسخہ طہر" سے موسوم کرتے ہیں، اس لیے میں نے بھی اس کے لیے یہی علامت برقرار رکھی ہے۔

حواشی:

- ۱۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کا مرتبہ متن ملی گزہ میں سنہ ۱۹۵۵ء میں چھپا تھا۔ فاضل مرتب، مولانا امتیاز علی عری کے نام ۲۰ مارچ ۱۹۵۵ء کے ایک خط میں لکھتے ہیں: "رسالہ مذہبات کا متن ملی گزہ میں چھپ رہا ہے" (نقوش، لاہور، مخطوط نمبر ۳)۔
- ۲۔ ڈاکٹر صدیقی کی اس تحریر کے وقت تک مذہبات رشیدی کا طہران والا متن شائع نہیں ہوا تھا۔
- ۳۔ ضمیمے کے طور پر پیش کردہ جہول سے ان اضافی حاشیوں کی اہمیت کا درست اندازہ لگایا جاسکتا ہے (ج-ص)۔ یہ جہول، بطور ضمیمہ نمبر ۱۱، رسالہ مذہبات کے متن اور اردو ترجمے کے بعد ملاحظہ کیجیے (مطہر)۔
- ۴۔ رسالہ مذہبات رشیدی کے مخطوطات کا یہ تعارف (بزبان انگریزی) ڈاکٹر صدیقی تابا ۱۹۵۶ء میں لکھ رہے ہوں گے۔ اس سے ۳۵ برس قبل سنہ ۱۹۲۱ء تھا۔ موصوف اس زمانے میں حلیہ یونیورسٹی کانچ، حیدرآباد کے پرنسپل تھے۔ گویا اسی عرصے قیام حیدرآباد میں یہ نسخہ ان کے ہاتھ لگا تھا۔
- ۵۔ ڈاکٹر صدیقی نے پہلے اس نسخہ کو قیام ۱۲۵۶ھ پر دیا تھا جیسا کہ مولانا عری کے نام ایک خط (نوشتہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۶ء) سے پتا چلتا ہے۔ خط کی متعلقہ عبارت یہ ہے: "رسالہ مذہبات کے سرورق پر جلی قلم سے اور سرخ روشنائی سے لکھا ہے، رسالہ مذہبات تصنیف مولانا عبدالرشید حوی، آخری صفحے پر صرف تحت تمام شدہ رسالہ مذہبات، سرورق پر کتاب اور مصنف کے نام کے نیچے صفحے کے پچھلے ایک سر ہے" (محکمات جنگ ۱۲۵۶ھ میں اس نے اتنا تو بتا دیا کہ رسالے کی کتابت ۱۲۵۶ھ سے پہلے ہوئی۔) (نقوش، مخطوط نمبر ۳)
- ۶۔ ہر اس قلمن میں مزید جنمو کے بعد، جس کا ذکر آگے آ رہا ہے، ڈاکٹر صدیقی اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ سال ۱۲۵۶ھ ہی کا ہے۔
- ۷۔ خواجہ نورالدین محمات جنگ کو ان کے ہوتے طیم الدین محمات جنگ کے ساتھ ملحق نہ کیا جائے جن

کو عظمت جنگ کا خطاب سنہ ۱۳۰۸ھ (۱۸۹۰-۹۱ء) میں دیا گیا تھا (ملاحظہ ہو ”توزک محبوبیہ“ جلد دوم، ص ۲۹۱) نہ ہی جمال الدین حسین عظمت جنگ کے ساتھ، جو یقیناً زیادہ سے زیادہ سنہ ۱۲۱۰ھ (۹۶-۱۸۹۵ء) تک وفات پانچے تھے (دیکھیے ”گزار آصفیہ“ از غلام حسین، خان زمان، مؤلفہ ۱۳۵۵ھ، طبع حیدرآباد، ۱۳۰۸ھ)۔ (ع-ص)

۷۔ ”گزار آصفیہ“ ص ۱۵-۲۱۳

۸۔ داروغہ گرد، اُس محافظ دستے کا سربراہ ہوتا تھا جو فرماں روا کے وقت کے محل یا شاہی خیمے پر حفاظت کے فرائض انجام دیتا تھا۔ (ع-ص)

۹۔ ”گزار آصفیہ“ ص ۲۱۳

۱۰۔ ایضاً، ص ۵۳-۱۵۱

۱۱۔ طباعت ننگی، مدراس، شوال ۱۲۷۰ھ (جون ۱۸۵۳ء) اس کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ، حیدرآباد میں محفوظ ہے (ملاحظہ ہو فہرست کتب خانہ آصفیہ، جلد اول، ص ۸۲۸، بذیل ریاضی، نمبر ۱۰۱)۔ (ع-ص)۔

۱۲۔ کینٹ ریکارڈ آفس، حیدرآباد کی ایک فصل سے، جس پر ۲۱۔ رمضان ۱۲۷۵ھ (۲۳ اپریل ۱۸۵۹ء) کی تاریخ درج ہے، یہ اطلاع ملتی ہے کہ سستی مولوی علاء الدین کی سرکردگی میں برٹش ریڈیٹری پر جو مسلح حملہ ہوا تھا، اس میں عظمت جنگ کا بھی ہاتھ تھا، جس کی پاداش میں انھیں شہر (بلدہ) سے چند میل دور ایک مقام پر نظر بند کیا گیا تھا۔ بعد میں اُن کو معاف کر دیا گیا اور اُن کا عہدہ اور جاگیر بحال کر دیے گئے۔ (ع-ص)

۱۳۔ نسخہ ”ج“ کے بارے میں ڈاکٹر صدیقی کے ایک مکتوب (نوشہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۶ء) بنام مولانا امتیاز علی عرشی (نقوش، خطوط نمبر ۳) سے بعض اہم معلومات فراہم ہوتی ہیں جن کا ٹکس یہاں درج کیا جاتا ہے:

- (۱) کتب خانہ رام پور کے اس نسخے کا نام ”تعریب اللغات“ ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صدیقی لکھتے ہیں:
- ”جو سطرین تعریب اللغات کی آپ نے نقل کر کے بھیجیں، انھیں دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ لفظ بلفظ وہی جو رسالہ معربات میں ہے۔ ظاہر ہے کہ کتاب ایک ہے نام ”۔“

(ب) اس خط سے یہ اطلاع بھی ملتی ہے کہ رام پور والے نسخے کی کتابت ۱۲۹۳ھ کی ہے یعنی نسخہ ”ب“ سے کم از کم چالیس برس بعد کی۔

(ج) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مخطوط رام پور پر مؤلف کا نام درج نہ ہونے کے باعث مولانا عرشی نے اپنے مکتوب میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ ”تعریب اللغات“ غالباً میر عبد الجلیل آزاد بکراہی کی تالیف ہے۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر صدیقی کہتے ہیں:

”مجھے پوری طرح یقین نہیں آتا کہ یہ تالیف عبد الجلیل بکراہی کی ہے۔“

(د) نسخہ رام پور پر مؤلف کا نام تو نہیں تھا لیکن کاتب کا نام ”احمد بن نصیر“ دیا گیا تھا۔ نصیر کے بعد کا لفظ پڑھا نہیں جاسکا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

”ایک بات پوچھنا ہے۔ کاتب کے نام احمد بن نصیر کے بعد کیا لفظ ہے؟ اس نقل میں

آپ کے قلم سے لفظ کا آخری حصہ بڑھ گیا ہے یا اصل میں بھی اسی حیث سے ہے؟“

(۵) اسی خط میں ڈاکٹر صدیقی نے پورے رسالے کی نقل کے حصول کا اشتیاق بدیں الفاظ ظاہر کیا ہے:

”بھلا اگر میں اس رسالے کی نقل چاہوں تو کیا صورت ہوگی؟“

مطلوبہ نقل انھیں ستمبر ۱۹۳۶ء میں موصول ہوئی ہوگی کیونکہ اس کی رسید کی اطلاع ۲۳ ستمبر ۱۹۳۶ء کے مکتوب میں دی گئی ہے (ملاحظہ ہو ’نقوش‘ خطوط نمبر ۳)

☆ ۱۳۔ ”جس فراخ دلی کے ساتھ ریاست رام پور کے ارباب اختیار نے میرے مطلوبہ مخطوطے کی نقل تیار کروائی ہے، میں اس کے لیے اپنے جذبات تحفہ کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ اس سلسلے میں خصوصی دلچسپی لینے پر خواجہ غلام السیدین صاحب کا بالخصوص ممنون ہوں۔ میں لائبریری کے فاضل مہتمم مولانا امتیاز علی عرشی صاحب کا بھی نہایت شکر گزار ہوں، جنہوں نے میری درخواست پر، بڑی جستجو کے بعد، فہرست سازی سے محروم دستاویزات کے ڈھیر سے بالآخر گوہر مقصود ڈھونڈ نکالا اور پھر اس کی نقل تیار ہونے کے بعد اصل نسخے سے مقابلہ بھی کیا۔ اس طرح انھوں نے اپنے عالمانہ معیار صحت سے اس نقل کو درستی میں اصل کا نقش ثانی بنا دیا ہے۔“ (ع-ص)



رساله
معزباتِ رشیدی
(فارسی متن)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(ا-ب) الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وآله الطاهرين وصحبه الكاملين-

اما بعد چون الفاظ معرب در قرآن و حدیث و کلام اکابر واقع است و شرح و ضبط آن در هیچ کتابی باستیفا و استقصا بنظر نیامد بنا بر آن بقدر مقدور تتبع و تفحص نموده درین رساله جمع کرد[☆] امشتمل بر مقدمه و چند باب- و معتبر در عنوان ابواب حرف آخر کرده شد (۲- الف) چه تعریب در آخر کلمات بسیار واقع شده، چنانکه مبین شود-

مقدمه در تعریف تعریب: بدان که تعریب، استعمال کردن لفظ غیر عربی است در کلام عرب و جاری کردن احکام لفظ عربی بر آن از تنوین و لام تعریف و مانند آن- پس اگر مانند آن لفظ در وزن و حروف در کلام عرب آمده باشد بعینه نقل کنند و احکام عربیت از تنوین و لام تعریف و غیر آن بر آن جاری کنند چون لفظ نزد و بخت و مانند آن و این نادر است و گاهی حرفی از آن بدل کنند به حرفی که در آن لغت نیامده تا دلالت کنند که از آن لغت برآمده و در لغت عرب (۲-ب) داخل شده و اگر بر آن وزن و حروف در کلام عرب نیامده باشد آن را تغییر دهند و تغییر یا به تبدیل حرکت و سکون است فقط، یا به تبدیل حروف،^{☆۲} یا باسقاط، یا بزیادت، یا به تشدید و تخفیف، یا به تقلیب حرفی مکان حرفی، یا^{☆۳} باجماع^{☆۴} دو قسم یا سه قسم یا زیاده بر آن-

مثال تبدیل حرکت: دستور، که در فارسی دستور بفتح دال است و در عربی بضم خوانند چه صیغه فعلول (بفتح فا) در لغت عرب نادر است-

وهلیز، که در فارسی بفتح دال است و در عربی بکسر خوانند، چه صیغه فعلیل (بفتح فا) در لغت عرب نادر است۔

مثال تبدیل سکون: کازرون، که نام (۳- الف) شهرست و آن در فارسی بسکون زاست و در عربی بفتح زاء، چه اجتماع دوساکن در لغت عرب درست نیست۔^{۱۵۱}
مثال تبدیل حرف: صین (معرب چین) و کرج (معرب کره) یعنی چرک و بزنی که بروی^{۱۵۲} نان نشیند۔

مثال اسقاط: نشاء که معرب نشاسته است۔

مثال زیادت: دیاج^{۱۵۳} (معرب دیبا)۔

مثال اجتماع دو قسم و زیاده ازان: لجام (معرب لگام) و برید (معرب بریده دم) و طیلان (معرب تالشان) و شفارج (معرب پیش پاره) که در آن اجتماع سه قسم است [و زیله (معرب زیلو) که در آن اجتماع چهار قسم است]^{۱۵۴} و طفیشل معرب تشیله است و آن آشی است که برای دفع خمار پزند، که در آن تبدیلی حروف و تقلیب حرف و تغییر حرکات و تغییر سکون و اسقاط هاء شده، و اجتماع پنج قسم بهم رسیده۔

قاعده [۱]: های مخفی، که در آخر کلمات فارسی واقع شود، به جیم یا به قاف بدل کنند یا حذف کنند چون فالوزج و فالوزق و فالوذ (معرب پالوده) الا در لفظ کاخ (معرب کامه) که به خاء (۳- ب) بدل کرده اند و گمان را تم آنت که آن نیز کاخ است (به جیم) و خاء تصحیف است۔

قاعده [۲]: هر کلمه که آخر آن^{۱۵۵} الف و یا و واو باشد، قاف یا جیم لاحق آن کنند و این نیز مطرد^{۱۵۶} است چون دیاج و زرنوج و کسج^{۱۵۷} و رستاق و ستوق و ابریق۔

قاعده [۳]: هر صیغه فعلول (به فتح فا) را ضم دهند، و فعلیل (بفتح فا) را کسر دهند، چه فعلول و فعلیل (به فتح فا) در لغت عرب نیامده، الا بنادر چون صفوق (به فتح صاد) که نام موضعی^{۱۵۸} است و هر صیغه فعال را کسر دهند، چه فعال (به فتح فا) از غیر

مضاعف در کلام عرب نادر است چون هنداز و هندام (بالکسر) معرب هنداز و هندام (بافتح) که لغتی است در انداز و اندام بلکه تصریح کرده اند که (۴- الف) فعال از غیر مضاعف سوای خزعال^{۱۵۹} و خرطال و قسطال نیامده۔

قاعده [۴]: چون در فارسی یک لغت بچند وجه آمده باشد، هر کدام^{۱۶۰} که به لفظ معرب نزدیک باشد، معرب را از آن باید فراگرفت هر چند که آن لغت، لغت اصلی نباشد بلکه مؤلف یا مغیر باشد، مثالش: هنزمن (به کسرها و فتح زا و سکون نون و میم) بر وزن جردل (به سکون حا)، چنانکه صاحب قاموس گفته بمعنی جماعت۔ و در فارسی انجمن و هنجمن و هونمن هر سه آمده، بمعنی جماعت و مجمع۔ و هنزمن را^{۱۶۱} معرب اخیر باید گفت۔^{۱۶۲} چه تغییر از اصل درین صورت کمتر است و زای تازی به زای فارسی نزدیک و از جیم تازی دور اما تغییر حرکات و سکون (۴- ب) میم بواسطه حفظ صیغه عربی است که اصل در تعریب همانست و صاحب قاموس دو لفظ اول، بطریق تردید، اصل آن گفته، و آن صواب نیست۔ و هنزمن بمعنی جماعت از انجمن و هنجمن بمعنی مجمع گرفته و آن نیز درست نیست۔ مثال دیگر: هنداز (بالکسر) که اصل آن در فارسی هنداز و اندازه و انداز است۔ پس او را از اول باید فراگرفت چه تغییر در آن کم است و صاحب قاموس از اخیر فراگرفته بواسطه شهرت آن لفظ۔ و این خلاف قاعده است۔

قاعده [۵]: هر لفظ که در فارسی بوزن باشد، چون های مخفی آن به قاف بدل کنند یا قبل قاف را بکسر نیز خوانند، بنا بر آنکه صیغه فاعل به فتح عین در عربی نیامده است و فتح آن بنا بر قاعده های مخفی است، چون باشق و باذق (معرب باشد و باده)۔
قاعده [۶]: هر کلمه که در فارسی و جز آن دوساکن در آن باشد، چون معرب کنند، یکی را حرکت دهند (۵- الف) چون فارس (بکسر را) معرب پارس و کازرون (بفتح زا) معرب کازرون (بسکون زا)۔ و صاحب قاموس گفته که باند (بسکون فا) معرب بافت است و دوساکن دارد و این^{۱۶۳} محل تامل است۔

قاعده [۷]: اگر لفظی در فارسی بالف و اماله هر دو آمده باشد، هر کدام که بوزن

عربی نزدیک باشد معرب را^{۱۱} از آن اخذ کنند. پس طیلان معرب تیلان باید گفت که اماله تالشان است چنانکه بیاید. و جیم فارسی به صاد بدل کنند و گاهی به شین چون شاش (معرب چاق): و کاف فارسی به جیم بدل کنند و گاهی به فین و گاهی به کاف تازی: و ژای فارسی به زای (ب-۵) تازی و جیم تازی: و بای فارسی به فای تازی: و تا را به طا و گاهی به ثاء مثلث چون توث (معرب توت): و کاف تازی به قاف چون قریز (معرب کریز): و سین به صاد: و شین به سین. اما در چهار حرف که اول مذکور شد و در عربی نمی آید، البته تبدیل کنند^{۱۲} و در باقی حروف اکثری است. و کلمه دوحرفی را^{۱۳} مشد سازند یا حرفی دیگر زیاده کنند^{۱۴} تا ثلاثی شود، چون بط (معرب بت) و دل (معرب دل)^{۱۵} و قز (معرب کز)^{۱۶} و کس (معرب کس) و بس (معرب بس) بنا بر قوی. و امثله این قواعد مذکور خواهد شد ان شاء الله تعالی. و سواي این قواعد و ضوابط چیزی چند هست که در اثناء بیان کلمات معربه بر صاحب تتبع ظاهر خواهد شد و بالله التوفیق.

و^{۱۷} بیاید (۶-الف) دانست که چند حرف در فارسی نمی آید و آن^{۱۸} ووا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف است^{۱۹} و هم چنین زال معربه بر قول اصح^{۲۰} و بعضی متبعین گفته اند که فای تازی و زای^{۲۱} و جیم و کاف تازی در اصل فرس نیاید بلکه در لغت یونان نیز نیاید. پس در فرس و یونان هر جا کلمه یافته شود که ازین حرف دارد، یا معرب است یا متأخرین غم، که به عرب آمیخته اند [و لجه ایشان به لجه عرب مایل شده] چنین خوانده اند و در اصل حرف دیگر بوده.



باب الالف

جتابی (بالضم): معرب جناب (بالضم) و آن بازیست معروف که عوام آن را جتاب گویند (به خای معجمه).

سانی (بالضم): معرب سانه یا سامان (ب-۶) و آن مرغیست معروف که بحرانی سلوئی و بیهندی پودنه^۱ گویند.

قبیطاء بر وزن حمیراء و قبیطی (بالضم) و تشدید بای مفتوح: معرب کیتا جباری (بالضم): معرب جبره^۲ که چرنیز گویند.

کسرئ (بالکسر^۳ و الفح): معرب خسرو یعنی واسع الملك. کذا فی القاموس^۴ عیسی^۵: معرب ایثوع و آن سریانی است و از این مرکب است بنخیشوع^۶ که مخفف "بخت ایثوع" است یعنی بنده عیسی. و جبریل^۷ بن بنخیشوع^۸

طیب نصرانی است که در زمان مامون بوده.

نشا: معرب نشاسته.

صا: معرب چا که بطریق قهوه خورند.

کسلی (به کسر کاف و سین مبهمله مشدده و سکون یای هلی و فتح لام بر وزن خلعی): معرب کهللی^۹ که لفظ هندی است و آن چوبی است مانند روناس مائل به سرفی، فریه کننده [و معروف به هندی کهللا کهللی است]^{۱۰}

بالغاء: معرب پا (۷-الف) نیها. فی الصحاح: "بالغاء، الاکارع. قال

باب الباء

سرداب (بالکسر): معرب سردابه-

جرداب (بالکسر): معرب گرداب-

رباب: معرب رواده و معنی ترکیبی آن: آواز حزین دارنده چه رواد، آواز حزین و ها برای نسبت است-

جورب (بالفتح): معرب گورب که الحال آن را جوراب گویند-

جوزاب (بالضم): معرب گوژاب^۱، و آن آشی است که از برنج و گوشت پزند و قاتق سرکه و دوشاب سازند-فاریاب: معرب پاریاب، و آن دچی است حوالی بلخ که مولد ظمیر فاریابی است و فیریاب (بر وزن کیمیا) نیز گویند و آن (ب-ب) معرب پیریاب^۲ که اماله پاریاب است- و فیریاب^۳ نیز آمده-فاداب: معرب پاراب، و آن شهریت به ترکستان که مولد ابونصر^۴ فارابیست و گویند بلده اترار^۵ است که امیر تیمور در آنجا وفات یافت- و پاراب و پاریاب دراصل زمین مزروع است^۶ و چون این هر دو موضع زمین مزروع بوده باین دو اسم موسوم شده-

حب (بالضم و تشدید باء): معرب خم-

زریاب (بالکسر): معرب زرآب (بالفتح) ای ماء الذهب-

سقلاب و صقلاب (هر دو بالکسر): معرب سقلاب^۷ (بالفتح و سکون کاف فارسی) و آن ولایتی است-سذاب (بالفتح^۸) و بذال معجمه (معرب (الف) سداب (بدال مہمل) و آن گیاهیت معروف-

میزاب: معرب میزاب (بیای مجهول) یعنی جای چکیدن آب- [کسر میم اشباع کردند و حرکت همزه به ماقبل دادند و بواسطه التقاء ساکنین همزه را حذف کردند]^۱ و میز^۲ (به یای مجهول) دراصل شاش و شاش کننده و امر شاش کردن است و معنی ترکیبی آن: پاشنده آب- و فی القاموس: "أزب الماء (کضرب)، جری ومنه المزاب، اوهو فاری معرب، ای بل الماء، لیکن، بنابر تعریب، درین تفسیر سخن است، چه هرگاه مزاب بمعنی فاعل تواند بود، احتیاج بمعنی امر گفتن که باعث ارتکاب تکلف: امر بمیزاب^۳ است، نباشد-

جلاب (بالضم و تشدید لام): معرب گلاب-

جریب (مقدار چهارقفیز): معرب گری و آن دراصل مطلق پیانه است-

باب التاء

جلبت [فتح جیم و با]: معرب گلبت (به فتح کاف فارسی و یای موحده)- و آن نوعی از کشتی است، چنانکه در جهانگیری گفته-

(ب-ب) ناخذاة (به ذال معجمه): معرب ناخذا، ناخذاة جمع- و عرب از آن فعل اشتقاق کرده اند، یقال^۴ سمخند^۵ [به خاء مشدّد] کترأس)-

طست (به سین مہمل و معجمه) معرب تشت و گاهی تارا به سین بدل کنند و طس گویند- طساس و طسوس جمع-

جرجانیة^۶: معرب گرگانج که پای تخت ولایت خوارزم^۷ است و ترکان ارج^۸ گویند-

صنخه المیزان و سنخه المیزان: معرب سنگ ترازو-

سنخونه (فتح سین و با و سکون [نون اول]) پوسین کبود: معرب آسمان گون، کذا فی القاموس^۹ و ظاهر آنست که معرب شب گون باشد-سفند^{۱۰} (بالضم): معرب سفند که به هندی "هندوی" گویند^{۱۱} و عرب از آن

مصدر و فعل اخذ کنند- یق^{۱۱} سفتج سفتج (۹-الف) (بالفتح)^{۱۲} یعنی هندوی کرد هندوی کردنی^{۱۳}.

طباهیج (فتح طاء و ها): معرب تباهج^{۱۴} یعنی کباب، که در عربی بمعنی گوشت شره شره کرده است و برشکی لازم مفهوم آن نیست، چنانچه مشهور شده- قال فی القاموس: "الکباب، اللحم المشرح" وقال ایضاً: "الطباهیج، اللحم المشرح"^{۱۵} معرب تباهج^{۱۶}.

طنفسه^{۱۷} (فتح طاء و فاء): معرب تنفسه، و آن قالی و شطرنجی است- [طنافس جمع، طنافی فروخته آن]^{۱۸}.

سیاهیج (فتح سین و یای مثناة تحتانیة و کسر بای موحده): قومی از ملک سند که در بصره بر بیت المال تمکینی می کردند و پاس می داشتند و چون بیت المال به طلحه و زبیر ندادند به ایشان از راه صلح در آمدند و ایشان را غافل کرده شی بر سر ایشان ریختند و بغدر کشتمند^{۱۹} و صاحب صحاح گوید که این لفظ^{۲۰} معرب است و بیان نکرده که اصلش چه بود- بخاطری رسد که این لفظ در اصل سیاهیج باشد (۹-ب) (به تقدیم بای موحده بر یای تحتانیة) جمع سیج معرب سمج و این قوم در سند معروف اند و بحکلات و مرداگی مشهور و بعد از آن قلب نموده "سیاهیج" کردند چون ملایکه جمع ملک که در اصل مآلکه^{۲۱} بوده یا مفرد را قلب کرده اند و جمع بر اصل است- والله اعلم.

خرقاهه (بالفتح): معرب خرگاه.

صلیج (بالضم و فتح لام مشدود): معرب سلمه [بالفتح و لام مشدود].

سبده (فتح سین و ذال معجمه): معرب سبد.

بخت: معرب بخت.

صفانه: معرب چفانه.

بستوت (بالضم): معرب بستو (بالفتح)^{۲۲} و آن مرتبان کوچک، باشد و تغییر فتح بضم در صورت تعریب برای آنست که فعلول و فعلولته بالفتح در کلام عرب نیامده چنانکه

گذشت- و از ضرورت و شیوخته و امثال آن جواب داده اند که اصل آن صیغه دیگر^{۲۳} بوده چنانچه در "صراح"^{۲۴} و دیگر کتب مفصلاً مذکور است.

ومقته^{۲۵} (بالفتح): معرب دمکه و آن انبانی^{۲۶} است آهن گران را که بدان آتش افروزند و دم و دمه نیز گویند.

ستوت (۱۰-الف) (بالضم): معرب ستو و آن درم ناسره است یعنی سه ته دارد، دو طرفش^{۲۷} نقره و میانش چیز دیگر.

جروت (بالفتح): معرب گرده که بحرلی رغیف^{۲۸} نیز گویند.

بوتقه: معرب بوت.

ذوالقته: معرب ذواله و آن گلوله آرد است که بهندی "پیره" گویند^{۲۹}.

فرزجه (بالضم): معرب پرزه.

میهه (بالفتح): معرب می به و آن آب انگور و آب به است که هر دو با هم جو شانند^{۳۰}.

دججه^{۳۱}: معرب دست که بحرلی حزمه گویند- کذا فی القاموس^{۳۲}.

زلیه (بر وزن جیه): معرب زیلو، زلالی جمع و زیلوچه تغییر زیلو و عوام "زلیجه" گویند.

رهوجته (بالفتح) رهواری- فارسی معرب کذا فی الصراح^{۳۳}.

باجه: معرب بال یعنی مطلق آتش که آن را ابا نیز گویند، باجات جمع.

قبة (۱۰-ب) (بالضم و تشدید بای موحده): معرب کبه و آن (بالضم و تشدید با) کدو یا همیشه حجام است که بر محل حجامت نهند تا خون به یک جا فراهم آید، آن گاه بر آن استره زنند، چنانکه گفته.

آبه: معرب آبه، و آن شهریت که به ساده مذکور می گردد^{۳۴}.

ذرة (بالضم و تخفیف را): معرب زرت و آن غله ایست معروف که به هندی^{۳۵} جوار^{۳۶} گویند و عرب درین کلمه دو تصرف کرده اند- یکی آن که زا را به ذال بدل^{۳۷}

کردند که چه در فرس کلمه نیامده که اولش ذال باشد، دیگر آن که تایی دراز را به تایی گرد بدل کرده اند تا مجانس کلمات دیگر شود چون (۱۱- الف) قلته و شبته و کرة^{۱۵}

بادرنجویه: معرب بادرنگویه^{۱۶} یعنی بالنگو.

زنفلیجته (باکسر): زنبیل، فارسی معرب - کذا فی الصراح^{۱۷}

فنجکشت: معرب پنج انگشت و آن گیاهی است که آن را "ذو خمس اصابع" و "ذو خمس اوراق" گویند.

باب الثاء

توت: معرب توت -

طهورث: معرب جهورت -

کوث (بالفتح) در قاموس بمعنی کفش آورده^{۱۸} و کوش افح است از کفش در فرس - اما باید که کوش (به سیم مہمله) معرب کوش باشد نه به ثا - فثال -

کیومرث: معرب گیومرث (بکسر کاف فارسی) و معنی ترکیبی آن: پیشوای زمین، چه گیو زمین و مرث (۱۱- ب) بمعنی سید است و این کلمه سریانی یا یونانی است^{۱۹} -

ولهذا اورا به فارسی گلشاه گویند^{۲۰} و صاحب جهانگیری گیومرث بفتح کاف فارسی و ضم یا آورده و گفته که معنی^{۲۱} آن زنده گویاست، چه "گیو" بمعنی گویا و "مرث" بمعنی زنده

است و در میان متأخرین کیومرث (به کاف تازی و ثا) مشهور است و حال آنکه این اسم فارسی است و در فارسی ثا نیامده - انہی کلامه - و درین چند غلط کرده، چه کیومرث سریانی یا

یونانیست چنانکه در گیومرث^{۲۲} که بمعنی علم هندسه است، گفته اند که "گیو" زمین و "مرث" اندازه است - و "مرث" و "مارت" بمعنی سید است چنانکه "مارت مریم" گویند حضرت مریم را - و در کتب زنج "عید مارت" مریم^{۲۳} مذکور است و جیومطریا معرب

آنست، چنانچه از افلاطون منقول است که "من لم^{۲۴} یعرف جیومطریا لم یدخل دارنا" و "خویمطریا"^{۲۵} تعقیف است -

دیوث (به تشدید یا): معرب دیوت (به تخفیف یا و تایی قرشت در آخر) -

طرثیث (بالضم و فتح الراء و کسر الثاء) قرینة بنیسا بور - کذا فی القاموس - قیل جو معرب ترشیز -

باب الجیم

میج و میج^۱: معرب می پخت -

نشانج: معرب نشاسته -

ابدوج السرج: معرب ابدوژند^۲ یعنی^۳ دو طرف خمگیر - و فی القاموس:

ابدوج السرج لبد بدادی، معرب ابدوژ^۴ -

دوینج (بضم دال و کسر نون): معرب دونی^۵ و آن نوع کشتی است -

دیاج: معرب دیبا -

بازدوج (بفتح) [ذال] معجمه: معرب بادرو^۶ (بسکون دال مہمله) -

لوبیاج: معرب لوبیا -

کرج (بالضم و تشدید را): معرب کره یعنی^۷ کره اسب و جز آن -

کرج (بفتحین): معرب کره (۱۲- الف) بمعنی چرک مطلق و سبزی که بر

روی نان نشیند^۸ - و عرب بعد از تعریب از آن مصدر و افعال و اسما استعمال نمایند -

یقال^۹ کمرج الخبز کمرجا اذا علت خضرته - و نان کره گرفته را کمرج گویند -

فالوزج: معرب پالوده - و صاحب قاموس گوید: الفالوزق حلواء ولا یقتل

فالوزج - اما در بعضی آثار آمد^{۱۰} -

کوج: معرب کوسه -

جوزنج (بالفتح): معرب گوزینه -

لوزنج: معرب لوزینه - و این هر دو^{۱۱} حلوائی معروفست -

کبریا (بالکسر): معرب کبریه و آن چه مینه زنان باشد.

بهرج و نهرج: هر دو معرب نهره یعنی ناسره.

بنج (بفتح): معرب بنش.

بهرج (بالفتح): معرب بهرامه و آن بید مشک است.

شفار (۱۲-ب) (بالضم و کسر الراء): معرب پیش پاره، و آن طبعی و

خوانست که در آن پیاله‌های نقل و عطر کرده به مجلس آرند. کذا فی القاموس، اما در ساری گفته که شفار حلوائست و در کتب لغت فارسیه نیز پیشپاره قسم حلوائست نه طبق و

خوان چنانکه صاحب قاموس گمان برده. فی شفار و پیشپاره (بفتح) هر دو فا و هر دو با: معرب پیشپاره، کذا فی التبلیه مرادف شفار مرقوم. لیکن درین دو تغییر کم تر واقع

شده بخلاف شفار، که در آن حذف با و یا و ضم شین و کسر راء که خلاف قاعده‌های مخفی است، نموده اند بنا بر آن که وزن علائط که در کلام عرب شائع است بهم رسد.

انج: معرب انبه و آن میوه است معروف در هند.

انموزج (بالضم): معرب نموده یعنی نمودار و نمونه چیزی. و صاحب قاموس

گفته که انموزج خطا است و صحیح نموزج است بفتح نون. و این سخن محل تامل است چه

صاحب مفتاح و اکثر علمای عربیت "انموزج" در کلام خود آورده اند. حمل کلام ایشان بر (۱۳- الف) خطا خطاست. و شراح مفتاح معرب "نموده" گفته اند نه "نمونه"

چنانکه بعضی گمان برده اند. و قاعده تعریب نیز تقاضای کند که معرب "نموده" باشد نه "نمونه".

اسکرج (بالضم الف و کاف و فتح را): معرب اسکره.

صج: معرب چنگ و معرب سج که در هند نواختن آن متعارفست. و معرب

ثانی ی باید بکسر صاد باشد، چه سج بکسر آمده نه بفتح.

نخ (بالفتح): معرب بنک (بفتح) و آن اجوین خراسانی است.

منج (بالفتح): معرب منگ (بالفتح) و آن دانه است مکر یا گیاه آن و گویند

اجوین خراسانی است. و بالضم معرب منگ (بالضم) که باش منبر است. و منج (بالضم و

تشدید (۱۳-ب) جم نیز گویند.

سبازج (بالضم): معرب سباده.

ساج: معرب ساگ و آن درخت عقیق و در هند معروف است.

سازج (بفتح ذال معجمه): معرب ساده.

سازج (بفتح ذال معجمه): معرب شادند.

شاهدانج: معرب شاهدانه.

شاحترج: معرب شاحتره.

بفتاحج (بفتح بای موحده و بای مشاقه تحانیه): معرب بسپایه.

سکراج (بالکسر): معرب سکا (بالکسر) یعنی سرکه یا.

اسفیدانج: معرب اسپیداب یا اسپیداد یا اسپیدا (بجذف واو). و معرب

اخیر گفتن بقاعده تعریب مناسب است، چه کلمه که در آخرش الف باشد، جم زیادت

کنند. و این کلمه مثل "آسیاب" و "آسیا" و "آسیا" است که هر سه روش جائز است

و چون "دریاب" و "دریا" و "دریا" و "امله آن بسیار است.

ساروج: معرب چارو.

صونج (بالفتح و الضم): معرب چوبه که بآن تان چمن کنند.

طازج: معرب تازه.

طهوج (بالفتح): معرب طهوه.

طسوج (بالفتح و تشدید سین): معرب تسو.

طانج: معرب تاده.

کندوج (بالضم): معرب کندو (بالفتح). و آن ظرف گلین معروف است و

عرب از آن (۱۴- الف) کندجه (بالفتح) مصدر اخذ کنند یعنی ساختن کندو.

دیزج (بالفتح): معرب دیزه یعنی سیاه.

دستین: ^{۱۵۱} معرب دستینه -

دستین: معرب دستی یعنی ظرفی که به دست گردانند -
کسبج (بالضم): معرب کستی یعنی زنار -

بزرج (بضمین): معرب بزرگ و ازین مأخوذ است بزرجمهر که بفاری بزرگ مهر گویند -

فزوج (فتح فا و زای معجمه و سکون نون): معرب پنوه ^{۱۵۲} مرادف پنجه و آن رقصیت که در عجم دست یکدیگر گرفته کنند و دست بند نیز گویند - و صاحب قاموس معرب پنجه گفته که مرادف پنوه است لیکن اول اولی است چه زای تازی به زای فارسی نزدیک تر است و تعریب از آن انسب -

فهرج (کبخر): ^{۱۵۳} معرب پهره یا فهره، و آن شهرست در ناحیه اشتر برطرف بیابان -

راهنانج: معرب راهنما و آن نوشته است که معلم و ناخدا آن را (۱۴-ب) ملاحظه کرده کشتی را در دریا برانند -

برنانج: معرب برنامه یعنی ورق جامع حساب -
دنج (بفتحین): معرب دهنه که آن را "دهنه فرنگ" گویند -

دجرج (به تشدید راء): معرب ده پره -
مرنج (بالکسر): معرب مرکب (بالکسر) - و صاحب قاموس معرب "مروه" گمان کرده و گفته که به ضم میم باید و بخلاف قیاس کسر داده اند -
مارماج: ^{۱۵۴} معرب مارماهی - [والجریث و الجری و هو ضرب من السمک غیره و هو تفسیر الصلور فی حدیث عمار ^{۱۵۵} ۶۱ -]

مردارنج و مرداسنج (بحدف را): معرب مردار سنگ و مرداسنگ -
سکنج (فتح سین مہملہ و سکون کاف و کسر با و سکون یا و فتح نون): معرب سکونه و آن صمنی است -

اشج (بالضم الف و فتح شین معجمه مشدود): معرب اش (بالضم و فتح شین ۱۵-الف) مخفف و مشدود و آن صمنی است -

خربدنج: ^{۱۵۶} معرب خربنده -
طفسونج: ^{۱۵۷} معرب تفسونه و آن شهرست -
رازیانج: معرب رازیانه - ^{۱۵۸}

سطنج ^{۱۵۹} (بالکسر): معرب چتورنگ که لفظ هندیت و چتور بمعنی چار واک [بنون ساکن و کاف مفتوح] بمعنی عضو، چه سطنج چار رکن دارد غیر فرزین و شاه که آن فیل و شتر و اسب و پیاده است - ^{۱۶۰}

جسمیرج: معرب جسمیره ^{۱۶۱} یعنی چاکسو -
دروانج، پیش کوه زین: معرب دروازه گاه -

نیرنج (بالفتح): معرب نیرنگ -
النج و حلیج: معرب هلیله -
النج (بر وزن اطلس): معرب آلمه - ^{۱۶۲}
بلنج: معرب بلبله -

زنج: معرب زاک -
کذنج (فتح کاف و ذال معجمه): معرب کده (فتح کاف و وال ۱۵-ب) مہملہ) یعنی خانه -

زنج: معرب زنگ -
زرنج (بفتحین): معرب زرنگ، و آن شهرست در سیتان -
اسفرنج: معرب اسپرنگ یا اسفرنگ، و آن شهرست در فرغانه - ^{۱۶۳}

زرنونج و زرنونج (بالضم): معرب زرنو، و آن شهرست در اوازجند -
قونج (بالکسر و تشدید نون مفتوح): معرب کنوج (بالکسر و تخفیف نون) -
قنج ^{۱۶۴} (فتح قاف و سکون بای موحده): معرب کبک -

زنج (بالکسر): معرب زنگ -

دانا: معرب دانا -

باباج: معرب بابا -

شیخ: ^۱معرب شی، یعنی پیراهنی که شب پوشند و بعضی بمعنی پوشتین گفته اند -

بردج: ^۲معرب برده [یعنی بنده که بغارت آورده باشند] - ^۳☆

بورج: معرب پوشک و بعضی فوشج معرب گفته اند - و آن شهر است که الحال

پشک گویند بنا کرده پشک پدر ^۴☆ افراسیاب -

(۱۶- الف) بسیار دانج: معرب بسیار دانه، و آن گیاهی است -

نارنج: معرب نارنگ -

اترج و اترنج (بضم الف و را و تشدید جیم در اول): معرب ترنج -

نیرنج: ^۵معرب نیریده یعنی گوسفند خسی که موی او نیریده باشند -

برنج (بفتحین): معرب برنگ که بهندی بارنگ گویند -

شج: معرب شبه - و شاج (بالفتح و تشدید با) شبه فروش -

فنج (بالفتح): معرب پیک -

فیروزج (بالفتح و ضم راه): معرب پیروزه -

لؤلؤ زهرج: معرب پیل زهره و آن گیاهی است که حفص عصاره آنست که

بهندی آن را رسوت گویند -

دارتج: معرب داری یعنی کسی که مهمات خانه به او رجوع باشد -

فنج (بالکسر): معرب پنگ و آن پیانه است آبیاران را که آب به آن قسمت

کنند -

کج: ^۶☆ معرب کشفه (و آن بالفتح) نوعی از ساروغ باشد چنانکه در جهانگیری

(۱۶- ب) گفته -

فرنج: معرب فرنگ -

زنج: معرب زمه که بهندی "پتکری" ^۱☆ گویند -

میانج (بالفتح): معرب میانه و آن شهر است نزدیک دربند -

یارج: معرب یاره -

ایارج (بالکسر): معرب ایاره و معناه الدواء الاهی -

ونج (بفتحین) دهی است به خشب: معرب ونه -

تختاج: جمع تختج معرب تخته - کذا فی المغرب - ^۲☆

زردج: معرب زرده - واء الزردج، زرداب که پیش از سرخاب و شاهاب

بیرون آید از گل کاثریه -

بختج و ونج ^۳☆ (بفتح الباء و ضمها): ^۴☆ معرب بخته -

رودنج: معرب روی سوخته ای النحاس المحرق -

طباہج (بفتح الهاء) طعام من بیض و لحم: معرب تباهه -

شاقا [ف]ج: ^۵☆ معرب شاپاک و آن گیاهی است که (۱۷- الف) برنوف

[بضم با و نون] نیز گویند -

قولنج: معرب کولنج -

خلنج: معرب خدنگ -

برزج (کثر طق): معرب پرزه که فرزج نیز معرب آنست -

ابلوج السکر (بالضم): معرب آبلوج (بالمد و القصر) -

بلج السفید (کسکین): معرب بلج (به تخفیف لام) -

کج ^۶☆ (بالضم): معرب کبه و آن کنجاره باشد -

کج ^۷☆ (بالضم): معرب کته ^۸☆ و آن پشاره یف باشد -

اما "لاجرود" مغیر "لاژورد" است نه لغت اصلی، چنانچه در "رساله مغیرات" مبین شده.
سجاولند (بالکسر): معرب سجاوند (بالفتح) و آن موقعیت از سیستان زیرا که
مگ در آن بسیار (۱۸-الف) است یا آنکه مردم آن موضع را بواسطه بدی مگ گفت
باشند.

اقلید (بالکسر): معرب کلید یا اکلید.

قد: معرب کند (بکاف تازی).

بافند (بسکون فا): معرب "بافت" و آن شهریت به کرمان قریب یزد^{۱۶} که
الحال عوام "بافق" گویند. قال فی القاموس: "القی فیہ ساکنان."

سغد: معرب سغد. و صاحب قاموس هر کدام را موضعی علیحدہ گمان برده.
و آن محل تامل است و تحقیق آنست که سغد دو موضع آنست و هر دو بسین است. یکی
باغستان به سمرقند و دیگر موقعیت بمیان کال از مضافات سمرقند. و ثانی را عرب^{۱۷} بصاد
معرب کرده اند و اول بسین گذاشته اند جهت تفرقه. و سغد در اصل بمعنی زمین نشیب
است (۱۸-ب) که آب در آن جمع شود.

بد (بضم و تشدید دال): معرب بت.

برید: معرب "بریده دم". و آن در اصل استری است که دم او را ببرند برای
نشان، و بمقدار دو فرخ نگاهدارند بجهت خبر بردن. و الحال آن شخص را گویند که بر آن
سوار شود و خبر برد بلکه هر نامه بر چالاک را و مقدار دو فرخ را نیز گویند.
قسیند (بالضم و فتح الباء): معرب گویند.

باب الذال المعجمة

طبرزد: معرب تبرزد یعنی نبات، گویا که اطراف او را به تبرزده اند.^{۱۸}
زمره: معرب زمرد.

باب الحاء

مسج: معرب مشیخا، که به سریانی مبارک را^{۱۹} گویند و لهذا "مسیحا" نیز استعمال
کنند.

تارج (فتح را): معرب تارج^{۲۰} (بضم را).

باب الخاء المعجمة

فرخ (فتح هروفا): معرب فرزه یعنی خرفه.

کاخ: معرب کامه.

فرخ: معرب فرسنگ.

زرخ (بالکسر): معرب زرخ (بالفتح).

باب الدال

نرد: معرب نرد. و واضعش ارد (۱-ب) شیر است و لهذا او را نرد شیر
گویند.^{۲۱}

فرند (بکسرتین و سکون نون): معرب پرند (بالفتح) یعنی جوهر شمشیر و پارچه
معروف.

کسترد (فتح کاف و تا و سکون سین و زای^{۲۲} معجمه): معرب "کاست و
افزود" و آن دفتریست که در آن حساب خراج نگاه دارند.

لاژورد (بکسر زای تازی): معرب لاژورد (بسکون زای فارسی). و بعض
بضم زای تازی معرب گفته اند و صحیح اول است چه بر وزن زورد (بکسر زای^{۲۳} فتح واو)
"قطر" آمده و بضم اول صیغه نیامده چنانکه محقق شریف در "شرح مقاح" گفته.

موبذ (بضم میم و فتح با): معرب موبذ یعنی دانش مند مغان -

هر بذ (بکسر ها و با^{۱۵۱}): معرب هیربذ یعنی نگاهبان آتش -

جبد: معرب گنبد -

آراز: معرب آراز - (الف) و آن^{۱۵۲} قسم خرمایست -

استاز: معرب استاد، اساتذہ جمع -

تلیذ (بکسر): معرب تلمیذ، تلامذہ جمع -

جنابد^{۱۵۳} (بضم جیم و کسر بای موحده): معرب کنابد^{۱۵۴} و آن شهریت معروف

که الحال گونا یاد گویند و از آنجاست میرزا قاسم گونا بادی شاعر و مولانا مظفر جنابذی مخم -

و در اصل کنابد نام کوهی است و آن شهر را بنام آن کوه خوانند^{۱۵۵} چنانکه از شعر فردوسی

ظاهری شود -

قباذ: معرب کواذ، و آن نام پدر نوشیروان است چنانکه در تاریخ گزیده گفته -

قالوژ: معرب پالوده -

فولاز (بالضم): معرب پولاد و قالوژ نیز گویند: وسیف مقلوژ، سیفی که از فولاد

ساخته باشند -

دیوژ (فتح دال و سکون یای مثناة و ضم بای موحده): معرب دو پود - و آن

جامه ایست که هر دو رو علم^{۱۵۶} داشته باشد -

کاغذ: معرب کاغذ (بدال مہملہ) -

موانید - الجزیه، بقایاها، جمع مانید و هو معرب، کذا فی المغرب^{۱۵۷} -

باب الرءاء المهملة

(ب-ب) سینم^{۱۵۸}: معرب سیه سنبل -

هؤذر (بالضم و سکون همزه و فتح ذال معجمه): معرب گودره (بالفتح) یعنی پچه

گاد -

سابور: معرب شاپور -

الدخدار (بالفتح): معرب تخت دار، و هو ثوب ابيض او اسود - کذا فی القاموس -

جاد شیر: معرب گاد شیر، و آن صمغ درختی است -

فاذ زهر: معرب پاذ زهر که مخفف آن پازهر است و معنی آن پایدگی کننده و

مقاومت کننده بازهر - و بعضی گفته اند پاد بود بمعنی شونده است و برین تقدیر فاذ زهر نیز

بود است -

شمختر (بالضم): معرب شوم اختر -

قد فیر^{۱۵۹}: معرب کنده بیر -

فیور: معرب پیور، فلاوره جمع - و صاحب قاموس جمع آورده و مفرد ذکر کرده -

بخدر (بضم بای اول و ثانی) ملک چین: معرب پخپور (فتح بای اول و ضم دوم

و هر دو فارسی) که الحال نفقور گویند و معنی ترکیبی^{۱۶۰} پربت -

جر (بالضم): معرب چهره -

روز جار: معرب روزگار -

دستور^{۱۶۱} (بالضم) (۲۰- الف): معرب دستور بالفتح -

طخیر^{۱۶۲} (بالکسر): معرب تخیر بمعنی پاتیل -

طباشیر^{۱۶۳} (بالفتح): معرب تابشیر -

سدیر^{۱۶۴} (بالفتح): معرب سه دیر و آن قصری بود بهرام گور را مشتمل بر سه گنبد

که در آن عبادت می کرد - و دیر گنبد باشد -

سدر (بالضم و فتح دال مشدود و مخفف): معرب سه درک و آن نام^{۱۶۵} بازی

است -

سمور (به تشدید میم): معرب سمور (به تخفیف میم) -

تنور (به تشدید نون): معرب تنور (به تخفیف نون) -

شیور (به تشدید با^{۱۶۶}): معرب شیور بمعنی نفیر -

جوزهر: معرب گوهر-

جوزهر: معرب گوزهر (فتح اول و کسر ثانی)-

انجر و لجر: معرب لنگر-

اصطر: معرب استخر، و آن شهر است مشهور که پای تخت سلاطین عجم بود و استخر در اصل بمعنی تالاب است و چون تالابی کلان در آن واقع است^{۱۲۶} بدان مسکن گشت-
عسکر: معرب (ب-۲۰) لشکر- کذا فی المغرب-^{۲۲۶}

نیلوفر: معرب نیلویل-

هستمر (فتح شین و کسریا): معرب چوستر که چوستر نیز گویند و آن دهی است بر شش فرسنگی تبریز-

استار (بالکسر): معرب استیر-

نیسابور: معرب نساپور-^{۳۲۶}

شاکر: معرب چاکر-

خیار ضمیر: معرب خیار چنبر-

فرجار (بالکسر): معرب پرکار-

زنجار (بالکسر): معرب زنگار-

شجار (بالکسر): معرب شنگار (بالفتح و کاف فارسی) و آن گیاهی است که برکش سیاه و بیش سبز است-

ریصار (بالکسر): معرب ریسجار-

صفیر: معرب سبیل-

فهر (ضمیم): معرب پهر، و آن مدرسه یهودان است-

هزار: معرب هزار دستان-

جلبار (ضمیم): معرب گلبار، و آن محله ایست (۲۱-الف) باصفهان و سادات

جلباریه معروف اند-

جلنار (ضمیم و فتح لام مشدد و مخفف): معرب گلنار-

باب الزاء

الدرز: معرب درز- فی القاموس: درز الثوب معروف معرب، و ازین جهت در فارسی سوزن را "درزن" و ریسمان سوزن را "درزنان" و خیاط را "درزی" گویند و این درزنان بمعنی رشته منسوب است به درز- و الف و نون جمع نیست و "ابناء الدرود" شیش را گویند زیرا که در میان درزها پنهان می شود-

قر (بالفتح و بتشدید زاء): معرب کثر (بالفتح و زای مخفف فارسی در آخر) بمعنی ابریشم خام- و ازین مأخوذ است کثر آگند یعنی جامه که به کثر آگند کنند برای روز جنگ و هم چنین کثرین بمعنی کجیم که عوام کجیم^{۱۲۷} گویند-

جریز و قریز: معرب کریز و این اختلاف (۲۱-ب) بنا بر آنست که بعضی گریز بکاف فارسی و بعضی بکاف تازی گفته اند- معرب اول جریز و معرب ثانی قریز- و دربان از لفظ جریز مصدر و فعل اخذ کنند- یقال^{۲۲۷}: جریز جریز جریز جریز- چون: هندس مهندس هندسه-

دهلیز (بالکسر): معرب دهلیز بالفتح-

جلوز (بکسر جیم و تشدید لام مفتوح): معرب گلوز یعنی فندق-

چلفوز بروزن فردوس: معرب چلفوزه (بکسر جیم فارسی و واو مجهول) و آن درخت صنوبر کبار است و بواسطه بسیاری غوزه آن را "چلفوزه" گویند [و بر شمر آن اطلاق یافته چنانچه مشهور است]^{۳۲۷}-

جوز: معرب گوز- ؛

شونیز: معرب شونیز یا شونز^{۳۲۸} (هر دو بشین معجمه یا مہمله) بمعنی سیاه دانه-

جلواز (بالکسر): معرب جلویز (بالفتح) بمعنی پیاده کوتوال-

هنداز (بالکسر): معرب اندازه - و بعد از تعریب ازان مصدر و اسما اخذ کنند^{۱۵۲}
چون هندزه و مهندز - و چون در کلام عرب بعد دال زانی آید ازین جهت زای (۲۲-
الف) هندزه و مهندز را بسین بدل کردند چنانکه مشهور و بر زبانها مذکور است -

قفیز: معرب کفیز -

قهندز: معرب کهن دژ و هم چنین قندز معرب آنست یا مخفف قهندز -

جرز (بالضم): معرب گرز -

نیروز (بالفتح): معرب نوروز -

فیروز (بفتح فاو ضم را): معرب پیروز - فیروز آباد معرب پیروز آباد یا فیروز آباد
(بالکسر) که مغیر است -

باب السین

دختوس و دخنوس بروزن عضو فوط، نام دختر لقیط بن زراره: معرب دختر
نوس^{۱۵۳} که نام دختر کسری^{۱۵۴} است و لقیط دختر خود را موسوم بنام او کرده، کذا فی القاموس -
و بخاطری رسد که معرب دخت نوش باشد چه نام دختر کسری چنین سماع شده^{۱۵۵} -
فهرس (بالکسر): معرب فهرست -

(۲۲-ب) فردوس: معرب پردوس - کذا فی تاریخ بیهق و در قاموس گوید: ^{۱۵۶}
فردوس بستانی که دره بود آنچه در همه بستین باشد^{۱۵۷} و عربی است یا رومی و سریانی^{۱۵۸}
که بحرانی نقل کرده اند و نیز گفته^{۱۵۹} که فردسته^{۱۶۰} بمعنی سحر و فرافکنی است و منه الفردوس -
سندس (بالضم) - ^{۱۶۱} صاحب قاموس گوید^{۱۶۲} که معرب است بلا خلاف اما
گفته است که در اصل چه بوده و کدام زبان بوده -

مکوس: معرب منج گوش یعنی صغیر الاذن، چون واضح دین نجوسان مردی خود
گوش بود بدین لقب مشهور شد^{۱۶۳} -
کرپاس (بالکسر): معرب کرپاس (بالفتح) چه فعال بالفتح از غیر مضاعف در
کلام عرب نیامده -

کوس (بالضم و واو معروف): معرب کوس (بواو مجهول) -

بوس (بالضم): معرب بوسه و بوس لیکن واو در فارسی مجهول است و
(۲۳-الف) در عربی معروف بر قیاس کوس -

قیس (بالفتح): معرب کیش (بیای مجهوله) و آن جزیره ایست به بحر عمان -

برجیس (بالکسر): معرب برجیس (بالفتح) - چه فعلیل بالفتح در کلام عرب نیامده -

دبوس (بشدید با): معرب دبوس (به تخفیف با) بمعنی گرز -

قابوس: معرب کا ووس -

تقلیس (بالفتح، و قیل بالکسر): معرب تملیس (بالکسر) و آن شهر است معروف
به گرجستان، آباء کرده نوشا - و اختاف فتح، کسر بنا بر آنست که در اصل لفظ فارسی بکسر
تا است - چون تفعیل در کلام عرب بسیار است این لفظ را تفعیل اعتبار کنند و تاء زائده
دانند پس کسر اصل بفتح بدل کنند و بعضی این را فعلیل دانند و تاء را اصلی گویند، پس کسر را
بحال خود دارند^{۱۶۴} و صاحب قاموس یک جا کسر را بعامه نسبت داده و جای دیگر کسر را
نیز درست دانسته^{۱۶۵} -

طمیس (بالضم و فتح میم): معرب تمیشه، و آن پیشه ایست در مازندران^{۱۶۶}
که شکارگاه ملوک فرس بوده - بنا بر آن عمارت بسیار در آن شد و حکم شهر بهم^{۱۶۷} رسانید -
بازغیس^{۱۶۸} (۲۳-ب): معرب بادغیز و آن دهیت چند^{۱۶۹} از هرات -

ریباس: معرب ریوانج -

جادوس: معرب گادوس -

قیس (بکسر قاف و تشدید سین اول): معرب کشیش -

جاموس: معرب گامیش یا گامیش^{۱۰۵} که مخفف گامیش است -

طوس: معرب توس، و آن شهر است مشهور در خراسان، بنا کرده توس بن نوذر -

و متاخرین نجم رعایت فرس نموده این کلمه را بهر دو معنی^{۱۰۶} بطاء حلی نویسد بنا بر اشتباه تاء

به یا و با و نون و هم چنین نویسند در اکثر کلماتی که محل اشتباه است چون غلطیدن و طیدن

و طیانچه و مانند آن که بطاء حلی نویسد با آنکه تاء قرشت است، جهت رفع اشتباه -

طس (فتح طاوایا): معرب تیس، و آن شهر است معروف در خراسان -

طرس (۲۳-الف) (فتح طاوایا): معرب ترس، و آن منزلیست میان کاشان

و^{۱۰۷} اصفهان، و الحال از آن نشانی نیست -

فارس (بکسر راء): معرب پارس (بمکون راء) -

فیثا نورس: معرب پیتا نورس (بواو معدوله) -

بالینوس: معرب گالینوس (بواو معدوله) . گالینوس نیز گویند^{۱۰۸} -

مغتایس: معرب مگناتیس که یونانیست و چون در زبان یونان الف و یاء

غیر ملفوظ است^{۱۰۹} عرب گاهی هر دو را ملفوظ اعتبار کنند و معربش مغتایس گویند و گاهی هر

دو را حذف کنند و معربش مختطس گویند و گاهی اول را^{۱۱۰} حذف کنند و مختطس گویند اما

ثانی را حذف نکنند، چه صیغه مغتایس در کلام عرب نیامده -

ماس: معرب الماس^{۱۱۱} -

توس (بالضم): معرب کوش، و آن ولایتی است که دامغان و سمنان از آن

جمله است -

کندس (بضم کاف و وال): معرب کندشه، و آن^{۱۱۲} صحیح گاهی است که

عطسه آورد^{۱۱۳} - کذا فی الاختیارات^{۱۱۴} -

باب الشین

خش (بالضم و تشدید شین): معرب خوش - کذا فی (۲۴-ب) القاموس -

مرزنجوش: معرب مرزنگوش -

مردقوش (بالفتح): معرب مرده گوش -^{۱۱۵} مرادف مرزنگوش^{۱۱۶} (هر دو بیک معنی

است)^{۱۱۷} و آن قسم ریحانیست خوشبو - و قیاس در ثانی آن بود که بضم میم باشد اما فتح

برای آن دادند که این وزن در کلام عرب شایع است -

شاش: معرب چاش، و آن شهر است که الحال^{۱۱۸} تا شکند گویند -

برخاش (بالکسر): معرب پرخاش، چه فعلال بالفتح از غیر مضاعف در کلام عرب

نیامده -

قفش: معرب کفش -

فنجوش: معرب فنجوش، و آن مجونیت مرکب از پنج جزو که بجهت^{۱۱۹} تقویت

دل سازند^{۱۲۰} -

باب الصاد

بلوس: معرب بلوچ، و آن طائفه ایست که در نواحی (۲۵-الف) ملک سنده

و قدحاری باشند^{۱۲۱} -

فص (بالکسر و تشدید صاد): معرب شست^{۱۲۲} -

تحزریس (بالکسر): معرب تیریز، يقال^{۱۲۳} الذخیریس ایضاً -

خرص (بالکسر)، قال فی القاموس: ولعله معرب خرس -

حص (بالفتح و تشدید الصاد): معرب گج -

باب الطاء

زط (بالضم و تشدید طا): معرب جت [بالتفتح] و آن طائفه ایست که در نواحی ملک سنده می باشند.

بربط: معرب بریت یعنی سینه بط زیرا که شبیه است بدان.

بط (بالتفتح و تشدید طا): معرب بت [بالتفتح].

نقط (بالتفتح، و بالکسر فح): معرب نفت [بالتفتح].^{۱۱۵}

[باب العين]

سترقع (بضم سین و قاف):^{۱۱۶} معرب سکرکه، و آن نیزه ارزن باشد بزبان حبشه [بالتفتح].^{۱۱۷}

باب الفاء

شاروف: معرب جاروب.^{۱۱۸}

جزاف: (بالضم): معرب گزاف، و عرب بعد از تعریب، از آن اخذ مصدر

(۲۵-ب) و افعال کنند چون جازف یجازف مجازفه و جزافا بالکسر.

شخرف: معرب شگرف. و شخرف زائلی سیندر را گویند.^{۱۱۹}

نفت^{۱۲۰} (بفتحتین): معرب نخشب.

باب القاف

نیق^{۱۲۱} (بالتفتح): معرب نیفه.

ترشقوق^{۱۲۲} (بفتحتین و سکون خا): معرب تلخ چکوک، و آن گیاهی است.

جرموق (بالضم): معرب سرموزه.

جروهق (بالضم): معرب گروهه^{۱۲۳} یعنی گلوله.

غوزق (بالضم): معرب غوزه.

جوزق (بالتفتح): معرب گوزه بمعنی^{۱۲۴} غوزه پنبه و غوزه کونار.

جلاھق (بالضم): معرب جلاھه، و آن دراصل بمعنی گلوله ریمان است و

بجایز جولاھه را گویند.

فالوزق: (۲۶-الف) معرب پالوده.

رستاق (بالضم): معرب روستا.^{۱۲۵}

ابریق (بالکسر): معرب آبری^{۱۲۶} که مخفف آبریز است.

بورق: معرب بوره، که یبندی سها که گویند و بوره ارمنی قسمی از آن است و

آن را بتازی نظرون گویند.

بیهق (بالتفتح): معرب بیهه و آن دمی^{۱۲۷} و ملکی است معروف. کذا فی تاریخ

بیهق.

بشیق^{۱۲۸} (بفتح هردو با و سکون شین معجمه): معرب بشیه، و آن دمی است به

مرو. کذا فی الانساب^{۱۲۹} و صاحب قاموس "بشیه" آورده و بایستی که^{۱۳۰} بشیق که

معرب آنست، ذکر کردی.^{۱۳۱}

خرق: (بفتحتین): معرب خره، و آن نیز دمی است به مرد.

جوق (بفتح جیم و سین مہمله): معرب کوشک.

خیوق (بالکسر و فتح الواو):^{۱۳۲} معرب خیوه و آن قصبه ایست از خوارزم که شیخ

نجم الدین کبرلی از آنجاست.

(۲۶-ب) سرق (بالتفتح): معرب سرک^{۱۳۳} و آن گیاهی است نافع.

زنبق: معرب زنبه، و آن گلپست معروف.

دلق (بفتح سین): معرب دله و آن رویاه است -
 دسق (بالکسر و فتح سین مبهمله): معرب دمه و آن قسم ابریشم است -
 ذرق (بالضیم و تشدید راء مفتوح): معرب زره | براء مشدد | مرادف جره -
 طابق: معرب تاده یا تابه -
 لائق (بالضیم و کسر نون): معرب لکانه (بالفتح) و آن چرب روده است -
 رزوق^{۳۴۲} و رستق: معرب رسته - و فی المغرب: الرزوق القف -
 و فی الواقعات: رستق الصفارین و البیاضین - انقی^{۳۴۳} و ظاهراً که اول معرب رزوه
 است (۲۷- الف) مرادف رسته -
 منینق (بالفتح و الکسر): معرب منینک^{۳۴۴} -
 جوالق (بالضیم و کسر لام): معرب جوال - جوالق (بالفتح و کسر اللام) جمع آن -
 دائق: معرب دایک -
 قرطق: معرب کرت -
 یلیق: معرب یله -
 قریق: معرب کر به مرادف کلبه -
 و یزق (بالفتح): معرب ویزه یعنی سیاه^{۳۴۵} -
 باذق (بفتح ذال معجمه): معرب باده -
 بیزق (بالفتح): معرب پیاده -
 طریق (بالفتح): معرب ترپه^{۵۶۵} یعنی ترف که به ترکی قراقرت^{۶۶۶} گویند -
 دورق (بالفتح): معرب دوره یعنی سیوی دسته دار و از فرهنگ ها و اشعار فارسی
 بمعنی قدح ظاهری شود - خسرو گوید:
 ساقی می ده که امروزم سردیوا نکلیت
 دوره پر^{۷۶۷} گردان که مرگم از تویی پیا نکلیت^{۸۶۸}
 و سوزنی گوید:

آن دوره گوش سرخ میکی فروش دزد
 از هر شیء صیری، ده دوره، نوش کرد
 دله:
 خری، سیوی سری، دوره گوش، غم پہلو
 کماسه پشت، کدو گردنی،^{۱۴۴} نگا و گلو^{۲۴۴}
 اما صاحب قاموس اشعار بهر یب لفظ دورق نکرده پس ممکن است^{۳۴۶} که
 دورق معرب دوره نباشد و در عربی بمعنی سیو باشد^{۳۴۷} واللہ اعلم^{۵۴۸} -
 زینق (بالکسر): معرب زیوه مرادف جیهو یعنی سیما -
 برق (بفتح سین): معرب بره -
 باشق (بفتح شین و کسر آن): معرب باشه -
 خردق (بالفتح): معرب خورده یعنی شوربا - و صاحب قاموس^{۶۴۹} معرب گفته و
 تعیین نکرده -
 فسق (۲۷- ب) (بالضیم): معرب پسته -
 بهیق (بالفتح): معرب بییک - کذا قیل: لیکن در تاریخ بهیق معرب بیبه گفته
 چنانچه گذشت -
 ابلیق: معرب ابلیک -
 رادوق (بفتح واو): معرب راوک - و فی القاموس: الرادوق المصفاة و الباطیة و
 ناجود الشراب الذی یزوق^{۷۶۹} به و الکاس بعینها^{۸۶۷} اتی - پس ظاهراً شد^{۹۶۸} که عربی
 رادوق است نه رادق - اما صاحب قاموس تصریح بهر یب نکرده - و^{۱۰۶۹} حق آنست که
 رادوق معرب راوک است، چون هادون معرب هادن، چه فاعل بفتح عین^{۱۱۶۹} در کلام
 عرب نادر است - و رادق مغیر راوک است نه معرب آن - [و ظاهراً ابلیق نیز عربیت و
 ابلیک مغیر آن: و هم چنین بهیک^{۱۲۶۹} مغیر بهیق^{۱۳۶۹} است نه آنکه بهیق^{۱۴۶۹} و ابلیق معرب
 اند]^{۱۶۱۵۶۹}

اشق (بالضم و فتح شین مشدود): معرب اش (بالضم و فتح شین مشدود و مخفف)
و آن صمغی است چنانکه در "اشق" گذشت.

قاق: معرب کاک. اما حق آنست که "قاق" عربی نیست و فارسی زبانان که
می خواهند بخرج حرف زنند "کاک" را "قاق" گویند.^{۱۶۵}

سذق (بفتح سین و ذال معجمه): معرب سده و آن روز جشن مغان است.

فرائق (بالضم و کسر نون): معرب پروانک مرادف پروانه و آن حیوانیست که
پیشانیش شیری رود و فریادی کند تا بداند که شیری آید.

شوبق (الف) (بضم شین معجمه و فتح بای موحده): معرب چوبه که بدان
تان پهن کنند مرادف "صونج" مرقوم.

استبرق: معرب استبره، کنذا فی الفلاس. و در قاموس گفته که آن دیباچه^{۱۶۶}
گنده است و معرب استرده است.

شافق: معرب شافذ.

ایزق و افزق و اوزق، هر سه برون فعل: معرب آب زه و آف زه و
آوزه. این "آف" و "آؤ" مرادف آب است و زه (بفتح ز) بمعنی ترشح و معنی ترکیبی:
زمینی^{۱۶۷} که آب از آن می زهد یعنی اندک اندک می تراود.^{۱۶۸} و دو لغت اول^{۱۶۹} در
کتاب فقه حنفیه مذکور است. اما در بعضی کتب^{۱۷۰} بذال معجمه است و در بعضی بزاد معجمه، اما
ثانی بقاعده تعریب که در مقدمه مذکور (۲۸-ب) شده، اقرب است. و لغت ثالث
اگر چه در کتابی یافته نشد، اما "اوازق" که جمع اوست یافته شد:^{۱۷۱}

"قالوا النهر الصغير ما ينفذ ماؤه ولا ينفذ الى المفاوز والاوازق. وفي المغرب:
الاوازق معرب اوازه وهو مطمئن من الارض يجتمع فيها ماء السيل وغيره و منه قولهم
النهر الصغير... الخ"^{۱۷۲}

و درین تامل است چه "اوازه" بدین معنی در کتب لغت فارسی یافته نشد^{۱۷۳} و
ذکر "مفاوز" نیز اقتضای کند که "اوازق" جمع باشد نه مفرد.

خندق (بفتح): معرب کنده.

طاق: معرب تاک یعنی طاق خانه و معرب "تا" یعنی ضد بخت.

زرق: معرب زرمه بمعنی تازک و نرم.

(۲۹-الف) زرنیق (بالکسر): معرب زرنج (بفتح).

دبق (بفتحین): معرب دمه یعنی باد و برف.

زندیق (بالکسر): معرب زندگی^{۱۷۴} الخ و چون بنا بر قاعده که در مقدمه
گذشت قاف تعریب در آخر زیاده شد. و فعلیل بفتح در کلام عرب نیامده، زاء را کسر
دادند^{۱۷۵} و فی^{۱۷۶} القاموس: معرب "زن دین" ای دین المرأة.

دیسق^{۱۷۷} (بفتح): خوان نقره که بر آن طعام گذارند و صاحب صحاح گفته
معرب است و صاحب قاموس معرب طشت خوان گفته و درین تامل است.

باب الکاف

کعک: معرب کاک یعنی تان کک.

نیزک (بفتح): معرب نیزه^{۱۷۸} ک^{۱۷۹} و نیازک جمع. و فی القاموس: "النیزک،
الرجح القصير"^{۱۸۰} و فی السامی: "النیزک معرب."

حسک (بجاء مهمله): معرب خشک که آن را خار خشک گویند و بیندی گوکرو
خوانند. (۲۹-ب) و خاری سازند مانند آن، سه پهلوی، از آهن و در میدان جنگ اندازند
تا اسپ و پیاده دشمن فگار شود، و آن را نیز بمشابهت آن خشک گویند.

طبرک (بفتحین): معرب تبرک (بمکون بای موحده) و آن قلعه است عموماً و
قلعه اصفهان خصوصاً.

فلنج مشک و فرنج مشک: معرب پلنگ مشک، و آن گیاهی است خوشبو که رنگ
پلنگ و بوی مشک دارد.

باب اللام

فوقل: معرب پوپل.

فیل: معرب پیل.

قرنفل: معرب کرن پھول، که لفظ هندیست،^{۱۰۶} مرکب از کرن که بمعنی گوش و پھول که بمعنی گل است. و چون زنان هند اکثر آن را در سوراخ گوش می گذارند تا بستر نشود، به این نام منسبی شده.

غربال (بالکسر): معرب غربال (بالفتح).

سمندل: معرب سمندر. و صاحب قاموس در باب راء گفته که سمندر و سمیدر وابه الیت (۳۰- الف) و در باب لام گفته که سمندل مرغی است در هند که به آتش نسوزد. و درین تامل است بلکه^{۱۰۷} هر دو یکیت و آن حیوانیست مانند موش که از پوستین او^{۱۰۸} رومال سازند. چون چرکین شود، در آتش اندازند تا پاک شود.

زندفیل: معرب زنده پیل یعنی فیل^{۱۰۹} بزرگ.دل^{۱۱۰} (بالفتح و تشدید لام): معرب دل.زنجیل^{۱۱۱}: معرب ژنگویر.

قدیل (بالکسر): معرب کندیل (بالفتح).

نارنیل: معرب نارکیل.

جیل: معرب سنگ گل^{۱۱۲} پس هر دو کاف فارسی را جیم کردند و اول را ساکن کرده در دوم ادغام کردند. پس بواسطه التقاء ساکنین یعنی نون و جیم اول را حذف کردند. و چون فعلیل بفتح فار کلام عرب نیامده سین را کسر دادند^{۱۱۳}

جل (بالضم و تشدید لام): معرب گل [بالضم].

زنیل (بالکسر): معرب زنیل (بالفتح).

دلیل (بالفتح و ال و ضم بای موحده): معرب دلیل (بالکسر و ال و یای مجهول و ضم واد) و آن شهری بوده (۳۰- ب) در قدیم، نزدیک بندر لاسوری،^{۱۱۴} و الحال خراب است. و از آنجا محدثین برخاسته^{۱۱۵} اند چنانکه در قاموس مذکور است.^{۱۱۶}

لعل: معرب لال و آن هر چیز سرخ است عموماً و جوهر سرخ قیمتی خصوصاً.

اطرافل^{۱۱۷}: معرب تر پهل و آن لفظ هندیست یعنی سه میوه. و اولی آنست

که^{۱۱۸} "تری پهل" گوئیم چه تری بمعنی سه باشد و بمعرب هم نزدیک است چنانکه طرابلس معرب تری پس^{۱۱۹} است یعنی سه شهر، چه در یونانی نیز "تری" بمعنی سه است. فلذل: معرب پلیل.

انجیل (بالکسر): معرب انگیلون که قلب انگلیون است یا عکس است.^{۱۲۰} پس واد و نون حذف کردند، انگیل ماند. پس کاف فارسی به جیم بدل کردند^{۱۲۱} و الف را کسر دادند چه افعیل، بفتح الف، در کلام عرب نیامده.

باب المیم

قم (بالضم و تشدید میم): معرب کم^{۱۲۲} که کتب نیز گویند و آن شهریت

معروف.

قم (بالفتح و تشدید قاف): معرب کم.

ابریم (بالکسر و فتح سین): معرب ابریشم.

هندام (بالکسر): معرب اندام یا هندام (بالفتح)، و این بهتر است چنانکه

گذشت در مقدمه و ازین مأخوذ (۳۱- الف) است مهندم یعنی اندام دار.

المرهم، آنچه بر جراحت بندند، معرب کذا فی الصراح.

صم: معرب شمن. کذا فی القاموس. و این غلط است چه شمن بت پرست

است نه بت و معرب بودن صنم نیز محل تامل است.^{۱☆}

سایم: معرب شیشم و آن درختی است معروف در هند.

سلجم: معرب هلکم مرادف شلغم، و بشین مجمه نیز آمده.

لجام (بالکسر): معرب لگام (بالفتح).

صرم (بالفتح): معرب چرم- صرام^{۲☆} یعنی چرم گر.

برسام (بالکسر): معرب برسام (بالفتح). يقال "برسم، بالضم و کسر السین، فهو

نمرسم بالضم و فتح السین."

ششام (بالضم) نامیت: معرب خوش نام- کذا فی القاموس.^{۳☆}

درهم [بکسر اول و فتح ثالث]: معرب درم.

باب النون

صولجان: معرب چوگان یا چولگان.

صرمنجان (فتح صاد و میم^{۴☆}): معرب چرمگان و آن شهر است.

قزوین: معرب کژوین و معنی ترکیبی آن "کج را بهین"^{۵☆} است. و وجه تسمیه

شهر قزوین بدان در تاریخ گزیده^{۶☆} مذکور است.

جزدبان (بالفتح): معرب گروه بان ای حافظ الرغیف- کذا فی (۳۱-ب)

القاموس.

جلسان (بالضم و فتح الهمزة المشددة): معرب گلشن.

دکان (بالتشدید): معرب دکان بالتحقیف.

باذنجان (فتح ذال معجم): معرب بادنگان.

هزمن، (بکسر حاء) الجماعه: معرب هجمن او اجمن، لمجم الناس کذا فی القاموس

و تحقیق و تفصیل آن در مقدمه گذشت.

قفدان^{۱☆} (بفتحین) خریطه الطار، معرب- کذا فی الصحاح.^{۲☆}

سمنجان (بفتحین): معرب سمنگان، و آن^{۳☆} شهر است.

اقتان (بالفتح و کسرون): معرب آجنگان بالمد و آن دهی است بمرو.

ترجمان: معرب تر زبان^{۵☆} که کلمه چینی نیز گویند، تراجمه جمع. و بعد ازان

از مصدر و افعال و اسما اخذ کردند چون تَرْجَمَ يَرْجُمُ تَرْجُمَةً فَهُوَ مُتَرْجِمٌ.

جربان^{۶☆} (بالضم): معرب گربان.

(۳۲-الف) قاسان: معرب کاسان و آن شهر است بترکستان.^{۷☆}

قاشان: معرب کاشان.

اصفهان و اصفهان: معرب اسپهان و اسپهان.^{۸☆}

روشن (بالفتح): معرب روژن^{۹☆} (بالضم).

روزن (بالفتح): هم معرب روژن^{۹☆} (بالضم) روزان جمع- کذا فی المغرب.

ماشون (بضم جیم و شین معجم): معرب ماه گون.

طخارستان^{۱۰☆} (بالضم): معرب تخوارستان و آن ملکیت معروف مابین کابل و

بلخ- و تخوار نام حاکم آن ملک بوده.

ویدبان (فتح هر دو دال): معرب دیدبان.

الدربان (و یکسر) البواب، فارسیه- کذا فی القاموس- درباره جمع.

فنجان (بالکسر): معرب پنجان.

کشخان (بالفتح ۳۲-ب) واکسر): معرب کشخان (بالفتح) بمعنی دیوث.

ونون پیش بعضی اصلیت و وزنش فعلا و چون فعلا^{۱۱☆} فتح اول در لغت عرب از غیر

مضاعف نیامده، کسر دهند. و بعضی نون را زائد^{۱۲☆} دانند و وزنش فعلا- و این جماعت

تغییر فتح^{۱۳☆} بدهند.^{۱۴☆}

آذین، کانه معرب آسین و يقال له^{۱۵☆} بالفارسیه خاوزه- کذا فی

المغرب^{۱☆}قطران (بفتح و کسر طاء): معرب کتران بخذف یا^{۲☆}

سرقین و سرچین (با کسر): معرب سرگین-

طیلان (فتح ط و لام): معرب تالشان به اماله و کسر لام، چه آن پوشش
متعارف قوم تالش بوده- و الف و نون برای نسبت است- و عرب تارا بظا بدل کردند
جبت اخراج لفظ از عجیت و فتح دادند ط و را و لام را، چه فیعلان^{۳☆} در کلام عرب بسیار
است-

فارقین: معرب پارکین-

فرچین (با کسر): معرب پرچین-

(۳۳- الف) زرفین (با کسر): معرب زلفی^{۴☆} یعنی زلفی^{۵☆} در-

فرزان (با کسر): معرب فرزین (بفتح)

طرازدان (با کسر): معرب ترازودان بمعنی غلاف ترازو-

جرجان (بالضم): معرب گرگان-

طبرستان: معرب تبرستان-

فیجین: معرب فیکین^{۶☆} مرادف فیغن^{۷☆} بمعنی سداب و آن گیاهی است

معروف-

طهران: معرب تهران-

طبران: معرب تبران-

قهرمان: معرب کهرمان-

مرزبان (بضم زاء): معرب مرزبان بسکون زاء یعنی نگاهدارنده سرحد-

جوشقان^{۸☆} (فتح جیم و شین): معرب کوشکان (بضم کاف و سکون شین)-صفانیان^{۹☆}: معرب چغانیان-ارجوان (بالضم^{۱۰☆}): معرب ارگوان مرادف ارغوان-

طیفنون (فتح ط و نون): (۳۳- ب) معرب تمپنون و آن نام شهر هائن

است-

ججتان (با کسر): معرب سگستان (بفتح)، و وجه تسمیه آن در سگ وند گذشت-
سکنجین: معرب سلکنجین-

ترنجبین: معرب ترنگبین-

جنگبین: معرب گنگبین-

خیزران (بفتح و ضم زاء): معرب خیزران (بسکون زاء)-

قیروان (فتح قاف و ضم رای ممله): معرب کاروان به اماله- و آن شهر است

بمغرب زیرا که در آن موضع^{۱۱☆} کاروان فرودی آید-

اذریجان (بروزن عند لیبان): معرب آذر بایگان-

صین: معرب چین-

مهرجان (بفتح): معرب مهرگان-

طاجن (بکسر جیم) و طیجن (بوزن حیدر)، تابه، که بر آن چیزی بریان کنند-

صاحب قاموس گفته که این هر دو معرب است (۳۴- الف) اما نکته که در اصل چه
بوده-

شاهین، بمعنی مرغ شکاری و بمعنی عمود ترازو، معرب است، کذا فی

المغرب^{۱۲☆}، لیکن^{۱۳☆} نکته که در اصل پاری چه بوده و ظاهراً^{۱۴☆} این از آن قسم است که

بکس، بی تغییر، در عربی نقل شده و اختلاف در احکام است چون الف و لام و انحراف

و عدم انحراف- اما شاهین که در کیمیا^{۱۵☆} و احیاء و کتب فقه شافعیه^{۱۶☆} واقع شده، بمعنی فیاست که شبانان و حاجبان^{۱۷☆} نوازند و بدین معنی نیز معرب است-کازرون (فتح زاء): معرب گازرون^{۱۸☆} (بسکون زاء)، چه اتقاء ساکنین در

فارسی جائز است و در عربی غیر جائز-

قبان (فتح قاف و تشدید با): معرب کپان (بفتح و بای فارسی مخفف و

مشدد).

قرسطون (بختسین و سکون سین): معرب کرستون، و آن کپانی بزرگ باشد.
ارزن: معرب ارژن که ارجن نیز گویند و آن چوبست معروف که از آن عصا
سازند و دشت ارژن بنا بر آن گویند که در آن درخت ارژن بسیار است.
مرزدکان (بالفتح): معرب مرزدکان - و آن شهر است معروف، بنا کرده مرزدک -
(۳۳-ب) ایون: معرب ایون -

باب الواو

ج (بالفتح و تشدید واو): معرب گو [بالفتح] -

باب الهاء

ابرکوه: معرب ابرکوه، و آن شهر است معروف که برکنار کوه واقع است -
قیداف (بالفتح): معرب کید یا که به نوشتار مشهور است -
انقره (بکسر الف وقاف): معرب انگریه، و آن بلده ایست معروف بروم
که عموریه نیز گویند [بشده ید میم] -

جره (بکسر تین): معرب گره، و آن دهی است بنواحی کازرون - و چون لفظ
"گره" بقاء ل^{۳۶} خوب نیست مردم آن طرف او را "کشاد" گویند و تعبیر بحد آن کنند -
سیبویه: معرب سیبویه، زیرا که رخسارش چون سیب سرخ بود هم چنین:
مسکویه: معرب مشکویه، زیرا که خوش خلق بوده - هم چنین:

راهویه: معرب راهویه، زیرا که در راه (۳۵-الف) زائیده بود - بدان که
فاریان واو ساکن و یای مفتوح و حای مخفی در آخر کلمات زائد کنند برای نسبت، چون

راهویه و شاهویه و شیرویه و تامویه - و گاهی الواو ساکن اکتفا کنند و باقی را حذف نمایند،
چون شیر و شاحو - و چون این قسم کلمات را معرب کنند، واو را مفتوح سازند و یاء را
ساکن^{۳۷} و هاء را خاخر، چون سیبویه و راهویه و نطفویه و مسکویه و بابویه و عمرویه و صاحب
قاموس چون برین قاعده آگاه نشده، گفته که سیبویه بمعنی "راحتة الشاح" است و نزد او
در اصل "سیب بویه" بوده و حذف^{۳۸} یک "با" قرار باید (۳۵-ب) داد و بانظار و امثال
مخالف می شود -

جناره (بالکسر): معرب گناره، و آن دهی است میان استرآباد و جرجان - و ج
تسمیه آن که در وسط استرآباد و جرجان واقع است و گویا^{۳۹} آن ده سامانه^{۴۰} و مرز آن
بوم است -

باب الیاء

برنی: معرب برنیک - و آن قسم خرمائیت -
دارصنی: معرب دارچینی -

بوصی (بالضم): معرب بوژی (بزای تازی و فارسی) و آن کشتی ایست خرد که
در ولایت سند^{۴۱} "بوجی" گویند -
بشتی (بالضم)، آنچه بر آن تکیه کنند: معرب پشتی، و آن بحرلی مسند
(بکسر میم) -

بحری (بالکسر): معرب سگوی (بالفتح) و این یا^{۴۲} یای (۳۶-الف) نسبت
نیست - و بعضی گفته اند منسوب به بختان را بحری گویند - پس بحری در اصل بختانی بوده
و یای نسبت است، و این تکلف است -

ملکت

تمام شد رساله المعربات

حواشی

صفی ۷۱

- ۱-ج: "کرده" و این قرأت مناسب مقام است۔
- ۲- در طبر: "حرف"۔
- ۳- در ب که نسخ اساس است لفظ "یا" ازین جا افتاده است و آن سبو است طاهرا۔
- ۴- در طبر: "یا جماع" و آن غلط است۔

صفحہ ۷۲

- The scribe wrote درست نیست which has been corrected in this way.
- ۱- درست نیست
 - ۲- در طهر: "بر روی" و این درست تر است۔
 - ۳- زیادہ، حر سر نہ۔
 - ۴- در ب: "نہ خلی طہر" "دیباچہ"
 - ۵- این عبارت بین دو قلاب در "ج" نیست۔
 - ۶- Only in the case of words of Persian origin.
 - ۷- در طہر: "کہ آن را ان (۴)" و حاشیہ: "کذا فی الاصل شاید حرف شرط و بمعنی اگر باشد یعنی اگر در آخر کلمہ..."
 - ۸- در ج: بہ مطرد خان آرزو در "مشر" بحوالہ "مؤخر" لابن جنی چنان نوشتہ است: "آنچہ مستمر باشد از کلام در اعراب بغیر آن در مواضع مناعت پس آن مطرد است و غیر آن شاذ۔" (مظہر)۔
 - ۹- در طہر: "سج"۔ و آن درست نیست۔
 - ۱۰- نجم البلدان، ج ۳، ص ۳۹۰۔

صفحة ٤٣

- ۱- در طهر: "خرفال" - واین غلطی چاپی می نماید.
- ۲- ب: "کله ام"
- ۳- نقش طهر "را" ندارد.
- ۴- ج: "گرفت"
- ۵- در طهر: "و درین" - و نادرسکی آن ظاهر است.

صفحہ ۷۴

- ۱- نسخہ طہر "را" بخارود۔
۲- نسخہ طہر "کنندہ" بخارود۔
۳- نسخہ طہر "را" بخارود۔
۴- از "کنندہ" تا اختتام فقرہ مجاہد نسخہ طہر ازین قرار است: "و کسی معرب کس، و بس معرب بس بنا بر قوی، تا ثلاثی شود چون بل معرب بت، و دل معرب دل و قر معرب کش۔"

- ۵- یعنی دل بیخ اول و تشدید، معرب دل بالکسر- هم چنین "کس" باضم، و تشدید معرب کس باضم و التفتیف-
۶- ب: "کسر"
۷- پیش از آغاز این پاره در نخته طهر لفظ "تنبیه" درج است-
۸- نخته طهر "وآن" ندارد-
۹- نخته طهر "است" ندارد-
۱۰- ذال مجمره را از حروف مخصوصه عربیه و احسن درست نیست و این همه تقریر مصنف (تا آخر فقره) از جاده صواب منحرف است-
۱۱- در نخته طهر: "زای تازی"-
۱۲- این عبارت در "ج" نیست-

صفحہ ۷۵

- ۱- در طهر: "بودنه"
- ۲- در طهر: "عبر"
- ۳- در طهر: "بالق" مسح در حاشیه نوشته "بالکرم مقصودا و بالق"
- ۴- ب: "کی" و آن سهواست ظاهرا در رجب "سج" نام یغیرت - در نخت طهر هم "کی" داده -
- ۵- در نخت طهر: "بخشود"
- ۶- در "ج" و طهر: "جبرئیل"
- ۷- در نخت طهر: "بخشوع" [کذا]
- ۸- کاتب نیز: "ب" درین کلمه بر حرف لام فتح نهاده است و در آخر یای حلی است در هر دو نخت -
- ۹- کذا فی "ب" - این عبارت از نیز: "ج" ساقط شده است - طهر مطابق "ب" -

صفحہ ۷۶

- ۱- در طهر با دال مہملہ درج کردہ۔
- ۲- در طهر: ”لُی رِیَاب“۔
- ۳- طہر: ”فَرِیَاب بِخِزَفِ یَا“۔
- ۴- ب و طہر: الِی۔
- ۵- اِزَار (پانچم) ”مُتَجَبِّ“۔
- ۶- طہر ”اَسْت“ ندارد۔
- ۷- طہر ”حَر“ ندارد۔
- ۸- در طہر: ”مُکَلَّاب“۔

۹- فی الاصل بالضم و آن خطاست ظاهراً و در منتخب بالفتح است. اما در مخزن الادویه، مذهب، بضم سین و دال (مخزن - ص ۳۶۸) در طهر هم بالضم نوشته.

صفحه ۷۷

- ۱- این عبارت از نسخ ج ساقط شده است. طهر مطابق ب-
- ۲- در طهر: "و نیز در اصل شاش کنده".
- ۳- در طهر: "بیمران" و بر آن حاشیه: "کذا فی الاصل، شاید بمیزاب باشد".
- ۴- طهر: "تا خدا".
- ۵- نسخ طهر "قیال" ندارد.
- ۶- در طهر "بالضم".
- ۷- در نسخ خطی طهر: "خارزم" اما صحیح درست کرده است.
- ۸- طهر: "ارخ".
- ۹- حاشیه طهر: "جوائقی نیز در السرب (ص ۲۸۸، طبع مصر) مطابق قول صاحب قاموس گفته".
- ۱۰- در طهر: "مستق" به حاء محلی.
- ۱۱- از اینجا تا "حدودی کردنی" در نسخ ج ساقط شده است.

صفحه ۷۸

- ۱- ای "قیال"
- ۲- فی الاصل "مستق تا فتح"
- ۳- ج: "سکون لون"
- ۴- در نسخ خطی طهران "تا" بوده ولی صحیح طهر "طا" نوشته است.
- ۵- در نسخ خطی طهران "تاجیه" بود و این سه کتابت باشد.
- ۶- نسخ طهر "مشهور" ندارد.
- ۷- نسخ طهر "الهم الاشرج".
- ۸- در طهر "تاجیه" ساقط شده است.
- ۹- از نسخ طهر کلمه "مطفه" یکسر ساقط شده است.
- ۱۰- "طافس... آن" در نسخه ب سهواً حذف شده است و این سهواً حکام مقابله واقع شده است. در نسخ طهر هم حذف شده.
- ۱۱- نسخ طهر "مطاف" ندارد.
- ۱۲- رجوع کنید به شرح البلدان بلاذری - ص ۳۷۶.
- ۱۳- نسخ طهر "لفظ" ندارد.

- ۱۴- در نسخ خطی ایران "ما کله" بود و ظاهراً کاتب بر الف نه نوشته ولی مرتب نسخ طهر - این جا "ما کله" درج کرده است که مرکز درست باشد.
- ۱۵- نسخ طهر "بالفتح" ندارد.

صفحه ۷۹

- ۱- در "ب" بجای "دیکر" "لیکن" دیده می شود. در نسخ خطی طهر هم "لیکن" است ولی صحیح بجای "دیکر" لفظ "چه" درج کرده است که آن هم درست نیست.
- ۲- "صریح" (محلی، ۱۸۶۵هـ)
- ۳- در نسخ خطی طهر "دمه" بود ولی صحیح درست نموده.
- ۴- در طهر: "اسبالی".
- ۵- ب: "دارد و طرش" در نسخ طهر "نیز همین طور است".
- ۶- در نسخ خطی طهر "برخیت" بود ولی صحیح درست نموده است.
- ۷- یعنی بخیرا.
- ۸- در طهر: "بجو شانند".
- ۹- در طهر: "بالفتح".
- ۱۰- کذا فی القاموس - در "ج" افزوده شده است. در نسخ طهر موجود است.
- ۱۱- "صریح" ص ۶۱.
- ۱۲- بحکم البلدان، ج ۳، ص ۲۳.
- ۱۳- در طهر: "بحد".
- ۱۴- ب: "جوارى" و معنی در چایی دیگری گوید: "ذرة بالضم و فتح را غله ایست معروف که آن را جوارى گویند" (منتخب اللغات، چاپ کان پور، ۱۲۷۲هـ، ص ۱۱۲). در طهر هم "جوارى" درج شده.
- ۱۵- از این جا عبارت نسخ طهر بقرار ذیل است: "بدل کرده اند تا مجالس کلمات دیگر شود چون قلند و حجه و کرة - در فرس کلمه ای نیامده که اویش ذال باشد، دیگر آنکه تا دراز را بتا و گرد بدل کرده اند".

صفحه ۸۰

- ۱- ج: "چون... کرة" را ندارد.
- ۲- ج: "بادرکیمیه" و "بادرکیمیه" اما معنی گفته است که صاحب قاموس این لغت را به حذف یا آورده (فرهنگ رشیدی، ج ۱، ص ۹۵).
- ۳- صراح، ص ۶۲.
- ۴- مخورث بحد و مشهور به حای حوز (منتخب). در طهر: مخورث.

۵- در طهر بعد از "آوردن" این کلمات زائد است: "و ظاهر معرب کوش است چون نقش معرب کفش".
۶- ج: "سر یا نیست یا یوتانی".
۷- یعنی بکسر اول.

۸- در طهر پیش از "مستی" لفظ "آن" درج شده که صریحاً بی جا است.

۹- در طهر: "کیمرت".

۱۰- در طهر: "گیوترا".

۱۱- در طهر: "سترا".

۱۲- در طهر: "عدت مارت مریم".

۱۳- "لم" در "ب" نیست و از "ج" در متن داخل کرده ام. "لم" در نسخه طهر هم نیامده.

۱۴- در طهر: "خوینظر یا".

۱۵- "گیومت" کلمه ایست فارسی الاصل و آن را مشتق دانستن از سریانی یا یوتانی اصلاً درست نیست. مصنف فرحنگ رشیدی (ج ۲، ص ۲۰۲): "زنده گویا، چه گیو = گویا و مرمت = زنده و در میان متاخرین یکاف فارسی و عای مذهب مشهور است و حال آنکه در فارسی ثانیامده" و درین رساله تقریری دیگری کند. (ج ۱، ص ۱۰) درین مورد صحیح نسخه طهر در حاشیه ای می گوید: "این استدلال مصنف شایان تأمل است."

صفحه ۸۱

۱- در نسخه خطی طهران این مردود لفظ موجود است ولی مرتب متن فقط این قدر نوشته: "بج - معرب پخته".

۲- ج: ابدوز

۳- آقای صدیقی در یادداشت های خود تصحیح قیاس کرده می گوید که بجای "نم یعنی دو طرف" این جا - یعنی [نم] دو طرف" باید. اما در نسخه طهر "نم یعنی دو طرف" است ولی قیاس آقای صدیقی درست تری نماید.

۴- در طهر: "جوگیر".

۵- ج: ابدوز. اما قاموس (چاپ مصر) "ابدوز" دارد. در طهر هم "ابدوز" است.

۶- نسخه طهر "دونی" ندارد.

۷- ب: "پارود" و آن سهواً است. در طهر کلمات: "پارود، بسکون دال هملا" موجود نیست و بجای آن "بلخ ذال" صحیح معرب نوشته است و صحیح در حاشیه چنان صراحت کرده: "معرب پارودج یعنی کل بستان افروزه" و در نسخه طهران بعد از "پارودج" یک کلمه زاید است از این قرار: "پارودج - بسکون دال هملا" و بر آن حاشیه داده: "عمارت پادگیر".

۸- طهر: "مستی".

۹- طهر: "نیشید".

۱۰- ج: "تقول".

۱۱- ج: اما... آمد. ما عماد. در طهر: "اما در بعضی آثار آمده".

۱۲- در طهر "وان" بجای "واین مردود".

صفحه ۸۲

۱- در طهر: "کیرت" و "کیرت".

۲- نسخه طهر "پالنج" ندارد.

۳- در نسخه خطی طهر "پشاره" بدون یا.

۴- در نسخه خطی طهر این جام "پشاره" بدون یا بود. شاید که دو نقطه احیاناً حذف شده باشد.

۵- در نسخه خطی طهر "پشارج" است ولی مصحح "فشارج" نوشته.

۶- در طهر: "هر دو معرب".

۷- ج: "علاء اصل عربیت".

۸- در طهر: "منج، پالنج".

۹- طهر: "بگ".

۱۰- طهر: "تخم اجوان".

صفحه ۸۳

۱- در طهر: "سپاد".

۲- در طهر: "شاذج".

۳- ج: "سپاس".

۴- "اسفندج" یا "معرب سفیداب یا سفید" چه در کلمه که آخر آن الف باشد در حالت تخریب جمع زائد کنند (در عرف آن را سفید کاشتری گویند). (غیاث اللغات)

۵- در نسخه خطی طهر در هر سرفه "یا ی سپید" حذف شده است یعنی اسپد، اسپد او و اسپد آمده است.

۶- در نسخه خطی طهران هم "سیاه" است ولی بخیال مرتب آن "سپ سیاه" باید.

صفحه ۸۴

۱- زبوری که زنان در ساعد بزنند.

۲- در نسخه خطی طهر: "پده".

۳- تخم البلدان، ج ۳، ص ۹۲۵.

۴- ب: "المار ماسج" در "طهر" هم این طور است.

۵- ب: "عماء" و صحیح عمار و هو حمار بن یاسر الصحابی ابو القظان (ترجمه فی تفسیر الاسماء لابی زکریا یحیی القوی، و یوشن لند، کوئین ۱۸۳۲-۳۷، ص ۸۷-۸۸)

۶- این عبارت را، که بین دو قلاب محصور است، نسخه "ج" ندارد. (نسخه "طهر" هم ندارد که بقول مصحح "متن لایق است") و ماخذ آن "المغرب" است: "المغربت الجری وهو ضرب من المسک وهو تفسیر الصلور فی حدیث عمار و من قول محمد رحمه الله جمیع انواع المسک طلال غیر الجری و المار ماسج و قسم الجری من المسکات باطل لان ماسج لا یصل له ولا یصل بعد خلاصه ایام". (المغرب، ج ۱، ص ۷۹) و فی المغرب، ج ۱، ص ۳۰۶: الصور یزن الملو، الجری.

صفحه ۸۵

۱- در طهر: "خر بندج" و آن سهواً است.

- ۲- قاموس بحدی القاء لافیر- واضح طبعی بحدی المسمی (تجمل البلدان، ج ۳، ص ۵۷۳، ج ۱- ص)
- ۳- "وازیانه ورازیان ورازیام بمعنی بادبان" (فرحنگ رشیدی، ج ۱، ص ۱۵۰)
- ۴- "طریق بازیچه... وسمین مملکت نیز آمده" (مغیب، ص ۱۵۰)
- ۵- در طهر: "که آن لیل و لیل و براده است..."
- ۶- "شویک بر وزن تریک، معرب آن شویج است (برهان و آند راج)
- ۷- "وصاحب قاموس بغیر "د" بر وزن فاعل آورده و آن درست است..." (مخطوطه مغیب، ورق ۳)
- ۸- "سیف اسزیک، شاعر معروف از همین بلده است" (حاشیه طهر)
- ۹- در لفظی طهر "فج" ولی راج درست نموده است.

صفحه ۸۶

- ۱- در لفظی طهر: "فج" (۲) "سج" (مغیب، ص ۱۳۵).
- ۲- در طهر: "مروج و مروج" -
- ۳- این زیادت در "ج" است و مانند آن تحت اللفات (ص ۳۳) است ظاهر - این عبارت در "طهر" م وجود ندارد.
- ۴- در طهر: "پرز" -
- ۵- در طهر: "بزج" معرب تیرید و حاشیه سج: "این اشتقاق و تریب کل تامل است، علی الظاهر معرب بزج، باشد که بمعنی جدی است..." و این صحیح نیست.
- ۶- در طهر: "کج" معرب کستی و حاشیه: "در اصل کج، معرب کت و آن... جهگیری گفت... در اینجا عبارت متن مطرب و منشوش و مخطوط است..." [کج، بلخ اول و لون، بر وزن ارج، قوی از ساروغ... بعضی گویند معرب کت است] (برهان قاطع) - بعد از کج در لفظ طهر یک لغت زاید است یعنی: "کج" معرب کب (کعب، کبه) -

صفحه ۸۷

- ۱- ج: "پیکری" و در طهر "پیکری"
- ۲- چاپ جدید باد (دکن): "معنی ج قیاسا و تعریب است..."
- ۳- در طهر: "دج" بدل ابجد و آن درست باشد.
- ۴- اصل: "بسم حاد"
- ۵- "ب" و "ج": شاق و آن سواست - در طهر: شاق - معرب شاق - و این ترمیم جائز نیست که خود معنی در حاشیه اعتراف می نماید که "در اصل، شاق" است.
- ۶- لفظ طهر این لغت ندارد.
- ۷- در طهر: "سج" معرب کتک
- ۸- ب: "کتک" - در اصل لفظ طهر آن هم "کتک" است

صفحه ۸۸

- ۱- لفظ طهر "را" ندارد.
- ۲- ب: "تارخ" اما مغیب: "تارخ... پدر ابراهیم... و شرف الدین علی در ظفر نامه بنمای سجده صحیح نموده و گفت: تارخ از تارخ مأخوذ است و صحیح بناء مملکت است..." (مغیب، چاپ کان پور، ص ۵۶)
- ۳- در طهر: "نی گویند..."
- ۴- در طهر: "و ضم زای مجله..."
- ۵- در طهر: "هالکسر و فح واد..."

صفحه ۸۹

- ۱- در طهر: "نیزد..."
- ۲- ب: "و تارانی (!) عرب..."
- ۳- کلمه "گویا" از لفظ ج ساقط شده است و آن سواست، چه این عبارت مأخوذ است از قاموس: "کانه نجف من زایه بالکاس..."

صفحه ۹۰

- ۱- در اصل میرزایی مجبول و پای مفتوح بود، چون در عربی آن را به زیرین ملحق کردند، حاد و با هر دو کسور شفع مرابذة جمع.
- ۲- در طهر: "ازاز..."
- ۳- لفظ طهر "آن" ندارد.
- ۴- ب: جتا بده.
- ۵- در اصل "کتابه" و آن سواست.
- ۶- از اینجا تا کلمه "نی شود" از لفظ "ج" ساقط شده است.
- ۷- "علم" نخستین بمعنی نشان و علامت - و "ج" این کلمه را ندارد.
- ۸- "موانید" الجزیه بتایحا، جمع مانید و معرب - (المغرب، ج ۲، ص ۱۹۱)
- ۹- در طهر: "سسمر..."

صفحه ۹۱

- ۱- ج: "تقدیر" و آن خطاست.
- ۲- ج: "ترجیحی آن..."
- ۳- این قول مصنف صحیح نیست و اصل لفظ جهر بمعنی طهر و ضوح یقینا عربی محض است.
- ۴- این مره لغت در لفظ طهر وجود ندارد.
- ۵- در لفظی طهر "سیدی" ولی صحیح نموده است.
- ۶- در طهر: "نی کرده..."
- ۷- کلمه "نام" در "ب" نیست.
- ۸- القاموس: "کتور..."

صفحه ۹۲

- ۱- ج: "تالابی در حوالی آن واقع بود."
- ۲- "العسکر: تفریب لکنز" (المغرب، ج ۲، ص ۴۳)
- ۳- ج: "نیشاپور"

صفحه ۹۳

- ۱- در طهر: "کیم" - و این جا "کین" درست تر باشد (مظهر)
- ۲- در طهر: "یق"
- ۳- "ج" این عبارت را که در میان دو قلاب محصور است، ندارد.
- ۴- در "ج" این دو لفظ ساقط شده است.

صفحه ۹۴

- ۱- ج: "کرده اند"
- ۲- ج: "نوش" یعنی مجله و آن صحیح است - نسخ طهر هم "نوش" دارد.
- ۳- در طهر: "که نام گبریت"
- ۴- قاموس (المطبوعه المسمیه): "اصل حا دختر نوش... ساجا ابرها باسم لبته کسری..." شاید که از نسخ که پیش مولف رساله بود چیزی ازین عبارت ساقط بوده است.
- ۵- نسخ طهر "گوید" ندارد.
- ۶- در طهر: "که درو بوده باشد" آنچه در همه بساطین است - و عبارت بین الهلالین از نسخ اصل ساقط است و صحیح از قاموس نقل کرده است.
- ۷- طهر: "و (یا) سریانی"
- ۸- ج: "گفته اند" و آن صحیح نیست، چه فاعل "گفته" صاحب قاموس است.
- ۹- اصل: "خروسته" و آن سبب است ظاهر - نسخ طهر هم "خروسته" دارد.
- ۱۰- و بنیم الدال اینها
- ۱۱- در طهر: "گوید"

صفحه ۹۵

- ۱- بقول صحیح نسخ طهر این "قد لفظ عامیانه است"
- ۲- اصل: "داند" - و آن سبب است ظاهر.
- ۳- یعنی تحت "فلس"
- ۴- درج اول و کسر ثانی نیز آمده.
- ۵- یعنی مازموران چه "مازدر" مخفف "مازدر" باشد.
- ۶- نسخ طهر "بیم" ندارد.

- ۷- در هر دو نسخ بدال همزه صحیح بجمع است چنانکه در منتخب اللغات و قاموس است - در "طهر" هم بدال همزه است.
- ۸- ج: "دومی چند است"

صفحه ۹۶

- ۱- نسخ ب: "کادیش" و آن سبب است ظاهر و از ج این کلمات از "یا" تا "کادیش" است ساقط شده است.
- ۲- مقصود مولف آنست که یکی لغت عربی "طوس" است بمعنی دوام اشی و دیگری نام شهری (رجوع کنید به منتخب (ع-ص) بنظم مقصود مولف از "هردوتی" نام شهر و اسم بانی آن باشد که لغت عربی اینجا مورد بحث نیست (مظهر)
- ۳- ب: "و" را ندارد.
- ۴- ج: "گفته اند"
- ۵- در "ج" جمله اشکال این کلمه بتاف است و الصواب بالفتن (رجوع کنید به منتخب)
- ۶- نسخ طهر "است" ندارد.
- ۷- طهر "را" ندارد.

۸- الماس does occur in Arabic, side by side with (a form of الماس) because the first two letters were mistaken for the Arabic article.

"ماس... بسكون حزه، فساد کردن... و بمعنی الماس نیز آمده" (منتخب، ص ۲۷۱)

- ۹- ب: "نخ" و آن صحیح نیست.
- ۱۰- یک جگه
- ۱۱- و فی القاموس: "الکدیش بالفهم، الخققن واما الدواء الخققن فبالسین لاطیر و الفهم لفتح نزل و لثه"

صفحه ۹۷

- ۱- ج: مرزده گوش
- ۲- ب: "مراد مرزف گوش" (کذا)
- ۳- ب: "هر... است" - ظاهر این فقره برای تشریح لفظ "مرادف" در نسخ منقول عنه بین السطور نوشته بود و کاتب نسخ "ب" آن را جزء متن یقین کرده در آن داخل کرده است - این عبارت در "ج" نیست.
- (این عبارت هم در متن نسخ طهر وجود ندارد.)
- ۴- در طهر: "که آن را الحال"
- ۵- نسخ طهر بجای "که بجبه" فقط "بجهت" دارد.
- ۶- بعد ازین نسخ طهر عبارت ذیل اضافی دارد: "چه نوش بمعنی حیانت و چون هر پنج جزو مدح حیات و دلت، آن را پنج نوش گفتند"
- ۷- در طهر: "بی باشد"
- ۸- در طهر: "ست"

۱- ازین بعد در "ب" که نثر اساس است، باب الفاء شروع می شود و باب العین ازان یکی مفقود است و لهذا آن باب را از "ج" گرفته ام که بین دو قلاب محصور است. (نثر طهر هم باب العین ندارد- مظهر)
۲- ج: "بفتح سین وقف" و الف: "بضم سین وقف اول و فتح قاف ثانی (رجوع کنید بقاموس). و فی المغرب (ج، ص ۲۵۷): "وَالْمَكُونَةُ بضم الكاف شراب يتخذ من التبن من التدة وهي معربة" و ظاهر عربی باشد زیرا که قاموس آورده.

۳- surely an interpretation by some enthusiast.

۴- "شاروف السكتة معرب جاروب- قال الجوهري" (الحنجی، شفاء الخلیل، ص ۱۳۱). انظر الصحاح للجوهري.
۵- "میسندور" کلمه هندی است و "میسند" مخفف آن.

۶- در نثر طهر، کلمات بعد از "نصف" وجود ندارد که بقول مصحح "در نثر اصل فوت شده و از قلم ناخ افتاده است." عنوان "باب القاف" هم در نثر اصل نیامده بعد ازان در "طهر" یک لغت اضافی درج شده یعنی: "طلخ- بفتحین و سکون خاء، معرب تخ چوک و آن گیاهی است." ولی این غلط است و این لغت در حقیقت "ترخیص" است که در باب القاف باید دید.

۷- این لغت در طهر وجود ندارد

۱- از طهر "ترخیص" هم غیر حاضر است.

۲- بکاف فارسی باید: گروه، چنانکه در رشیدی گفته. (در طهر هم "گروه" است).

۳- در طهر: "بمعنی غوزه یعنی غوزه پنبه."

۴- در طهر: "رستا" و این درست نباشد.

۵- در طهر: "ابری" و این غلط است.

۶- در طهر: "و آن یکی است..."

۷- در نثر خطی طهر "بفتح" ولی مصحح صحیح نموده "بفتح" نوشته است.

۸- الانساب للسمعانی (طبع لاندن) ورق ۸۲، و آنجا "بفتح" خطاست و صحیح "بجه" است.

۹- در طهر: "تجیه"

۱۰- نثر طهر "که" ندارد.

۱۱- این اعتراض غیر وارد است چه شبهه نیز در کلام عرب آمده است (رجوع کنید بهج البلدان، ج ۱، ص ۶۲۸).

۱۲- "فتح اوله و قد بکسر و سکون ثانیه و فتح الواو و آخره قاف... و اصل خوارزم یقولون خیره [باکسر] و یسبون الیه الخیاتی" [بکسر الخاء] رجوع کنید بهج البلدان، ج ۲، ص ۵۱۲.

۱۳- در نثر خطی طهر "سربک" و آن درست نیست.

۱- هر دو نثر: "ورق" واضح بتحدیم المراء مهملة.
۲- ولی در مغرب: "و فی الواقات رستق الصفارین و البیاضین و کلاهما تعریب رست" (ج ۱، ص ۲۰۷).
۳- ب: "بفتحین" و الف: "بضم سین وقف" و الف: "بضم سین وقف اول و فتح قاف ثانی (رجوع کنید بقاموس). و فی المغرب (ج، ص ۲۵۷): "وَالْمَكُونَةُ بضم الكاف شراب يتخذ من التبن من التدة وهي معربة" و ظاهر عربی باشد. شاید که فاضل عباسی گمان برده که این لغت از است.

۴- فرانسه در زبان عرب داخل شده است.
۵- در نثر طهر: "یعنی (اسپ) سیاه" و فتح گوید که کلمه "اسپ" در اصل نثر سقط شده است.
۶- هر دو نثر بای تازی: اما رشیدی: "ترپ، ترپ، ترپ، ترپ" (بای فارسی و قاف). (در "طهر" هم بای تازی است- مظهر)

۷- قرا بفتحی سیاه، قروت جفرا باشد.

۸- در طهر: "تد"

۹- رجوع کنید بر رشیدی تحت کلمه "دوره" و در "ج" ازین جا تا "وله" ساقط شده است و بجای آن "سوزنی گوید: خری... تا بگویند" را دارد. (در نثر طهر این دو بیت سوزنی وجود ندارد).

۱- هر دو نثر: "گردن" و آن سهواست.

۲- رجوع کنید بر رشیدی تحت کلمه "نگاه"

۳- در طهر بجای "است" "نیت" درج شده و آن غلط است.

۴- این کلمه مولف خلاف قیاس است چه "ورق" بنائی در کلام عرب ندارد.

۵- از نثر طهر "والله اعلم" سقط شده است.

۶- در طهر بجای "صاحب قاموس" فقط "صاحب" و آن سهواست.

۷- در طهر: "بروق"

۸- در نثر خطی طهر درین اقتباس از قاموس کلمه "بجینها" نیامده و صحیح اینجا حاشیه داده است.

۹- در طهر: "ظاهرش" و این غلط است.

۱۰- نثر طهر "و" ندارد.

۱۱- نثر طهر "ببین" ندارد.

۱۲- در نثر طهر صحیح درست کرده و "بیک" نوشته. اما "بیک" درست باشد.

۱۳- مصحح نثر طهر صحیح کرده "ببین" نوشته است ولی "ببین" درست است.

۱۴- در طهر این جا هم بفتح نوشته است.

۱۵- در طهر: "معرب آن"

۱۶- از "ج" این عبارت مفقود است.

۱- ج: "کاف را قاف"

رساله "معربیات رشیدی"

- ۲- در نسخ اصلی طبر: "ویراج"
- ۳- نسخ طبر "زمنیا" ندارد.
- ۴- ب: "یعنی اندک می تراود"
- ۵- در طبر: "وخت اول"
- ۶- ج: "تخ" (در طبر "کب" و "تخ" هر دو نیست).
- ۷- نسخ طبر "شتر" ندارد.
- ۸- المغرب (ج ۱ ص ۲۱): "الا وازق قریب اوازه"
- ۹- شاید که در "اوازه" الف دوم یعنی بر سر کاتب نسخ بوده باشد.

صفحه ۱۰۳

- ۱- در طبر: "پاچق"
- ۲- در طبر: "کسر دوده اند"
- ۳- این عبارت که بین دو قلاب محصور است از "ج" نقل شده است و صورت "ب" نیست که کاتب نسخ بسیاری از عبارات را اولاً حذف کرده بود و هنگام صحیح آن عبارات را در حاشیه اضافه کرده است. چنانچه این جایگزین بعد کلمه "زمنی" علامت اضافه ثبت است ولی در حاشیه صفحه چیزی درج نیست.
- ۴- در طبر: "وق" گرچه در اصل نسخ خطی ایران "وین" است و از روی قاموس این درست است.
- ۵- کذافی "ب" و "ج": نیزه اک و اسج نیزک بالقاریه التدریج. (نسخ خطی ایران با "ب" متن است ولی صحیح "نیزه" درج کرده. و معرب نیزه "نیزق" نیز آمده. (لسان العرب، باب القاف).
- ۶- ج: "الغیر"

صفحه ۱۰۴

- ۱- ب: "میدیت"
- ۲- ج: "چ"
- ۳- ج: "پوست آن"
- ۴- ج: "میلی"
- ۵- نسخ طبر این لغت ندارد.
- ۶- در نسخ طبر: "زنجیل" با "تج" و تصدیق لام، معرب "تنگور" ولی در نسخ اصل "زنجیل معرب دل" (؟) نوشته که درست باشد.
- ۷- در ب و ج: "کل" و "لصح" "کلی" (در نسخ طبر "کلی" است).
- ۸- این طور در "ج" یافت شود (نسخ طبر این عبارت ندارد).

صفحه ۱۰۵

- ۱- "بندر لهری" (؟) (در نسخ خطی ایران هم "لاهوری" بوده ولی مرتب طبر "لاهور" نوشته است و این درست نیست).
- ۲- در "ب" و نسخ خطی طبر "برخاست" که فله است.

رساله "معربیات رشیدی"

- ۳- "و دینل... قصه بلاد الهند و قبل له الدینلان علی التبعیه منها محمد بن ابراهیم الدینلی الکی" (قاموس، ج ۳، ص ۳۸۵) الدینلی... مدینه مشهوره علی ساحل بحر الهند... فی الانقیام الثانی... و انما یخصی میاه لهور و مولاتان قصب فی البحر الاحمر، و قد نسب انما قوم من الرواة نعم ابو جعفر محمد بن ابراهیم الدینلی جاور مکه... و حسین بن حسن الروزی، و لدنه ابراهیم بن محمد الدینلی یروی عن موسی بن حارون... (یا قوت، ج ۲، ص ۶۳۸)
- ۴- در نسخ اصل طبر "اطرفیل" نوشته است.
- ۵- در طبر: "که معرب تری بجل"
- ۶- در طبر: "ترابلس"
- ۷- در طبر: "معرب الکیون است یا نکس آن"
- ۸- در طبر: "شدر"
- ۹- در طبر: "کسره"
- ۱۰- "کم... که معرب آن قم است و کب نیز گویند" (رشیدی)

صفحه ۱۰۶

- ۱- در طبر: "معرب بودن ضم برحک"
- ۲- ج و ب: مزام- (در نسخ طبر: "معرب چم حرام" (؟) یعنی چم گرم (؟) و صحیح در حاشیه گفته است: "جوالقی در العرب گوید: و الحزم الحرقاری معرب و هو تفتیش "العرد" و هما وخیلان دو یسعتلمان فی الحر و البرد (ص ۹۶) و نیز همو گوید: العرب: الحرقاری معرب (ص ۲۲۰) و چنانکه معلوم است "صرم" معرب "چم" است و "جرم" معرب "گرم" و جوالقی را در مورد اشتباهی رخ داده است اما عبارت متن رشیدی نیز مغلوط و نامفهوم می باشد. اما دکتر صدیقی در یکی از یادداشت های خود این طور نوشته است: "و اصل حقیقت این که جوالقی یا رشید قوی را صحیح اشتباهی رخ نداده است. جوالقی گفته بود "الصرام الجلد" ناسخان غفلت مآب کلمه "جلد" را "جرم" نوشته اند که در چند نسخه کتاب معریات این کتابت مغلوط راه یافت است. اما یک نسخ العرب بسیار قدیم در کتابخانه اسکواریال محفوظ و نقل نمایی آن (بروتوگراف) نزد این بنده موجود و در آن بخط روشن "الجلد" نوشته است و رشیدی هم صحیح خطا کرده. بعد کلمه "چم" می گوید "صرام چم گرم" (ع-ص)
- ۳- خوشام باضم علم معرب خوش نام ای الطیب الام- (القاموس)
- ۴- در طبر: "بفتح ویم"
- ۵- در طبر: "کج را بین"
- ۶- طبع لاندن، ص ۸۳۰ و رجوع کنید به معجم البلدان، ج ۳، ص ۸۸- و در قراءات هشی (ج ۵، ص ۳۶۹، تحت ۷، ۸۸): کشوین- و بلاذری (ص ۳۲۱): کشیرین- و در متن دیوستن لند کشیرین می دارد.

صفحه ۱۰۷

- ۱- ب و ج: کفدان و آن غلط است. (در طبر هم "کفدان" است).
- ۲- ج: "معرب کفدان" اما کفدان هم صحیح نیست.
- ۳- اما کفدان با کاف در صحاح نیست و العرب بالقاف صحیح.
- ۴- در طبر: "و آن نیزه"

- ۳- در طهر: "البا"
 ۴- ب: "تاهراکه" (در طهر هم): "تاهراکه" است
 ۵- ای کیهانی سعادت خدای
 ۶- "کب شافیه"
 ۷- "وه جبان" را ندارد- (در طهر "عاجیان" و "عاج عاجیان" بانی موصوفه)
 ۸- در طهر: "عوزان"
 صفحه ۱۱۰
 ۱- در رختی یا رخت ریشی ه را محرب گفته-
 ۲- "الفتح" انشاء آتقی است-
 ۳- الف: الف و کسر قاف-
 (Greek : AGKURA
 Latin : ANCYRA
 English : ANGORA)

۴- در طهر: "یه تعال"
 صفحه ۱۱۱

- ۱- در طهر: خیره: "فایا را ساکن" درین نیست-
 ۲- در اینجا خود اصل (طهر) قلمی آمده است و باب الیاء را نمانده از الحریب من الکلام الالهی لابی منصور الجوالقی (طبع مصر، ۱۳۰۹) (ادب الف ۱۳۱۱) به تمام احمد محمد شاگر، استخراج و بحث الحاق کرده است- و در صفحه ۷۵ باب الیاء را که از جوالقی "استخراج" کرده است هم کرده است- نقل آن بدون دیگر کی کم-
 (ع-س)
 ۳- ب: "کویان"
 ۴- ۲-۱: که تحقیق آمده است- (زمان): "نهر و قصب باشد- تگاهی در روشن شیرین بجانب ضروری کوی- می شده بود سالکان بهمان- ع-س)
 میان سربست به نقل غلامان
 ۵- هم قاری
 ۶- این دو که این با از رخت ریشی (ع-س، ۱۳۱۲) نقل شده است-



- ۵- "تر جهان بافت" و هم مضمون همین فتح و حیر زبان و خوش تحریر و کی که داننده در زبان باشد که صاحب یک زبان را بشاید دیگر زبان بهمانه و این محرب تر زبان است- الف- (فیات اللغات)
 ۶- در رختی اصل طهر "یه جبان" بود ولی الف درست نموده است-
 ۷- "ع" این لغت را ندارد و آن که است-
 ۸- ع: "استخوان و استخوان محرب چاهان و استخوان- [استخوان: بافت و باکسر صفا- (تکم البلدان، ع-س، ۱۳۱۲، ص ۱۸۸) (در رختی "طهر" هم مطابق نحو "ع" است- و این درست تری نماید به نسبت نحو "ب" (طهر)
 ۹- در طهر "دوزن" نوشته اند در نحو اصل هم در نحو "دوزن" نموده-
 ۱۰- ع: "تاهراستان"
 ۱۱- ع: "فصلان" و آن که است ظاهر-
 ۱۲- ع: "نون زاکم"
 ۱۳- "فتح" (۲)
 ۱۴- ع: "دوش فلی و این جماعت لغت فتح را نموده-
 ۱۵- در طهر: "فوقی ل-"
 صفحه ۱۰۸
 ۱- ع-س، ۱۳۱۲: "دنی الواقات استار سر الما زین فصاح من هو بلمد الذی یصل له بالماء یختره خواره [خواره] در کلاه محو تحریر آیین هو امواد امده بحسب فی الارض و ترین بهیضا و استور و الثیاب الحسان و ککن ذلک فی الاماواق و الصاعی وقت قدوم ملک او اموات امر من حاکم الامور-"
 ۲- در طهر: "محرب کتران با کثیران بخف یا-"
 ۳- در طهر: "فصلان-"
 ۴- در رختی محرب "تلی" است ولی آن را "تلی" نوشته است-
 ۵- "تورقین، با هم واکسر، مله و زنجیر و محرب زدن بافت" (کهذا فی الحسب) و زدن و زدن و زدن محرب-
 ۶- در طهر: "تلیکن"
 ۷- در طهر: "تلیکن"
 ۸- بافت جستان به هم- (روح کبیر، تکم البلدان، ع-س، ۱۳۱۲، ص ۱۵۲، و الانساب و نق ۱۳۱۳)
 ۹- در طهر: "ستانیان" - بافت ستانیان (باصادو اثنین)-
 ۱۰- در طهر: "بافت"
 صفحه ۱۰۹
 ۱- ع: "حکان"
 ۲- "الانحسین، عازر معروف و الانحسین فی قول و لدی له باصنین فصور الحیران و کما محرب" (محرب، ع-س، ۱۳۱۲، ص ۱۹۴) - در رختی طهر "کهذا فی الحسب" درین نیست (طهر)

رسالہ
معربات رشیدی
(اردو ترجمہ)

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ
الکاملین۔ اما بعد کیونکہ معرب الفاظ قرآن، حدیث اور بزرگوں کے کلام میں ملتے ہیں
اور اُن کی تشریح اور استعمال کی تحقیق و تفصیل کسی کتاب میں نہیں ملتی، اس لیے حتی
الامکان تلاش اور جستجو کر کے یہ باتیں اس رسالے میں جمع کی گئی ہیں جو ایک مقدمہ
اور چند ابواب پر مشتمل ہے۔ ابواب کے عنوان لفظ کے آخری حرف کے اعتبار سے قائم
کیے گئے ہیں کیونکہ تعریب کا عمل زیادہ تر الفاظ کے آخری حصے میں ہوا کرتا ہے جیسا کہ
آگے چل کر معلوم ہوگا۔

تعریب کی تعریف: واضح ہو کہ غیر عربی الفاظ کے عربی عبارت میں استعمال کو
تعریب کہتے ہیں نیز ان لفظوں پر عربی الفاظ کے اصولوں مثلاً تنوین اور لام تعریفی
وغیرہ کا اطلاق بھی عمل تعریب ہی کے ذیل میں آتا ہے۔ اب اگر اس لفظ کے وزن
اور حروف کے حامل الفاظ عربی زبان میں پہلے سے موجود ہوں تو وہ جوں کا توں منتقل
کر دیا جاتا ہے اور عربیت کے احکام مثلاً تنوین اور لام تعریفی وغیرہ اس پر عائد کر دیے
جاتے ہیں، جیسے الفاظ ”نزد“ اور ”بخت“ وغیرہ، لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض
اوقات اس لفظ کا کوئی حرف بدل کر اس کی جگہ ایسا حرف رکھ دیا جاتا ہے جو اس زبان
میں نہیں آتا، جس سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ یہ لفظ دوسری زبان سے نکل کر

عربی زبان میں شامل ہوا ہے۔ اب اگر اس لفظ کے وزن اور حروف کے حامل الفاظ عربی میں موجود نہ ہوں تو پھر اس میں ترمیم کی جاتی ہے۔ یہ ترمیم یا تو محض حرکت و سکون میں تبدیلی کی شکل میں ہوتی ہے یا حروف میں رد و بدل، کی بیشی یا تشدید و تخفیف کی صورت میں یا حروف کی جگہ ادل بدل کرنے سے یا پھر دو، تین یا زائد حروف کے اجتماع سے۔

تبدیلی حرکت کی مثال: لفظ ”دستور“ کے دال پر فارسی میں زیر ہوتا ہے لیکن عربی میں اس پر پیش بولا جاتا ہے کیونکہ صیغہ فعلول (ف پر زیر) عربی میں نہیں ملتا۔

”دلہیز“ جو فارسی میں دال پر زیر کے ساتھ آتا ہے اُسے عربی میں زیر کے ساتھ بولا جاتا ہے کیونکہ صیغہ فعلیل (ف پر زیر) عربی میں رائج نہیں۔

تبدیلی سکون کی مثال: ”کازرون“ جو ایک شہر کا نام ہے، اس کی ”ز“ فارسی میں ساکن ہے لیکن عربی میں اس پر زیر آتا ہے کیونکہ عربی میں دو ساکن جمع نہیں ہوتے۔

تبدیلی حرف کی مثال: صین (چین کا معرب) اور کرج (کرہ کا معرب) یعنی وہ میل یا کائی (سبزی) جو روٹی پر آجاتی ہے۔

اسقاط کی مثال: ”نشا“ جو نشاستہ کا معرب ہے۔

اضافہ کی مثال: ”دیباچ“ (دیبا کا معرب)۔

دو یا زیادہ اقسام کے اجتماع کی مثال: ”لجام“ (زیر کے ساتھ) جو لگام کا معرب ہے

اور ”برید“ (بریدہ دم کا معرب) اور طیلان (تالشان کا معرب) اور ”خفارج“

(پیش پارہ کا معرب)، ان سب میں تین قسم کا اجتماع ہے جب کہ ”زلیہ“ (”زلیو“

کا معرب) میں چار قسم کا اجتماع ہے اور ”تفیشل“ میں جو تفشیل کا معرب ہے (یہ ایک

قسم کا حریرہ ہے جو خمار اتارنے کے لیے پکاتے ہیں) اس میں حرف کی تبدیلی، حروف

کی ادلا بدلی، حرکات میں تبدیلی، سکون کی تبدیلی اور ”و“ کا سقوط گویا پانچ قسم کی

تبدیلیاں جمع ہو گئی ہیں۔

قاعدہ نمبر ۱۳۲: جو ہائے مخفی فارسی الفاظ کے آخر میں واقع ہو اسے یا تو جیم یا قاف

سے بدل دیتے ہیں یا حذف کر دیتے ہیں جیسے فالو ذج اور فالو ذق اور فالو ذ۔ یہ تینوں ”پالوہ“ کے معربات ہیں۔ البتہ لفظ ”کاخ“ (”کامہ“ کا معرب) میں ”و“ کو ”خ“ سے بدلا گیا ہے۔ راقم کا گمان ہے کہ یہ بھی اصل میں ”کاخ“ (جیم کے ساتھ) تھا اور کاخ اس کی تصحیف ہے۔

قاعدہ نمبر ۱۳۳: ہر وہ لفظ جس کے آخر میں الف، ی یا واو ہو اس کے آگے ق یا ج بڑھا دیتے ہیں اور یہ قاعدہ بھی عام استعمال ہوتا ہے جیسے دیباچ، زرنوج اور کرج اور رستاق، ستوق اور ابریق۔

قاعدہ نمبر ۱۳۴: فعلول (ف پر زیر) کے ہر صیغہ پر پیش ڈال دیتے ہیں اور فعلیل (ف پر زیر) کے ہر صیغہ پر زیر لگا دیتے ہیں کیونکہ (ف پر زیر) عربی میں نہیں آتے یا بہت شاذ ہیں جیسے ”صقوق“ (ص پر زیر) جو ایک جگہ کا نام ہے۔ اسی طرح فعال کے ہر صیغہ پر زیر لگاتے ہیں کیونکہ فعال (ف پر زیر) غیر مضاعف عربی زبان میں نہ ہونے کے برابر ہے جیسے ہنداز اور ہندام (زیر کے ساتھ) جو ہنداز اور ہندام (زیر کے ساتھ) کے معرب ہیں اور یہ انداز اور اندام کی کم معروف صورتیں ہیں، بلکہ یہ صراحت کی گئی ہے کہ فعال غیر مضاعف، علاوہ خز عال، خرطال اور قسطال کے، رائج نہیں ہے۔

قاعدہ نمبر ۱۳۵: جب فارسی میں ایک لفظ ایک سے زیادہ شکلوں میں مستعمل ہو تو اُن میں سے جو صورت معرب سے نزدیک تر ہو اسی سے معرب کو ماخوذ سمجھنا چاہیے خواہ وہ صورت اصل لفظ نہ ہو بلکہ مولد یا مغیر ہو۔ اس کی مثال ہنزمین (ہ پر زیر، ز پر زیر اور ن اور م ساکن) بردوزن جردحل (ح ساکن) ہے جو بقول صاحب قاموس جماعت کے معنی میں آتا ہے۔ اب فارسی میں یہ لفظ بمعنی جماعت و مجمع تین صورتوں میں یعنی انجمن، ہنجمن اور ہنومن ملتا ہے۔ تو ہنومن کو آخری صورت [ہنومن] کا معرب کہا جائے گا کیونکہ اس صورت میں اصل سے تبدیلی سب سے کم ہوتی ہے اور ”ز“، ”ج“ کے مقابلے میں ”و“ سے قریب تر ہے۔ البتہ حرکات میں رد و بدل اور میم کا ساکن

ہوتا عربی صیغے کے تحفظ کی خاطر ہے کیونکہ عمل تعریب میں بنیادی چیز یہی ہے۔ صاحب قاموس نے ازہ تردید پہلے دو الفاظ [انجمن اور انجمن] کو اصل بتایا ہے جو درست نہیں۔ علاوہ ازیں موصوف نے "ہنرمین" بمعنی جماعت کو "انجمن" سے لیا ہے اور "انجمن" کو مجمع کا ہم معنی بتایا ہے اور یہ بھی صحیح نہیں ہے۔

دوسری مثال "ہنداز" (زیر کے ساتھ) ہے جس کی اصل، فارسی میں، ہنداز، انداز اور اندازہ ہیں۔ اب اس کو پہلے لفظ [ہنداز] سے ماخوذ سمجھنا چاہیے کیونکہ اس میں تبدیلی سب سے کم ہے، تاہم صاحب قاموس نے اسے آخری لفظ [اندازہ] سے اخذ کر دیا ہے۔ برب اس کی شہرت کے اور یہ خلاف قاعدہ ہے۔

قاعدہ نمبر ۵: ہر وہ لفظ جو فارسی میں "باش" کے وزن پر ہو، جب اس کی ہائے مفتی کو قف سے بدلتے ہیں تو اس سے پہلے حرف پر زیر بھی لگا دیتے ہیں کیونکہ صیغہ قائل (نہن پر زیر) عربی میں نہیں آتا نیز اس زیر کا انحصار ہائے مفتی کی بنیاد پر ہے مثلاً باش اور باذن (باش اور بادہ کے معرب)۔

قاعدہ نمبر ۶: فارسی یا کسی اور زبان کا وہ لفظ جس میں دو ساکن آتے ہوں، اس کا معرب بناتے ہوئے ایک ساکن کو متحرک کر دیتے ہیں جیسے فارس (ر پر زیر) معرب پارس اور کازرون (ز پر زیر) معرب کازرون (ز ساکن)۔ صاحب قاموس کا یہ کہنا کہ باند (ف ساکن) بافت کا معرب ہے جس میں دو ساکن آتے ہیں، محل نظر ہے۔ قاعدہ نمبر ۷: اگر فارسی کا کوئی لفظ الف کے ساتھ بھی آتا ہو اور امالہ^{۱۶} کے ساتھ بھی تو ان میں سے جو بھی عربی وزن کے قریب ہوگا اس سے معرب اخذ کیا جائے گا۔ چنانچہ طیلان کو تیلان کا معرب کہنا چاہیے جو تالشان کا امالہ ہے۔ اس پر گفتگو آگے آئے گی۔

فارسی جیم (ج) کو صاد سے بدلتے ہیں اور کبھی شین سے بھی جیسے شاش (چاچ کا معرب) اور فارسی کاف (گ) کو جیم سے بدلتے ہیں اور کبھی ثین سے اور کبھی کاف (تازی) سے بھی۔ ثائے فارسی کو زائے عربی اور جیم عربی سے، ہائے فارسی

(پ) کو فے اور کبھی بائے عربی سے: ت کو طوئے اور کبھی تین نقطوں والی ثے سے جیسے توٹ (توت کا معرب)، کاف عربی کو قاف سے مثلاً قریز (کرز کا معرب)، سین کو صاد سے اور شین کو سین سے بدلا جاتا ہے۔ البتہ اوپر بیان کردہ پہلے چار حرف (ج، گ، ذ، پ) جو عربی میں نہیں آتے، بہر صورت تبدیل ہوتے ہیں۔ باقی حرف بھی اکثر بدل جاتے ہیں۔

تشدید

دو حرفی الفاظ (کی تعریب کرتے ہوئے اُن) پر تشدید لگا دی جاتی ہے یا اُن میں ایک حرف بڑھا کر سہ حرفی بنا دیتے ہیں مثلاً بط (بت کا معرب)، دن (دل کا معرب)، قز (کز کا معرب)، کز (کثر کا معرب)، کس [پیش اور تشدید سین] (کس کا معرب) اور ایک قول کے مطابق سن (بس کا معرب)۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان قاعدوں کی مثالیں آگے بیان ہوں گی۔

ان قاعدوں اور ضابطوں کے علاوہ چند چیزیں اور بھی ہیں جو معرب الفاظ کے بیان کے دوران میں اہل تفصیل پر آشکار ہو جائیں گی اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

یاد رہے کہ کچھ حرف فارسی میں نہیں آتے اور وہ ث، ح، ص، ض، ط، ظ، ع اور ق ہیں۔ اسی طرح ایک صحیح قول کی رو سے ذال^{۱۷} بھی ان میں شامل ہے۔^{۱۸} بعض اہل تحقیق کا کہنا ہے کہ ف، ب، ز، جیم اور کاف عربی اصل فارسی میں نہیں ہیں بلکہ یونانی زبان میں بھی نہیں آتے۔ اس لیے فارسی اور یونانی زبان کے جس لفظ میں بھی ان میں سے کوئی حرف آئے تو یا تو وہ معرب ہے یا زمانہ قریب کے غیر عرب لوگ، جن کا لہجہ میل جول کے باعث عربوں کے لہجے سے متاثر ہو گیا ہے، اس طرح بولتے ہیں ورنہ اصل زبان میں ان کی جگہ دوسرے حرف تھے۔

باب الف

جنابی (پیش کے ساتھ): جناب (پیش کے ساتھ) کا معرب۔ یہ ایک مشہور

کھیل ہے جسے عوام جناح^{☆۱} (نقطے والی نے سے) کہتے ہیں۔

سانی (پیش کے ساتھ): سانہ یا سان کا معرب۔ مشہور پرندہ ہے جو عربی میں سلوٹی اور ہندی میں پودنا کہلاتا ہے۔^{☆۲}

قبیضاء (حمیراء کے وزن پر) اور قبیطی (پیش کے ساتھ اور بے پر تشدید اور زبر) کہتا^{☆۳} کا معرب۔

جباری (پیش کے ساتھ): بہرہ کا معرب، جسے چرز^{☆۴} بھی کہتے ہیں۔

کسرئی (زیر اور زبر کے ساتھ): خسرو کا معرب، یعنی ملک کو وسعت دینے والا (بحوالہ قاموس)۔

عیسیٰ: الیشوع کا معرب، جو سریانی لفظ ہے اور اس سے عیسیٰ بننا ہے، جو مخفف ہے "بخت الیشوع" بمعنی غلام عیسیٰ کا۔ مامون کے عہد میں جبریل بن عیسیٰ عیسائی طبیب تھا۔

نشا: نشاستہ کا معرب۔

صا: چا کا معرب، جو قبوہ کی طرح پیتے ہیں۔

کسلی (کاف پر زیر، بے نقط سین پر تشدید، یے ساکن اور لام پر زبر۔ خفنی کے وزن پر): کسلی کا معرب جو ہندی لفظ ہے اور یہ روناس^{☆۵} کی طرح ایک سرخی مائل لکڑی ہوتی ہے جو مونہ کرتی ہے۔ ہندی میں کہیلا کہلی^{☆۶} کے نام سے مشہور ہے۔ بالغاء: پایہا کا معرب۔ صحاح میں آتا ہے: البالغاء، الاکارع۔^{☆۷} ابو عبید کا کہنا ہے کہ اس کی اصل فارسی میں "پایہا" ہے۔

ب

سرداب (زیر کے ساتھ): سرداب^{☆۸} کا معرب۔

جرداب (زیر کے ساتھ): گرداب^{☆۹} کا معرب۔

رباب: رواہ کا معرب۔ اس کے ترکیبی معنی "غناک آواز رکھنے والا" کیونکہ "رواہ" غناک آواز کو کہتے ہیں اور "و" نسبتی ہے۔

جورب (زبر کے ساتھ): گورب کا معرب، جسے آج کل جوراب^{☆۱۰} کہتے ہیں۔

جوزاب (پیش کے ساتھ): گوزاب کا معرب۔ یہ ایک کھانا ہے جو چاول اور گوشت سے پکاتے اور سرکہ یا انگور کی کھٹائی ڈالتے ہیں۔

فاریاب^{☆۱۱}: پارباب کا معرب۔ یہ بلخ کے نواح میں ایک گاؤں ہے جو ظہیر فاریابی^{☆۱۲} کی جائے پیدائش ہے۔ اسے فیریاب^{☆۱۳} (کیما کے وزن پر) بھی کہتے ہیں جو حیریاب (پاریاب کا امالہ ہے) کا معرب ہے۔ فیریاب^{☆۱۴} بھی آیا ہے۔

فاراب^{☆۱۵}: پاراب کا معرب۔ یہ ترکستان کا ایک شہر ہے جو ابونصر فاریابی^{☆۱۶} کی جائے ولادت ہے۔ کہتے ہیں کہ یہی شہر اترار ہے جہاں امیر تیمور نے وفات پائی تھی۔^{☆۱۷} دراصل پاراب اور پارباب مزدوعہ زمین کو کہتے ہیں۔ کیونکہ ان دونوں مقامات کی زمین زیر کاشت تھی، اس لیے یہ نام رکھے گئے۔

حب (پیش اور بے کی تشدید کے ساتھ): خم^{☆۱۸} کا معرب۔

زریاب (زیر کے ساتھ): زر آب (زبر سے) کا معرب یعنی سونے کا پانی۔

سقلاب اور مقلاب (دونوں زیر کے ساتھ): سقلاب (زبر اور گاف ساکن) ایک ملک کا نام ہے۔^{☆۱۹}

سذاب (زبر^{☆۲۰} اور نقطہ والے ذال سے): سذاب^{☆۲۱} (بے نقطہ دال سے)

کا معرب، جو ایک مشہور گھاس ہے۔

میزاب: میزاب (یائے مجہول سے) کا معرب یعنی پانی ٹپکنے کی جگہ^{☆۲۲} (میم کے زیر کو کھینچ کر پڑھا، ہمزہ کی حرکت اس سے پہلے حرف پر دے دی اور دو ساکنوں کو ملانے کی غرض سے ہمزہ کو حذف کر دیا)۔ دراصل میز (یائے مجہول سے)،

شاش (پیشاب) یا شاش کتندہ (پیشاب کرنے والا) کو کہتے ہیں جو مصدر "شاش کردن" کا فعل امر ہے اور اس کے ترکیبی معنی ہیں "پانی چھڑکنے والا"۔ قاموس میں آتا ہے:

"پانی کا اذب (جیسے کہ ضرب) یعنی جاری ہونا اور اسی سے میزاب نکلا ہے یا وہ فارسی معرب ہے یعنی پانی کا بہنا۔"

لیکن تعریب کی بنا پر اس تشریح میں کلام ہے کیونکہ جب میزاب فاعل ہو سکتا ہے تو اس کو امر بتانے اور "یہ میزاب سے امر ہے" لکھنے کا تکلف روا رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

جلاب (پیش اور لام پر تشدید): گلاب کا معرب۔

جریب (چار قفیر[☆] کا فاصلہ): گری کا معرب۔ یہ دراصل ایک کھلا میدان ہے۔

ت

جلبت [جیم اور بے پر زبر]: گلبت (گاف پر زبر اور یک نقطہ بے) کا معرب۔ یہ ایک قسم کی کشتی ہے جیسا کہ "جہانگیری" میں آیا ہے۔

تاخذاة (نقطہ دار ذال سے): تاخذ[☆] کا معرب، جمع نواخذہ ہے۔ عربوں نے اس سے فعل اخذ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے مخذ (اے پر تشدید کے ساتھ) جیسے کہ تراؤس۔

طست (سین یا شین سے): تشت کا معرب۔ کبھی تے کو سین سے بدل دیتے ہیں اور طس کہتے ہیں۔ طساس اور طسوس جمع آتی ہے۔

جرجانیہ: گرگانج کا معرب، جو ملک خوارزم کا دارالحکومت ہے۔[☆] ترک اسے ارتج کہتے ہیں۔

صنجد المیوان یا صنجد المیوان: صنگ تراؤد[☆] کا معرب۔

سنجدونہ (سین اور بے پر زبر اور [پہلا فون] ساکن)، نیلے رنگ کی پوشیمین: "آسمان گون" کا معرب، جیسا کہ قاموس میں دیا گیا ہے اور بظاہر "شب گون" کا معرب معلوم ہوتا ہے۔

سلفجہ (پیش کے ساتھ): سلفجہ کا معرب جسے ہندی میں "ہنڈوی" کہتے ہیں۔ عربوں نے اس سے مصدر اور فعل اخذ کیے ہیں۔ کہتے ہیں سلفجہ اور سلفجہ (زبر کے ساتھ) یعنی ہنڈوی کی اور ہنڈوی کرنا۔

طہاجہ (طوئے اور "ہ" پر زبر): تباہہ کا معرب یعنی کباب، جو عربی میں گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے معنوں میں آتا ہے اور اس کے مفہوم میں بھوننا ضروری نہیں ہے جیسا کہ مشہور ہو گیا ہے۔ قاموس میں کہا گیا ہے "الکباب: ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا گوشت" اور اسی میں کہا ہے: "الطہاجہ: ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا گوشت، تباہہ کا معرب۔"

طنفسہ (طوئے اور نے پر زبر): تنہہ کا معرب، اور یہ غالیچہ اور شطرنجی ہوتی ہے۔ [اس کی جمع طنافس ہے اور اس کے بیچنے والے کو طنافسی کہا جاتا ہے]۔

سیاحجہ (بے نقطہ سین پر زبر اور یے اور ایک نقطہ والی بے پر زبر): ملک سندھ کی ایک قوم جو بعمرہ میں بیت المال کی مگراتی کرتی اور پہرہ دیتی تھی۔ جب انہوں نے بیت المال طلحہ و زہیر کے حوالے نہیں کیا تو انہوں نے ان سے صلح کر لی اور ایک رات بے خبری میں ان پر ٹوٹ پڑے اور دھوکے سے مار ڈالا۔[☆] صحاح کے مؤلف نے لکھا ہے کہ یہ لفظ معرب ہے لیکن اس کی اصل نہیں بتائی۔ میرا خیال ہے کہ یہ لفظ دراصل سیاحجہ ہے (ایک نقطہ والی بے "ی" سے پہلے ہے) جو سچجہ کی جمع ہے اور یہ سچجہ[☆] کا معرب ہے۔ یہ قوم سندھ میں مشہور اور جواں مردی اور بہادری میں معروف ہے۔ بعد میں عمل تھلیب سے سیاحجہ کو سیاحجہ بتالیا گیا جیسے ملک کی جمع ملائکہ جو اصل میں مالک تھی یا واحد ہی کی تھلیب کردی گئی اور اس اصل سے جمع بنی۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

خرقاہ (زبر کے ساتھ): خرگاہ^{۱۵۱} کا معرب۔ ✓

صلحہ (پیش کے ساتھ اور لام پر زبر اور تشدید): صلہ^{۱۵۲} [زبر کے ساتھ اور لام پر تشدید] کا معرب۔

سبدہ (پہلے دو حرفوں پر زبر اور نقطہ والی ذال): سبد^{۱۵۳} کا معرب۔

بخت: بخت کا معرب۔

صفانہ: چفانہ^{۱۵۴} کا معرب۔

بستوقہ (پیش کے ساتھ): بستو (زبر کے ساتھ) کا معرب۔ یہ چھوٹا مرتبان ہوتا ہے اور تعریب کی صورت میں زبر کی پیش میں تبدیلی اس لیے ہوئی کہ زبر کے ساتھ فعلول اور فعلولہ عربی زبان میں نہیں ہے، جیسا کہ پہلے ذکر ہوا تھا۔ اور یہ جو صیرورہ اور شیخوہ وغیرہ کی مثالیں ملتی ہیں تو اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ دراصل یہ دوسرے صیغے تھے چنانچہ ”صرح“ اور دوسری کتابوں میں اس کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔

دمقہ (زبر کے ساتھ): دمکہ کا معرب۔ یہ لوہاروں کی دھونکی ہوتی ہے جس سے آگ دہکاتے ہیں۔ اسے دم اور دمہ بھی کہتے ہیں۔

ستوقہ (پیش کے ساتھ): ستو کا معرب۔ یہ کھوٹا درم ہوتا ہے جس میں تین تہیں ہوتی ہیں یعنی دونوں طرف چاندی اور بیچ میں کوئی اور چیز۔

جردقہ (زبر کے ساتھ): گردہ^{۱۵۵} کا معرب جسے عربی میں رعیف بھی کہتے ہیں۔

بوٹقہ: بوٹہ^{۱۵۶} کا معرب۔

ذوالقہ: ذوالہ کا معرب۔ یہ آٹے کا گولہ ہوتا ہے جسے ہندی میں پیڑا کہتے ہیں۔

فرزجہ (پیش کے ساتھ): پرزہ کا معرب۔

میمہ (زبر کے ساتھ): ”می بہ“ کا معرب۔ یہ انگور اور بھی کے عرق ہوتے ہیں جنہیں ملا کر ابال لیا جاتا ہے۔

دستہ: دستہ^{۱۵۷} کا معرب جسے عربی میں حزمہ کہتے ہیں جیسا کہ قاموس میں آتا ہے۔

زلیہ (جدید کے وزن پر): زلیو کا معرب۔ اس کی جمع زلالی اور زلیوچہ تفسیر ہے۔ عوام زلیچہ کہتے ہیں۔

رہوجہ (زبر کے ساتھ): رہوار^{۱۵۸} ”صرح“ میں ہے کہ یہ فارسی سے

معرب بنا ہے۔

باجہ: با کا معرب یعنی عام سالن، جسے ابا بھی کہتے ہیں۔ باجات جمع آتی

ہے۔

قہ (پیش کے ساتھ اور ایک نقطہ والی بے پر تشدید): کہہ کا معرب اور یہ (پیش اور بے پر تشدید) بچنے لگانے والوں کا کدو یا شیشہ^{۱۵۹} ہوتا ہے جسے مکھنوں کے مقام پر لگادیا جاتا ہے تاکہ خون ایک جگہ اکٹھا ہو جائے۔ پھر اس پر استرہ مارتے ہیں جیسا کہ ”جہانگیری“ میں آیا ہے۔

آبہ: آدہ کا معرب۔ یہ ایک شہر ہے جسے سادہ^{۱۶۰} کہا جاتا ہے۔

ذرة (پیش اور خفیف ”ز“ سے): زرت کا معرب۔ یہ مشہور اناج ہے جسے

ہندی میں جوار کہتے ہیں۔ عربوں نے اس لفظ میں دو تبدیلیاں کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ

زے کو ذال سے بدل دیا، کیونکہ فارسی میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جو ذال سے شروع

ہوتا ہو۔ دوسرے یہ کہ لمبی تے کو گول تے سے بدل دیا تاکہ قلعہ، شبہ اور کرۃ جیسے

الفاظ کا ہم جنس ہو جائے۔

بادرنجویہ: بادرنگویہ^{۱۶۱} کا معرب یعنی بانگو۔

زلفیجہ: (زیر کے ساتھ) یعنی زنبیل۔^{۱۶۲} ”صرح“ کے مطابق فارسی سے

معرب ہے۔

فنجکشت: فنج انگشت کا معرب۔ یہ ایک گھاس ہے جسے ”دو خس اصابع“^{۱۶۳}

اور ”دو خس اوراق“^{۱۶۴} کہتے ہیں۔

ث

توت: توت کا معرب۔

طہورت: جمہورت^{۱۶} کا معرب۔

کوٹ (زبر کے ساتھ): قاموس میں کنش کے معنی میں آیا ہے اور فارسی میں کنش کے مقابلے میں کوش زیادہ فصیح ہے لیکن کوش کا معرب کوس (بے نقطہ سین سے) ہونا چاہیے نہ کہ ٹے سے جو محل غور ہے۔

کیومرث: گیومرث (گاف پر زبر کے ساتھ) کا معرب جس کے ترکیبی معنی ”زمین کا رہنما“ ہیں کیونکہ گیو بمعنی زمین اور مرث بمعنی سردار ہے اور یہ لفظ سریانی یا یونانی ہے لہذا فارسی میں اسے گل شاہ [پہلے حرف پر زبر] کہتے ہیں۔ فرہنگ جہانگیری کے مؤلف نے اسے گیومرث (گاف پر زبر اور یے پر پیش) لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس کے معنی بولنے والے جاندار کے ہیں کہ گیو بمعنی بولنے والا اور مرث بمعنی زندہ ہے۔ بعد کے لوگوں میں کیومرث (عربی کاف اور ٹے) مشہور ہے حالانکہ یہ نام فارسی ہے اور فارسی میں ٹے نہیں ہوتی۔ صاحب جہانگیری کی بات ختم ہوئی۔ اس میں اس نے چند غلطیاں کی ہیں۔ یوں کہ کیومرث سریانی یا یونانی ہے جیسا کہ گیومرث یا کے بارے میں، جس کے معنی علم ہندسہ کے ہیں، کہا گیا ہے کہ گیو کا مطلب زمین اور میثر یا بمعنی اندازہ ہے۔ اور مرث اور مارت، سید کے معنوں میں آتا ہے جیسا کہ حضرت مریم کو مارت مریم کہا جاتا ہے اور تقویم کی کتابوں میں ”عید مارت مریم“ کا ذکر آتا ہے۔ گیومرث یا کا معرب جیومرثا ہے۔ چنانچہ افلاطون سے روایت ہے کہ ”جو شخص جیومرثا کا علم نہ رکھتا ہو وہ میرے گھر میں داخل نہ ہو۔“ خویطر یا اس کی تصحیف ہے۔^{۲۶}

دیوث (یے کی تشدید کے ساتھ): دیوت (یے کی تخفیف اور آخر میں تے کے ساتھ) کا معرب۔

طرثیث (پیش کے ساتھ اور رے پر زبر اور ٹے پر زیر): نیشاپور^{۳۶} کا ایک

گاؤں، جیسا کہ قاموس میں بتایا گیا ہے۔ نیز کہا گیا ہے کہ ترشیز کا معرب ہے۔

ج

میخج اور میخج: ”می پنخہ“ کا معرب۔

نشاخ: نشاستہ کا معرب۔

ابدوج السرج: ^{۱۶} ابدوژ کا معرب، یعنی دوہرا نمدہ، ^{۲۶} پسینہ چوس^{۳۶} اور قاموس میں آتا ہے: ابدوج السرج، زین کا نمدہ، ^{۳۶} گدی۔ ^{۵۶} ابدوژ کا معرب۔ دو نج (دال پر پیش اور نون پر زیر): دونی کا معرب، یہ ایک قسم کی کشتی ہے۔

دیبا: دیبا^{۶۶} کا معرب۔

بازروج (نقطہ دار [ذال] پر زبر): بازو^{۶۶} (دال ساکن) کا معرب۔

لوبیا: لوبیا کا معرب۔

کرج (پیش اور رے پر تشدید): کرہ کا معرب یعنی گھوڑے وغیرہ کا پتھیرا۔ کرج (پہلے دو حرفوں پر زبر): کرہ کا معرب یعنی میل یا سبزی [پھپھوندی] جو روٹی پر جم جاتی ہے۔ اور عرب، تعریب کے بعد، اس سے مصدر افعال اور اسما بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: ککرج الخبذ... الخ یعنی روٹی خراب ہوگئی جب اس میں سبزی (پھپھوندی) کا نقص پیدا ہوا۔ اور کرہ آلود روٹی کو متکرج کہتے ہیں۔ فالوزج: پالودہ کا معرب۔ اور قاموس کے مؤلف کا کہنا ہے کہ: ”فالوزج ایک مٹائی ہے اور اسے فالوزج نہیں کہنا چاہیے۔“ لیکن بعض کتابوں میں آیا ہے۔

کوج: کوسہ^{۸۶} کا معرب۔

جوزخ (زبر کے ساتھ): گوزینہ^{۹۶} کا معرب۔

لوزخ: لوزینہ^{۱۰۶} کا معرب۔ اور یہ دونوں مشہور بیٹھے ہیں۔

کبرنج (زیر کے ساتھ): کبرینہ کا معرب۔ یہ خواتین کا چڑے کا بیوہ ہوتا ہے۔

بہرج و نہرج: دونوں نہرہ کے معرب ہی بمعنی کھوٹا یا غیر خالص۔

بنج (پہلے دو حرفوں پر زیر): بنفشہ کا معرب۔

بہرائج (زیر کے ساتھ): بہرامہ کا معرب جو بید مشک کو کہتے ہیں۔

شفارج (پیش اور رے پر زیر): پیش پارہ^{۱۵۱} کا معرب۔ یہ ایک طباق یا خوان ہوتا ہے جس میں نقل اور عطر کے پیالے رکھ کر محفل میں لاتے ہیں، جیسا کہ قاموس میں ہے۔ لیکن "سامی" میں کہا گیا ہے کہ شفارج ایک حلوئے^{۱۵۲} کا نام ہے، طباق یا خوان کا نہیں جیسا کہ مؤلف قاموس کا خیال ہے۔^{۱۵۳}

فیشارج و پیشارج (دونوں فے اور دونوں بے پر زیر): پیشارہ کا معرب ہے جیسا کہ "النبایہ" میں آیا ہے اور مرقومہ بالا "شفارج" کا مترادف ہے لیکن شفارج کے برخلاف ان دونوں میں تبدیلی کم واقع ہوئی ہے کیونکہ اس میں بے اور یے کو حذف کیا گیا، شین پر پیش لگایا گیا اور رے پر زیر دیا گیا کیونکہ یہ (سابقہ صورت) ہائے مختفی کے قاعدے کے خلاف تھی اور یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ اسے عربی زبان میں رائج وزن "علاط" پر منطبق کیا جائے۔

انج: انبہ^{۱۵۴} کا معرب، جو ہندوستان میں مشہور پھل ہے۔

انمودج (پیش کے ساتھ): نمودہ کا معرب یعنی نمودار یا کسی چیز کا نمونہ۔ اور قاموس کے مؤلف کا کہنا ہے کہ انمودج غلط ہے اور صحیح نمودج ہے، نون پر زیر کے ساتھ لیکن یہ بات محل نظر ہے کیونکہ صاحب مفتاح اور عربی کے اکثر علما نے "انمودج" اپنی تحریروں میں استعمال کیا ہے۔ ان کی عبارتوں کو غلط بتانا بذات خود غلط ہے۔ اور "مفتاح" کے شارحین نے اس کو "نمودہ" کا معرب کہا ہے، نمونہ کا نہیں جیسا کہ بعض کا خیال ہے، نیز تعریب کے اصول کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ نمونہ کا نہیں بلکہ نمودہ کا معرب ہو۔

اسکرج: (الف پر پیش، کاف، رے پر زیر): اسکرہ^{۱۵۵} کا معرب۔

صنج (زیر کے ساتھ):^{۱۵۶} چنگ کا معرب، نیز صنج کا معرب، جس کا بجانا ہندوستان میں عام ہے۔ اور یہ دوسرا معرب صاد پر زیر کے ساتھ ہونا چاہیے کیونکہ صنج (کا "سین") زیر کے ساتھ آتا ہے زیر کے ساتھ نہیں۔^{۱۵۷}

ننج (زیر کے ساتھ): بنگ (زیر کے ساتھ) کا معرب اور یہ اجوائن خراسانی ہے۔

منج (زیر کے ساتھ): منگ (زیر کے ساتھ) کا معرب۔ یہ ایک نشہ آور بیج یا اس کی پتیاں ہوتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اجوائن خراسانی ہے۔ اور اگر اس (معرب کے میم) پر پیش ہو تو یہ "منگ" (پیش کے ساتھ) کا معرب ہے، جو ہنرماش کو کہتے ہیں جسے "منج" (میم پر پیش اور جیم پر تشدید) بھی کہا جاتا ہے۔^{۱۵۸}

سبازج (پیش کے ساتھ): سبادہ^{۱۵۹} کا معرب۔

ساج: ساگ کا معرب، اور یہ ایک بڑا درخت ہوتا ہے جو ہندوستان میں مشہور ہے۔^{۱۶۰}

سازج (نقطہ والی ذال پر زیر): سادہ^{۱۶۱} کا معرب۔

سازنج (نقطہ والی ذال پر زیر): شادہ^{۱۶۲} کا معرب۔

شاہانج: شاہ دانہ^{۱۶۳} کا معرب۔

شاہترج: شاہترہ^{۱۶۴} کا معرب۔

بفتاج (ایک نقطہ والی بے پر زیر اور نیچے دو نقطوں والی یے): ہسپاہ^{۱۶۵} کا

معرب۔

سکباج (زیر کے ساتھ): سکبا (زیر کے ساتھ) کا معرب یعنی سرکہ با۔^{۱۶۶}

اسفیدانج: اسپیداب یا اسپیداو یا اسپیدا^{۱۶۷} (واو کو حذف کر کے) کا معرب

اور تعریب کے اصول کی رو سے آخری لفظ کا معرب کہنا مناسب ہے کیونکہ جس لفظ کے آخر میں الف ہوتا ہے اس پر جیم بڑھا دیتے ہیں۔ اور یہ لفظ آسیاب، آسیاؤ اور آسیا

کی مانند تینوں طرح جائز ہے۔ نیز مثلاً دریاب، دریاو اور دریا۔ اور اس کی مثالیں بہت ہیں۔

صاروج: چارو^{۱۲۶} کا معرب۔

صونج (زبر یا پیش کے ساتھ): چوبہ کا معرب، جس سے روٹی کو پھیلاتے ہیں۔^{۱۲۷}

طازج: تازہ کا معرب۔

طہوج (زبر کے ساتھ): تہو^{۱۲۸} کا معرب۔

طسوج (زبر اور سین پر تشدید): تسو^{۱۲۹} کا معرب۔

طانج: تادہ^{۱۳۰} کا معرب۔

کندوج (پیش کے ساتھ): کندو (زبر کے ساتھ) کا معرب، یہ مٹی کا بڑا ظرف ہوتا ہے جو جانی پچانی چیز ہے۔^{۱۳۱} عربوں نے اس سے مصدر کندج (زبر کے ساتھ) نکالا ہے یعنی کندو بنانا۔

دیزج (زبر کے ساتھ): دیزہ کا معرب یعنی سیاہ۔^{۱۳۲}

دسج: دستینہ^{۱۳۳} کا معرب۔

دسج: دسی^{۱۳۴} کا معرب۔

کسج (پیش کے ساتھ): کستی کا معرب یعنی جینو (زتار)۔

بزرج (بے اور رے پر پیش): بزرگ کا معرب اور اس سے نکلا ہے۔ بزرجمہر^{۱۳۵} جسے فارسی میں بزرگ مہر کہتے ہیں۔

فزعج (فے اور نقطہ والی زے پر زبر اور نون ساکن): پنوہ کا معرب جو پنچہ کا مترادف ہے۔ یہ ایک تاج ہے جو ایران میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کیا جاتا ہے۔ اسے "دست بند" بھی کہتے ہیں۔ قاموس کے مؤلف نے کہا ہے کہ پنچہ کا معرب سے جو پنوہ کا ہم معنی ہے لیکن پہلی صورت بہتر ہے کیونکہ عربی کی زے فارسی کی زے (ژ) سے زیادہ قریب ہے اور اس سے تعریب زیادہ مناسب ہے۔

فہرج (جیسے جعفر، یعنی جعفر کے وزن پر): پہرہ یا فہرہ کا معرب۔ یہ اتخر کے نواح میں صحرا کی جانب ایک شہر ہے۔^{۱۳۶}

راہناج: راہ نامہ کا معرب۔ یہ ایک تحریر ہوتی ہے جسے دیکھ کر معلم اور ملاح سمندر میں کشتی چلاتے ہیں۔

برناج: برنامہ کا معرب یعنی حساب کا جامع ورق۔^{۱۳۷}

دہج (پہلے دونوں حرفوں پر زبر): دہنہ کا معرب جسے "دہنہ فرہنگ" بھی کہتے ہیں۔

دہرج (رے پر تشدید): دہ پرہ^{۱۳۸} کا معرب۔

مرج (زبر کے ساتھ): مرتک^{۱۳۹} (زبر کے ساتھ) کا معرب۔ مؤلف قاموس نے اسے "مردہ" کا معرب سمجھتے ہوئے کہا ہے کہ میم پر پیش ہونا چاہیے۔ زیر خلاف قیاس لگائی گئی ہے۔^{۱۴۰}

مارناج: مارماہی^{۱۴۱} کا معرب، یعنی جریٹ یا جری۔^{۱۴۲} یہ مچھلی کی ایک قسم ہے، ذرا مختلف۔ اور یہ صلور^{۱۴۳} کی تفسیر ہے، عمار (بن یا سر) والی حدیث میں۔ مردار سنج اور مرداسنج (رے کو حذف کر کے): مردار سنگ اور مرداسنگ^{۱۴۴}

کا معرب۔ سکسج: (بے نقطہ سین پر زبر، کاف ساکن، بے پر زیر، یے ساکن اور نون پر زبر): سکینہ^{۱۴۵} کا معرب۔ اور یہ ایک قسم کا گوند ہے۔

اشج (الف پر پیش اور نقطہ دارشین پر زبر اور تشدید): اشہ^{۱۴۶} (پیش اور شین پر زبر اور تخفیف یا تشدید) کا معرب۔ گوند کی قسم ہے۔

خر بندج: خربندہ^{۱۴۷} کا معرب۔

طسوج: تسونہ^{۱۴۸} کا معرب جو ایک شہر ہے۔

رازیانج: رازیانہ^{۱۴۹} کا معرب۔

سطنج (زبر کے ساتھ): "چتورنگ" کا معرب جو ہندی لفظ ہے۔ چتور کے

معنی چار اور ایک [نون ساکن اور کاف پر زبر] کے معنی عضو۔ کیونکہ شطرنج میں شاہ اور فرزین (وزیر) کے علاوہ چار رکن ہوتے ہیں یعنی فیل، شتر، اسپ اور پیادہ۔

چشمیرج: چشمیرہ کا معرب یعنی چاکسو۔

درواج، زین کا پیش کوہہ: ^{۱۵} دروازہ گاہ کا معرب۔

نیرنج (زبر کے ساتھ): نیرنگ ^{۱۶} کا معرب۔

ابلج اور بلج: بلبلہ ^{۱۷} کا معرب۔

املج (اطلس کے وزن پر): آملہ کا معرب۔

بلج: بلبلہ ^{۱۸} کا معرب۔

زانج: زاک ^{۱۹} کا معرب۔

کذج (کاف اور نقطہ والی ذال پر زبر): کدہ (کاف پر زبر اور بے نقطہ وال) یعنی مکان ^{۲۰}۔

زنج: زنگ ^{۲۱} کا معرب۔

زرنج (پہلے دو حرفوں پر زبر): زرنگ کا معرب، جو سیستان کا ایک شہر ہے۔ ^{۲۲}

اسرنج: اسپرنگ یا اسرنگ کا معرب اور یہ فرغانہ ^{۲۳} میں ایک شہر ہے۔

زرلوج ^{۲۴} اور زرنوق (پیش کے ساتھ): زرنو کا معرب، یہ اوزجند سے آگے

ایک شہر ہے۔

قونج ^{۲۵} (زبر کے ساتھ اور نون پر زبر اور تشدید): کنوج (زبر سے اور نون

پر تخفیف) کا معرب۔

قج (قاف پر زبر اور ایک نقطہ والی بے ساکن): کج ^{۲۶} کا معرب۔

زنج (زبر کے ساتھ): زنگ ^{۲۷} کا معرب۔

داناچ: دانا کا معرب۔

باباچ: بابا کا معرب۔

ہنج: شعی کا معرب، یعنی وہ قیص جو رات کو پہنتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں پوشتین کے معنوں میں ہے۔

بروج: بردہ کا معرب [یعنی لوٹ کے مال میں آیا ہوا غلام]۔

پونج: ^۱ پوشنگ کا معرب، اور بعض اس کا معرب فونج بتاتے ہیں۔ یہ ایک

شہر ہے جسے ان دنوں پونگ کہتے ہیں۔ اس کی بنیاد افراسیاب ^۲ کے باپ پونگ ^۳ نے رکھی تھی۔

بیار دانج: بیار دانہ کا معرب، جو ایک گھاس ^۴ ہے۔

نارنج: نارنگ کا معرب۔

اترنج اور اترنج (الف اور رے پر زبر، نیز پہلے لفظ میں جیم پر تشدید): ترنج

کا معرب۔

نبرنج: نبریدہ کا معرب، یعنی خسی مینڈھا جسکے بال نہ کترے گئے ہوں۔

برنج (پہلے دو حرفوں پر زبر): برنگ کا معرب، جسے ہندی میں باڑنگ کہتے

ہیں۔

شج: شبہ ^۵ کا معرب اور شبہ بیچنے والے کو شاج (زبر کے ساتھ اور بے پر

تشدید) کہتے ہیں۔

ننج: (زبر کے ساتھ): پیک ^۶ کا معرب۔

فیروزنج (زبر کے ساتھ اور رے پر پیش): فیروزہ ^۷ کا معرب۔

فیل زہرنج: فیل زہرہ ^۸ کا معرب۔ یہ ایک بوٹی ہے جس کا نچوڑ خض ہے

جسے ہندی میں رسوت کہتے ہیں۔

دارنج: داری کا معرب یعنی وہ شخص جس کی تحویل میں گھر کے ضروری کام

ہوں۔

فنج (زبر کے ساتھ): فنگ ^۹ کا معرب۔ یہ ایک ناپ ہے جس سے پودوں

کو پانی دینے والے پانی تقسیم کرتے ہیں۔

کشف: کشف (زبر کے ساتھ) کا معرب۔ یہ ساروغ^{۱۶} کی ایک قسم ہے جیسا کہ جہانگیری میں کہا گیا ہے۔

فرنج: فرنگ کا معرب۔

زنج: زمہ کا معرب جسے ہندی میں پھنکری کہتے ہیں۔

میانج (زبر کے ساتھ): میانہ کا معرب۔ اور یہ دربند کے نزدیک ایک شہر ہے۔^{۱۷}

یارج: یارہ^{۱۸} کا معرب۔

ایارج (زبر کے ساتھ): ایارہ کا معرب۔ اس سے مراد ایک طین دوا (جلاب) ہے۔

ونج (پہلے دو حرفوں پر زبر)، فنج^{۱۹} کا ایک گاؤں ہے: ونہ کا معرب۔

تخاج (تخج کی جمع): تختہ کا معرب، جیسا کہ "معرب" میں کہا گیا ہے۔

زروج: زروہ کا معرب اور ماء الزروج، زرداب (کا معرب) ہے، جو سرخاب

اور شاہاب سے پہلے گل کا اثریہ^{۲۰} سے نکلتا ہے۔

ننج (بے پر زبر) اور نخج (پہلے دو حرفوں پر پیش): پختہ کا معرب۔

رونج: روی سوختہ^{۲۱} کا معرب۔

لمباج (بے پر زبر)، انڈے اور گوشت سے تیار کردہ ایک کھانا: تباہہ کا معرب۔

شانا [ف] ج: شاپا پک^{۲۲} کا معرب۔ یہ ایک بوٹی ہے جسے برنوف (ب) اور نون پر پیش) بھی کہتے ہیں۔

قونج: کونج کا معرب۔

خلنج: خذنگ^{۲۳} کا معرب۔

برزنج (جیسے "قرطق"): پرزہ کا معرب، اور فرزج بھی اس کا معرب ہے۔

ابلونج (پیش کے ساتھ): آبلونج^{۲۴} (مد کے ساتھ یا بغیر مد کے) کا

معرب۔

بلنج السفینہ (جیسے "سکین"): بلنج^{۲۵} (لام کی تخفیف کے ساتھ) کا معرب۔

کج (پیش کے ساتھ): کسہ کا معرب۔ اور یہ کنجارہ^{۲۶} ہے۔

کج (پیش کے ساتھ): کسہ کا معرب۔ یہ کھجور کی چھال کا گٹھا ہے جو پیٹھ

پر اٹھایا جاسکے۔

ح

مسج: مشیخا کا معرب، جو سریانی زبان میں "بابرکت" کو کہتے ہیں لہذا "مسجا" بھی استعمال کرتے ہیں۔

تارج (رے پر زبر): تارج^{۲۷} (رے پر پیش) کا معرب۔

خ

فرخ (دونوں فے پر زبر): فرخہ کا معرب یعنی خرقہ۔^{۲۸}

کاخ: کامہ^{۲۹} کا معرب۔

فرخ: فرسنگ^{۳۰} کا معرب۔

زرنج (زبر کے ساتھ): زرنج^{۳۱} (زبر کے ساتھ) کا معرب۔

د

نرد: نرد^{۳۲} کا معرب۔ اس کا موجد اردشیر^{۳۳} ہے۔ اس بنا پر اسے نردشیر بھی کہتے ہیں۔

فرند (پہلے دو حرفوں پر زیر اور نون ساکن): پرند (زبر کے ساتھ) کا معرب، یعنی تلوار کا جوہر اور مشہور کپڑا۔

کسزود (کاف اور تے پر زبر، سین ساکن اور نقطے والی زے): "کاست وافرود"^{۳۴} اور یہ ایک کھاتہ ہوتا ہے جس میں زمین کے محصول کا حساب لکھا

جاتا ہے۔

لازورد (عربی زے پر زیر): لاژورد^{۱۵۱} (فارسی زے یعنی ڑے ساکن)، کا معرب۔ اور بعضوں نے زے پر پیش کے ساتھ معرب بتایا ہے لیکن پہلا لفظ درست ہے کیونکہ زورد (زے پر زیر اور واو پر زیر) کے وزن پر "قطر" آتا ہے اور پہلے حرف پر پیش کے ساتھ کوئی صیغہ نہیں ملتا جیسا کہ شریف محقق نے "شرح ملاح" میں کہا ہے۔ البتہ لاجورد، لاژورد کا مغیر ہے نہ کہ اصلی لفظ، جیسا کہ "رسالہ مغیرات" میں صراحت کی جا چکی ہے۔

سہاوند (زیر کے ساتھ): سگاوند (زیر کے ساتھ) کا معرب۔ یہ سیستان کا ایک گاؤں ہے۔ وجہ [تسمیہ] یہ کہ اس میں کتے بہت ہیں یا پھر اس جگہ کے لوگوں کی برائی کی وجہ سے انہیں کتا کہا گیا ہوگا۔^{۱۵۲}

قد: کتہ^{۱۵۳} (عربی کاف کے ساتھ) کا معرب۔

بافد (نے ساکن): بافت کا معرب۔ یہ کرمان میں ایک شہر ہے یزد کے قریب جسے ان دنوں عام لوگ بافت^{۱۵۴} کہتے ہیں۔ قاموس میں آتا ہے: "اس میں دو ساکنوں کا اتقا (ملاپ) ہے۔"

صفد: صفد کا معرب، اور قاموس کے مؤلف کا خیال ہے کہ یہ دونوں الگ الگ مقامات ہیں اور یہ بات محل نظر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صفد نام کے دو موضع ہیں اور دونوں سین سے ہیں۔ ایک باغستان جو سمرقند میں ہے اور دوسرا سمرقند کے نواح میں علاقہ کال میں۔ اس دوسری جگہ کے نام کو عربوں نے صاد کے ساتھ معرب کیا ہے اور تفریق کی خاطر پہلے کو بدستور سین سے لکھتے ہیں۔ اور صفد دراصل نشیمن زمین کو کہتے ہیں جہاں پانی جمع ہو جاتا ہو۔^{۱۵۵}

بد (پیش کے ساتھ اور وال پر تشدید): بت کا معرب۔

بریدہ: "بریدہ دم" کا معرب۔ دراصل یہ ٹچر ہوتا ہے جس کی دم نشانی کے طور پر کاٹ دی جاتی ہے اور خبر لے جانے کی غرض سے دو فرسنگ تک اس کی تہبانی

کرتے ہیں۔ آج کل "بریدہ" اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اس پر سوار ہوتا ہے اور خبر لے جاتا ہے بلکہ ہر تیز رفتار پیغام رساں کو اسی نام سے یاد کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں دو فرسنگ کے فاصلے کو بھی "بریدہ" کہا جاتا ہے۔
تسمیہ (پیش کے ساتھ اور بے پر زیر): گو سپند^{۱۵۶} کا معرب۔

ذ

طبرزد: تمبرزد کا معرب یعنی مصری، گویا اس کے پہلوؤں کو تیشے سے کاٹا

گیا ہے۔

زمرذ: زمرذ کا معرب۔

موبذ (میم پر پیش اور بے پر زیر): موبذ کا معرب، یعنی آتش پرستوں کا

عالم۔

بریدہ (و اور بے پر زیر): ہیر بد کا معرب یعنی آگ کا محافظ۔

جہذ: گنبد کا معرب۔

آزاد: آزاد کا معرب اور یہ کجور کی ایک قسم ہے۔

استاذ: استاد کا معرب۔ اساتذہ جمع ہے۔

تلمیذ (زیر کے ساتھ): تلمیذ کا معرب۔ جمع ہے تلامذہ۔

جناذہ (جیم پر پیش اور ایک نقطہ والی بے پر زیر): کنابد کا معرب۔ اور یہ مشہور شہر ہے جسے آج کل گونا باذ^{۱۵۷} کہتے ہیں۔ میرزا قاسم^{۱۵۸} گونا بادی شاعر اور مولانا مظفر جناذی نجم کا تعلق اسی جگہ سے ہے۔ دراصل کنابد ایک پہاڑ کا نام ہے اور اس شہر کو اسی کے نام سے پکارا جاتا ہے، جیسا کہ فردوسی کے شعر سے ظاہر ہوتا ہے۔^{۱۵۹}

قباذ: کواد کا معرب، اور یہ نوشیرواں کے باپ کا نام ہے جیسا کہ تاریخ گزیدہ

میں مرقوم ہے۔

فالوڈ: پالودہ^{۱۲۱} کا معرب۔

فالوڈ: (پیش کے ساتھ): پولاد کا معرب اور فالوڈ بھی کہتے ہیں اور سیف مفلوڈ وہ تلوار ہوتی ہے جو فولاد سے بنائی جائے۔

دیوڈ (دال پر زبر، بے ساکن اور ایک نقطہ والی بے پر پیش): دو پود کا معرب۔ اور یہ ایسا لباس ہے جس کے دونوں طرف نقش و نگار^{۱۲۲} ہوں۔

کاغذ: کاغذ^{۱۲۳} (بے نقطہ دال کے ساتھ) کا معرب۔

موانید، یعنی جزیہ کے بقایاجات، مانید کی جمع۔ ”المغرب“ کی رو سے یہ معرب ہے۔

سینبر: یہ سنبل^{۱۲۴} کا معرب۔

ہوڈر (پیش کے ساتھ، ہمزہ ساکن اور نقطہ والی ذال پر زبر): گودرہ (زبر کے ساتھ) کا معرب یعنی گائے کا بچھڑا۔

سابور: شابور^{۱۲۵} کا معرب۔

الدخدار (زبر کے ساتھ): تخت دار^{۱۲۶} کا معرب۔ اور یہ سفید اور کالا کپڑا ہوتا ہے جیسا کہ ”قاموس“ میں آیا ہے۔

جاوشیر: جاوشیر^{۱۲۷} کا معرب، جو ایک درخت کا گوند ہے۔

فاڈ زہر: پاڈ زہر^{۱۲۸} کا معرب جس کا مخفف پاڈ زہر ہے، جس کے معنی زہر سے حفاظت کرنے والا اور زہر کا مقابلہ کرنے والے کے ہیں۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ پاڈ (واؤ کے ساتھ) کے معنی دھونے والے کے ہیں اور اس مفروضے کی بنا پر فاڈ زہر بھی واؤ سے ہے۔

شمخر (پیش کے ساتھ): شوم اختر^{۱۲۹} کا معرب۔

قدفیر: کندہ تیر^{۱۳۰} کا معرب۔

فیلور: پیلور^{۱۳۱} کا معرب، فلادہ اس کی جمع ہے اور قاموس کے مؤلف نے صرف جمع لکھی ہے اور واحد کا ذکر نہیں کیا۔

ہغور (پہلی اور دوسری بے پر پیش) ملک چین: ہغور (پہلی بے پر زبر اور دوسری بے پر پیش) جسے آج کل فغور کہتے ہیں اور اس کے ترکیبی معنی ہیں بت کا بیٹا۔ جہر (پیش کے ساتھ): چہرہ کا معرب۔^{۱۳۲}

روزگار: روزگار کا معرب۔

دستور (پیش کے ساتھ): دستور (زبر کے ساتھ) کا معرب۔

طنبیر (زبر کے ساتھ): تنبیر کا معرب یعنی پاتیلہ۔^{۱۳۳}

طبائیر (زبر کے ساتھ): تابائیر^{۱۳۴} کا معرب۔

سدیر (زبر کے ساتھ): سہ دیر کا معرب۔ یہ بہرام گور کا ایک محل تھا جس میں تین گنبد تھے۔ اس محل میں وہ عبادت کیا کرتا تھا۔ اور دیر گنبد کو کہتے ہیں۔

سدر (پیش کے ساتھ اور دال پر تشدید یا تخفیف): سہ درک کا معرب۔ اور یہ ایک کھیل^{۱۳۵} کا نام ہے۔

سمور (میم پر تشدید): سمور (میم کی تخفیف کے ساتھ) کا معرب۔

تنور (نون پر تشدید): تنور (نون کی تخفیف سے) کا معرب۔

شبور (بے پر تشدید): شپور کا معرب، بمعنی قرنا۔^{۱۳۶}

جوہر: گوہر کا معرب۔

جوزہر: گوزہر^{۱۳۷} (پہلے حرف پر زبر اور دوسرے پر زبر) کا معرب۔

انجر اور لجر: لنگر کا معرب۔

اصطر^{۱۳۸}: اختر کا معرب، اور یہ ایک مشہور شہر ہے جو ایران کے بادشاہوں کا دارالسلطنت رہا ہے اور اختر کے اصل معنی تالاب کے ہیں اور کیونکہ وہاں ایک بڑا تالاب تھا اس لیے یہ نام رکھا گیا۔

عسکر: لشکر کا معرب، جیسا کہ ”المغرب“ میں ہے۔

نیلوفر^{۱۵۶} کا معرب۔

ہوسر (شیں پر زہ اور بے پر زہ) چوسر کا معرب ہے چوسر بھی کہتے ہیں اور یہ حمرین سے چھ فرسنگ کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے۔^{۱۵۷}

استار (زہ کے ساتھ) استیر^{۱۵۸} کا معرب۔

نیساہر نیساہر^{۱۵۹} کا معرب۔

شاگر چاگر کا معرب۔

خیار ہوسر خیار چنبر^{۱۶۰} کا معرب۔

فرجار (زہ کے ساتھ) پرکار کا معرب۔

زنجار (زہ کے ساتھ) زنگار کا معرب۔

شہار (زہ کے ساتھ) ہڈکار^{۱۶۱} (زہ اور گاف) کا معرب اور یہ ایک پورا ہے جس کے پتے کالے اور جڑ ہنسی ہوتی ہے۔

ریسار (زہ کے ساتھ) رچپار^{۱۶۲} کا معرب۔

صنیر سنیل^{۱۶۳} کا معرب۔

نہر (پیش کے ساتھ) پھر کا معرب جو یہودیوں کا حدسہ ہوتا ہے۔

ہزار ہزار دستان^{۱۶۴} کا معرب۔

جلبار (پیش کے ساتھ) گبار کا معرب۔ یہ اصفہان کا ایک محلہ ہے اور سادات جلبار یہ مشہور ہیں۔

جبار (پیش کے ساتھ اور لام پر زہ نیز تشدید یا مخفیف) گنار^{۱۶۵} کا معرب۔

ز

الدرد: درد کا معرب۔ قاموس میں آتا ہے: "درد الثوب (کپڑوں کا سینا)، مشہور معرب۔" اسی لیے فارسی میں سوئی کو درزن، دھاگے کو درزبان اور خیاط کو درزی کہتے ہیں اور اس درزبان (بمقتی دھاگا) کو نسبت ہے درزن یعنی سوئی سے اور اس میں

آنے والا "ان" جمع کا نہیں ہے۔ اور "ابناء الدرد" (سینوں کے بچے) جوڑوں کو کہتے ہیں کیونکہ وہ بچوں میں چھپ جاتی ہیں۔

قر (زہ کے ساتھ اور زہ پر تشدید) کٹر (زہ کے ساتھ اور آخر میں زہ مختلف) کا معرب یعنی کپا ابر شہم۔ اور اس سے اخذ کیا گیا ہے "کٹراگند" یعنی وہ لباس جو بیک کے دن کے لیے ابر شہم خام سے بھرا جائے۔^{۱۶۶} اسی طرح "کڑین" بمعنی کیم^{۱۶۷} (پاکر) ہے جسے حمام کھن^{۱۶۸} کہتے ہیں۔

جرین اور قرین کرین^{۱۶۹} کا معرب۔ اور یہ اختلاف اس وجہ سے ہے کہ بعض لوگ "گرین" گاف سے اور بعض "کرین" گاف سے کہتے ہیں۔ پہلے کا معرب جرین اور دوسرے کا قرین ہوتا ہے۔ اور عربوں نے لفظ جرین سے مصدر اور فعل اخذ کیے ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے: جرین، جگرین، جرین فاجیسے حدس حدس، حدسہ۔

دلیر (زہ کے ساتھ) دلیر^{۱۷۰} (زہ کے ساتھ) کا معرب۔

جلوز (نیم پر زہ اور لام پر زہ و تشدید) گلوڑ کا معرب یعنی فندق^{۱۷۱}۔

چلوز (زہ وزن فردوں) چلوزہ (سے پر زہ اور وا بھول) کا معرب۔ یہ صنوبر (فیل) کا ایک بڑا درخت ہوتا ہے جس پر گنے والے غوزوں (ڈوڑوں) کی کثرت کے باعث اس کو چل غوزہ کہتے ہیں اور اس کے پھل پر بھی اسی نام کا اطلاق ہوتا ہے، جیسا کہ مشہور ہے۔

جوز: گوز^{۱۷۲} کا معرب۔

شونیز: صنیر یا ہوسر (دونوں میں نقطوں والا شین یا بے نقطہ سین) کا معرب بمعنی سیاہ دانہ^{۱۷۳}۔

جلواز (زہ کے ساتھ) جلوز (زہ کے ساتھ) کا معرب یعنی کوتوال کا بیاہ۔

ہنداز (زہ کے ساتھ) اندازہ کا معرب۔ اور تعریب کے بعد اس سے اور اسما اخذ کرتے ہیں جیسے ہندزہ اور ہندز اور کیونکہ عربی عبارت میں وال کے بعد زہ

نہیں آتی اس لیے ہندو اور مہندز کی زے کو سین سے بدل دیا جیسا کہ مشہور اور زبانوں پر جاری ہے۔

تفہیم: ^{۱۶} کفیز کا معرب۔

قہندز: کہن دژ ^{۱۷} کا معرب۔ اور اسی طرح قندز بھی اس کا معرب یا قہندز کا مخفف ہے۔

جز (پیش کے ساتھ): گرز کا معرب۔

نیروز (زیر کے ساتھ): نوروز ^{۱۸} کا معرب۔

فیروز (نے پر زیر اور رے پر پیش): پیروز کا معرب۔ فیروز آباد ^{۱۹}۔
پیروز آباد کا معرب ہے یا پھر فیروز آباد (زیر کے ساتھ) کا جو بذات خود مغیر ہے۔

س

دختنوس اور دخدنوس (عضر فوط کے وزن پر)، لقیط ^{۲۰} بن زرارہ کی بیٹی کا نام:
دختنوس کا معرب جو کسری (نوشیرواں) کی بیٹی کا نام ہے اور لقیط نے اس کے نام پر
اپنی بیٹی کا نام رکھا جیسا کہ "قاموس" میں ہے۔

فہرس (زیر کے ساتھ): فہرست کا معرب۔

فردوس: پردوس کا معرب جیسا کہ "تاریخ بہق" میں ہے اور "قاموس" میں
کہا ہے: فردوس، باغچہ جس میں وہ سب چیزیں ہوں جو تمام باغیچوں میں ہوتی ہیں۔
یہ عربی ہے یا پھر رومی یا سریانی جو عربی میں منتقل ہوا ہے۔ نیز کہا ہے کہ "فردوسہ"
وسعت اور فراخی کے معنوں میں ہے اور اس سے فردوس نکلا ہے۔

سندس ^{۲۱} (پیش کے ساتھ): مؤلف قاموس کا کہنا ہے کہ یہ متفقہ طور پر
معرب ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ اس کی اصل کیا ہے اور کس زبان کا ہے۔ ^{۲۲}

مبوس: منج گوش کا معرب یعنی چھوٹے کانوں والا۔ کیونکہ مجوسیوں کے دین کا
بانی چھوٹے کانوں والا آدمی تھا اس لیے اس لقب سے مشہور ہوا۔

کرباس (زیر کے ساتھ): کرباس ^{۲۳} (زیر کے ساتھ) کا معرب۔ کیونکہ
فعلال (زیر کے ساتھ) غیر مضاعف عربی زبان میں نہیں آتا۔

کوس (پیش کے ساتھ اور واو معروف): کوس ^{۲۴} (واو مجہول کے ساتھ) کا
معرب۔

بوس (پیش کے ساتھ): بوسہ اور بوس کا معرب۔ لیکن واو فارسی میں مجہول
ہے اور عربی میں معروف، کوس کے انداز میں۔

قیس (زیر کے ساتھ): کیش ^{۲۵} (یائے مجہول سے) کا معرب جو بحر عمان
میں ایک جزیرہ ہے۔

برجیس (زیر کے ساتھ): برجیس ^{۲۶} (زیر کے ساتھ) کا معرب، کیونکہ فعلیل
(زیر کے ساتھ) عربی میں نہیں آتا۔

دبوس (بے پر تشدید کے ساتھ): دبوس (بے کی تخفیف سے) کا معرب بمعنی
گرز۔

قابوس: کاوس ^{۲۷} کا معرب۔

تقلیس (زیر کے ساتھ اور زیر کے ساتھ بھی کہا گیا ہے): تقلیس (زیر کے
ساتھ) کا معرب۔ یہ گر حستان ^{۲۸} کا مشہور شہر ہے جو نوشاہ کا آباد کیا ہوا ہے۔ زیر اور
زیر کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ فارسی کے اصل لفظ میں تے پر زیر ہے۔ کیونکہ فعلیل
(کا وزن) عربی زبان میں بہت آتا ہے، اس لیے اس لفظ کو تفعیل پر قیاس کر کے تے
کو زائد سمجھ لیا گیا اور اصل کی زیر کو زیر سے بدل دیا گیا۔ جب کہ بعض لوگ اس کو
فعلیل پر قیاس کرتے ہوئے تے کو اصلی کہتے ہیں اور زیر کو بحال رکھتے ہیں۔ صاحب
قاموس نے ایک جگہ اس زیر کو عوام سے منسوب کیا ہے اور دوسری جگہ زیر کو درست
بھی سمجھا ہے۔

طمس (پیش کے ساتھ اور میم پر زیر): تمیشہ ^{۲۹} کا معرب۔ یہ مازندران
میں ایک جنگل ہے جو ایرانی بادشاہوں کی شکار گاہ تھا۔ اس وجہ سے اس میں بہت سی

عمارتیں تعمیر ہوئیں اور شہر کھلانے لگا۔

بازغیس: ^۱بادغیز کا معرب۔ یہ ہرات کے کچھ گاؤں ہیں۔

ریباس: ^۲ریواج کا معرب۔

جادرس: ^۳گاؤرس کا معرب۔

قمیس (قاف پر زیر اور پہلے سین پر تشدید): کشیش ^۴کا معرب۔

جاموس: ^۵گامیش کا معرب یا گامیش کا مخفف ہے۔

طوس: ^۶توس کا معرب اور یہ خراسان کا مشہور شہر ہے جس کی بنیاد توس بن

نوذر نے رکھی تھی اور بعد میں آنے والے ایرانی، فارسی کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے، اس لفظ

کو دونوں معنی (یعنی شہر کا نام اور اس کے بانی کا نام) میں ”طی“ کی طوئے سے لکھتے

ہیں، اس مشابہت کی وجہ سے جوتے، یے، بے اور نون میں ہے اور اکثر الفاظ کو، جن

میں شبہ کا امکان ہوتا ہے، اسی طرح لکھا جاتا ہے جیسے غلطیدن، طیدن، طانچہ اور اس

طرح کے دوسرے الفاظ کو شبہ دور کرنے کی خاطر (طی کی) طوئے سے لکھتے ہیں

حالانکہ وہ (قرشت کی) تے سے ہیں۔

طیس (طوئے اور بے پر زیر): طیس کا معرب جو خراسان میں مشہور شہر

ہے۔ ^۷

طبرس (طوئے اور بے پر زیر): تبرس کا معرب۔ یہ کاشان اور اصفہان کے

درمیان ایک پڑاؤ ہے جس کا اب کوئی نشان باقی نہیں ہے۔

فارس (رے پر زیر کے ساتھ): پارس (رے ساکن) کا معرب۔

فیما غورس: پیتا گورس (واو معدولہ یعنی بے آواز یا خاموش واو کے ساتھ) کا

معرب۔

جالینوس: گالینوس (خاموش واو کے ساتھ) کا معرب اور اسے غالینوس بھی

کہتے ہیں۔

مغناطیس: مگناٹیس کا معرب جو یونانی ہے اور چونکہ یونان کی زبان میں الف

اور یے کا تلفظ نہیں کیا جاتا اس لیے عرب کبھی تو ان دونوں حرفوں کو ادا کرتے ہوئے

مغناطیس معرب بناتے ہیں اور کبھی دونوں کو حذف کر کے مغطیس معرب بولتے ہیں اور

کبھی پہلے (حرف یعنی الف) کو حذف کر کے مغطیس کہہ دیتے ہیں لیکن دوسرے

(حرف یعنی یے) کو حذف نہیں کرتے کیونکہ مغناطیس کا صیغہ عربی زبان میں نہیں آتا۔

ماس: الماس کا معرب۔

قومس: ^۱(پیش کے ساتھ): کومش کا معرب اور یہ ایک امارت ہے جس میں

وامغان اور سمنان شامل ہیں۔

کندس: ^۲(کاف اور دال پر پیش): کندشہ کا معرب۔ یہ ایک بوٹی کی جڑ

ہے جس سے چھینکیں آتی ہیں، جیسا کہ ”اختیارات“ میں ہے۔

ش

خش (پیش کے ساتھ اور شین پر تشدید): خوش کا معرب جیسا کہ ”قاموس“

میں ہے۔

مرزنگوش: ^۳مرزگوش کا معرب۔

مردقوش (زبر کے ساتھ): مردہ گوش کا معرب جو مرزنگوش کا مترادف ہے

(یعنی دونوں ہم معنی ہیں) اور یہ ریحان کی ایک قسم ہے جو خوشبودار ہے۔ دوسرے لفظ

(مرزنگوش) کے بارے میں خیال ہے کہ اس کی میم پر پیش ہوگا لیکن (معرب پر) زبر

اس لیے دیا گیا کہ یہ وزن عربی زبان میں عام ہے۔

شاش: ^۴چاش کا معرب۔ یہ ایک شہر ہے جسے آج کل تاشکند کہتے ہیں۔

برخاش (زیر کے ساتھ): برخاش کا معرب، کیونکہ فعلال غیر مضاعف زبر

کے ساتھ عربی میں نہیں آتا۔

قفش: ^۵کفش کا معرب۔

فنجوش: ^۶فنج نوش کا معرب۔ یہ ایک معجون ہے جو پانچ اجزاء ملائے ^۶ سے بنتی

ہے اور دل کی تقویت کے لیے تیار کی جاتی ہے۔

ص

بلوس: بلوچ کا معرب۔ یہ ایک گروہ (قبیلہ) ہے جو ملک سندھ اور قندھار کے اطراف میں رہتا ہے۔

فص (زیر کے ساتھ اور صاد پر تشدید): شت^{۱۵۱} کا معرب۔

تخریص (زیر کے ساتھ): تیریز^{۱۵۲} کا معرب اور دخریص بھی کہا گیا ہے۔

خرص (زیر کے ساتھ)۔ قاموس میں کہا گیا ہے: اور شاید یہ خرس^{۱۵۳} کا معرب ہے۔

جص (زیر کے ساتھ اور صاد پر تشدید): ج^{۱۵۴} کا معرب۔

ط

ظ (پیش کے ساتھ اور طوئے پر تشدید): جت^{۱۵۵} [زیر کے ساتھ] کا معرب، اور یہ ایک قوم ہے جو ملک سندھ کے علاقوں میں رہتی ہے۔

بربط^{۱۵۶}: بربت کا معرب، جس کے معنی ہیں بطن کا سینہ کیونکہ دونوں میں مشابہت ہے۔

بط (زیر کے ساتھ اور طوئے پر تشدید): بت [زیر کے ساتھ] کا معرب۔
نط (زیر کے ساتھ، اور یہاں زیر زیادہ صحیح ہے): نٹ^{۱۵۷} (زیر کے ساتھ) کا معرب۔

ع

سترقع (سین اور قاف پر پیش): سکرکہ کا معرب، اور یہ جسد کی زبان میں مینہ (کٹنی) کی شراب کو کہتے ہیں۔

ف

شاروف: جاروب^{۱۵۸} کا معرب۔

جزاف (پیش کے ساتھ): گراف^{۱۵۹} کا معرب اور عرب تعریب کے ساتھ اس سے مصدر اور افعال اخذ کرتے ہیں جیسے جازف، بجازف، مجازف اور جزافا (زیر کے ساتھ)۔

شخرف: شگرف کا معرب۔ اور شخرف زالمی سیندر کو کہتے ہیں [جو ہندی لفظ سیندر کا مخفف ہے]۔

نصف (پہلے دو حرفوں پر زیر): نخب^{۱۶۰} کا معرب۔

ق

قفق (زیر کے ساتھ): قفہ^{۱۶۱} کا معرب۔

ترخشوق (پہلے دو حرفوں پر زیر اور نے ساکن): تلخ چوک^{۱۶۲} کا معرب جو ایک بوٹی ہے۔

✓ جرموق (پیش کے ساتھ): سرموزہ^{۱۶۳} کا معرب۔

✓ جروہق (پیش کے ساتھ): کردہہ^{۱۶۴} کا معرب یعنی گولہ۔

✓ غوزق (پیش کے ساتھ): غوزہ کا معرب۔

✓ جوزق (زیر کے ساتھ): گوزہ (یعنی غوزہ) کا معرب جیسے کپاس کا ڈوڈا یا پوست کا ڈوڈا۔

✓ جلاہق (پیش کے ساتھ): جلاہہ کا معرب اور یہ دراصل سوت کا گولہ ہوتا ہے اور مجازاً جو لاہے کو کہتے ہیں۔

✓ فالووق: پالودہ^{۱۶۵} کا معرب۔

✓ رستاق (پیش کے ساتھ): روستا^{۱۶۶} کا معرب۔

ابرئق (زیر کے ساتھ): آبری کا معرب، جو آبریز^{☆۱} کا مخفف ہے۔

م بوق: بورق کا معرب، جسے ہندی میں سہاگہ^{☆۲} کہتے ہیں۔ اس کی ایک قسم بورق ارنی ہے جسے عربی میں فطرون^{☆۳} کہا جاتا ہے۔

م بنیق (زیر کے ساتھ): بنبہ کا معرب جو ایک مقام اور مشہور علاقہ^{☆۴} ہے جیسا کہ "تاریخ بنیق" میں آتا ہے۔

م بشیق (دونوں بے پر زیر اور نقطہ دار شین ساکن): جبہ کا معرب اور یہ مرد کا ایک گاؤں ہے جیسا کہ "الانساب" میں آتا ہے اور "قاموس" کے مولف نے "جبہ" تو دیا ہے، اسے چاہیے تھا کہ اس کے معرب بشیق کا بھی ذکر کرتا۔

م خرق (پہلے دو حرفوں پر زیر): خرہ^{☆۵} کا معرب۔ یہ بھی مرد کا ایک گاؤں ہے۔

م جوق (جیم اور بے نقطہ سین پر زیر): کوٹک^{☆۶} کا معرب۔

م خیوق (زیر کے ساتھ اور واو پر زیر): خیوہ^{☆۷} کا معرب۔ یہ خوارزم کا ایک قصبہ ہے۔ شیخ نجم الدین کبریٰ^{☆۸} اسی جگہ کے تھے۔

م سرق (زیر کے ساتھ): سرک^{☆۹} کا معرب۔ یہ ایک مفید سبزی ہے۔

م زنبق: زنبہ کا معرب، جو ایک مشہور پھول ہے۔^{☆۱۰}

م دلق (پہلے دو حرفوں پر زیر): دلہ کا معرب جو لومڑی کو کہتے ہیں۔

م دسق (زیر کے ساتھ اور بے نقطہ سین پر زیر): دسمہ کا معرب اور یہ ابریشم کی قسم ہے۔

م زرق (پیش کے ساتھ اور رے پر زیر و تشدید): زره [رے پر تشدید سے] جرہ^{☆۱۱} کا ہم معنی ہے۔

م طابق: تادہ یا تابہ^{☆۱۲} کا معرب۔

م لقاقت (پیش کے ساتھ اور نون پر زیر): لکانہ^{☆۱۳} (زیر کے ساتھ) کا معرب اور یہ موٹی آنت کو کہتے ہیں۔

م رزدق اور رستق: رستہ کا معرب۔ "المغرب" میں ہے: "رزدق، [یعنی] صف۔" اور "الواقعات" میں: "تانبے کے برتن بنانے اور بیچنے والوں کا راستہ" [یعنی کسیرا بازار] حوالہ ختم۔ اور ظاہر ہے کہ پہلا (یعنی رزدق) رزدہ کا معرب ہے جو رستہ کا ہم معنی ہے۔

م منجیق (زیر یا زیر کے ساتھ): منجیک^{☆۱۴} کا معرب۔

م جوالق (پیش کے ساتھ اور لام پر زیر): جوال^{☆۱۵} کا معرب۔ جوالق (زیر کے

ساتھ اور لام پر زیر) اس کی جمع ہے۔

م دالق: دالک^{☆۱۶} کا معرب۔

م قرطق: کرتہ کا معرب۔

م یلیق: یلہ^{☆۱۷} کا معرب۔

م قربق: کرہ کا معرب جو کلبہ^{☆۱۸} کا ہم معنی ہے۔

م دیزق (زیر کے ساتھ): دیزہ کا معرب یعنی کالا (گھوڑا)۔^{☆۱۹}

م باذق (نقطہ والے ذال پر زیر): بادہ کا معرب۔

م بیذق (زیر کے ساتھ): پیادہ کا معرب۔

م طربق (زیر کے ساتھ): ترپہ کا معرب یعنی ترف^{☆۲۰} جسے ترکی زبان میں

قراقرت کہتے ہیں۔

م دورق (زیر کے ساتھ): دورہ کا معرب یعنی دستہ والا گھڑا۔ اور فارسی کی

فرہنگوں اور شعروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے پیالے کے معنوں میں ہے۔ امیر خسرو کہتے ہیں:

اے ساقی شراب دے کہ آج مجھے دیوانگی کی خواہش ہے۔ میرا پیالہ بھر دے

کیونکہ میری موت پیانہ خالی رہنے کی وجہ سے ہے۔^{☆۲۱}

اور سوزنی^{☆۲۲} کا کہتا ہے کہ:

اس دورے جیسے کانوں اور منکے جیسے سر والے شراب فروش چور نے عرق

انگور کے ہر گھڑے سے دس دس پیالے پی ڈالے۔
اور اسی کا شعر ہے:

ایک گلدھا جس کا سرمکا سا، کان دورے جیسے اور پہلو گھڑے کی مانند ہیں۔
اس کی پیٹھ ماٹ کی سی، گردن کوزے جیسی اور گلا قیف کی طرح ہے۔
لیکن مولف قاموس نے دورق کی تعریف کا کوئی شعر نہیں دیا۔
اس لیے ممکن ہے کہ دورق، دورہ کا معرب نہ ہو بلکہ مکے کے معنی میں عربی
ہی کا لفظ ہو۔^{۱۵۱} اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

زینق (زیر کے ساتھ): ثیوہ کا معرب جو مترادف ہے حیوہ یعنی پارہ کا۔
برق (پہلے دو حرفوں پر زیر): برہ^{۱۵۲} کا معرب۔
باشق (شین پر زیر یا زیر کے ساتھ): باشہ^{۱۵۳} کا معرب۔
خردق (زیر کے ساتھ): خوردہ کا معرب یعنی شوربا۔ صاحب قاموس نے
اسے معرب کہا ہے لیکن تعین نہیں کیا۔^{۱۵۴}
فستق (پیش کے ساتھ): پستہ کا معرب۔

بہق (زیر کے ساتھ): بہک کا معرب، جیسا کہ کہا گیا ہے۔ لیکن تاریخ
بہق میں بیہ کا معرب بتایا گیا ہے، جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔
البت: ابک^{۱۵۵} کا معرب۔

راوق (واو پر زیر کے ساتھ): راوک^{۱۵۶} کا معرب۔ اور قاموس میں ہے:
”راودق: شراب صانی یا وہ شفاف برتن جس میں مصفا شراب انڈیلی
جائے، بالفاظ دیگر (کانچ کی) صراحی۔“ حوالہ ختم۔

پس معلوم ہوا کہ عربی راودق ہے، راوق نہیں۔ لیکن صاحب قاموس نے
تعریف کی صراحت نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ راوک کا معرب راودق ہے جیسے ہاون کا
معرب حاوون کیونکہ ایسا فاعل جس کے عین پر زیر ہو عربی زبان میں نایاب ہے۔ اور
جو راوق ہے وہ راوک کا معرب نہیں ہے بلکہ مغیر ہے۔ اور بظاہر ابجی بھی عربی ہے اور

ابک اس کا مغیر ہے۔ اسی طرح بہک، بہق کا مغیر ہے، نہ یہ کہ بہق اور البق
معرب ہیں۔

م اشق (پیش کے ساتھ اور شین پر زیر و تشدید): اشہ (پیش کے ساتھ اور شین
پر زیر اور تشدید یا تخفیف) کا معرب۔ اور یہ ایک گوند ہے جیسا کہ ”اشق“ میں ذکر ہوا۔
قاق: کاک کا معرب۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ”قاق“ عربی نہیں ہے اور
فارسی بولنے والے، جو خرچ سے حرف ادا کرنا چاہتے ہیں، کاک کو قاق کہتے ہیں۔^{۱۵۷}
م سدق (سین اور نقطہ والی ذال پر زیر): سدہ کا معرب اور یہ مغوں کے جشن

کا دن ہے۔^{۱۵۸}
م فرانی^{۱۵۹} (پیش کے ساتھ اور نون پر زیر): پروانک کا معرب جو پروانہ^{۱۶۰} کا
مترادف ہے۔ یہ ایک جانور ہے جو شیر کے آگے آگے چلتا اور شور مچاتا جاتا ہے تاکہ
سب کو پتا چل جائے کہ شیر آ رہا ہے۔^{۱۶۱}

م شوبق (شین پر پیش اور ایک نقطہ والی بے پر زیر): چوبہ کا معرب، جس
سے روٹی کو پھیلاتے (بیلے) ہیں۔ یہ ”صونج“ کا مترادف ہے جس کا ذکر اوپر
آچکا ہے۔

م استبرق^{۱۶۲}: استبرہ کا معرب جیسا کہ ”نفاس“ میں آیا ہے اور ”قاموس“ میں کہا
گیا ہے کہ یہ موٹا ریشمی کپڑا (دیباے دبیز) ہے اور ”استرودہ“ کا معرب ہے۔
م شافق: شافہ^{۱۶۳} کا معرب۔

م ایزق، افزق اور اوزق (تینوں افعال کے وزن پر): آب زہ، آف زہ اور
آوزہ کے معرب۔ یہ آف اور آو، آب (پانی) کے مترادف ہیں اور زہ (زے پر زیر)
کے معنی بوندا باندی کے ہیں اور اس کے ترکیبی معنی ہیں، وہ زمین جس سے تھوڑا تھوڑا
پانی پھوٹتا یا ٹپکتا ہو۔ پہلے دو لفظ (یعنی ایزق اور افزق) حقیقی فقہ کی کتابوں میں ملتے
ہیں لیکن بعض میں نقطہ والی ذال سے درج ہیں اور بعض میں نقطہ والی زے سے۔ البتہ
دوسرا لفظ، تعریب کے قاعدے سے، جو مقدمہ میں بیان ہوا ہے، زیادہ قریب ہے۔ اور

تیسرا لفظ (یعنی اوزق) اگرچہ کسی کتاب میں نہیں ملا لیکن اس کی جمع "اوزق" ملتی ہے۔

"انھوں نے کہا، وہ چھوٹی نہر جس کا پانی جاری رہے اور کناروں یا اوزق (رہنے والی جگہوں) سے باہر نہ نکلے۔" اور "المغرب" میں ہے:

"الاوزق، اوازہ کا معرب، اور یہ زمین کا وہ حصہ ہے جہاں سیلاب وغیرہ کا پانی جمع ہو جائے اور اسی لیے انھوں نے چھوٹی نہر کہا ہے... الخ۔"

اور یہ بات غور طلب ہے کیونکہ "اوزہ" ان معنوں میں فارسی لغت کی کتابوں میں نہیں پایا جاتا۔ دوسرا لفظ "مغادز" کے استعمال کا بھی یہ تقاضا ہے کہ "اوزق" جمع ہوگا واحد نہیں۔

ص خندق (زیر کے ساتھ): کنودہ کا معرب۔

طاق: تاک کا معرب یعنی گھر کی محراب اور "تا" کا معرب یعنی جفت (جوڑا) کا متضاد۔

س نزم: نرمد کا معرب یعنی نرم و ہلکا۔

زرنیق (زیر کے ساتھ): زرنج (زیر کے ساتھ) کا معرب۔^۲

س دق (پہلے دو حرفوں پر زیر): دمہ کا معرب یعنی ہوا اور برف۔^۳

زندیق (زیر کے ساتھ): زندی (زیر کے ساتھ) کا معرب۔ کیونکہ مقدمہ میں درج کردہ قاعدے کی رو سے آخر میں تعریب کا قاف بڑھا دیا گیا ہے لیکن فعلیل (زیر کے ساتھ) عربی زبان میں نہیں آتا۔ اس لیے زے پر زیر لگایا گیا ہے۔ اور "قاموس" میں آیا ہے: "زن دین" کا معرب یعنی عورتوں کا دین۔^۴

وسق (زیر کے ساتھ)، چاندی کا خوان جس پر کھانا پیش کیا جاتا ہے اور "صحاح" کے مولف نے کہا ہے کہ یہ معرب ہے اور صاحب قاموس نے "طشت خوان" کا معرب بتایا ہے لیکن اس میں تامل ہے۔

ک

کھک: کاک کا معرب یعنی پھلکا (ہلکی روٹی)۔^۱

نیزک (زیر کے ساتھ): نیزک کا معرب، نیازک جمع ہے اور قاموس میں

ہے: "النیزک، چھوٹا نیزہ۔" اور "سای" میں آتا ہے "النیزک معرب۔"

خک (بے نقط سے): خک کا معرب جسے خار خک کہتے ہیں اور

ہندی میں گوکھرو کہا جاتا ہے اور اس سے مشابہ لوہے کے تین پہلو والے کانٹے بنائے

جاتے ہیں^۲ اور انھیں میدان جنگ میں بکیر دیا جاتا ہے تاکہ دشمن کے پیدل اور سوار

زخمی ہو جائیں۔ ان کو بھی مشابہت کی وجہ سے گوکھرو (خک) کہا جاتا ہے۔

طبرک (پہلے دو حرفوں پر زیر): تبرک (یک نقطہ بے ساکن) کا معرب جو

عام طور پر قلعہ گو اور خاص طور پر اصفہان کے قلعہ کو کہتے ہیں۔

لنخ مخک اور فرنج مخک: پنگ مخک کا معرب۔ یہ ایک خوشبودار بوٹی^۳ ہے

جس کا رنگ چیتے کی طرح (داندلار) اور بومخک جیسی ہوتی ہے۔

ل

فونل: پونل^۴ کا معرب۔

فل: فیل کا معرب۔

قرنل: کرن پھول کا معرب جو ہندی لفظ ہے۔ یہ مرکب ہے "کرن" بمعنی

کان اور "پھول" بمعنی گل سے۔ کیونکہ ہندوستان میں عورتیں اکثر اسے کان کے چھید

میں ڈال لیتی ہیں تاکہ رجم نہ جائے، اس لیے اس نام سے موسوم ہوا۔

غربال (زیر کے ساتھ): غربال^۵ (زیر کے ساتھ) کا معرب۔

سمندل: سمندر کا معرب۔ قاموس کے مولف نے "ز" کے باب میں کہا ہے

کہ سمندر یا سمندر ایک جانور (چوپایہ) ہے اور "ل" کے باب میں کہتا ہے کہ سمندل

ہندوستان میں ایک پرندہ ہے جو آگ میں نہیں جلتا۔ اور یہ محل نظر ہے کیونکہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور یہ چوہے جیسا ایک جانور ہے جس کی کھال سے رومال بناتے ہیں۔ جب یہ رومال میلا ہو جاتا ہے تو اسے آگ میں ڈال کر صاف کر لیتے ہیں۔
زندفیل: زندہ پیل کا معرب یعنی بڑا ہاتھی۔

دل (زبر کے ساتھ اور لام پر تشدید): دل کا معرب۔

رنجیل: ^{۱۶} ڈنگور کا معرب۔

قدیل (زبر کے ساتھ): کندیل (زبر سے) کا معرب۔

نارجیل: ^{۱۷} نارگیل کا معرب۔

جمل: سنگ گل ^{۱۸} کا معرب۔ دونوں فارسی کاف (یعنی گاف) کو جیم سے بدلا۔ پھر پہلے جیم کو ساکن کر کے دوسرے کو اس میں مدغم (شامل) کر دیا۔ بعد ازاں دو ساکن حروف کو ملائے کا عمل ہوا یعنی نون اور پہلے جیم کو حذف کر دیا۔ اب کیونکہ فعلیل (ف پر زبر کے ساتھ) عربی زبان میں نہیں آتا، اس لیے سین پر زبر لگا دیا۔

جل (پیش کے ساتھ اور لام پر تشدید): گل [پیش سے] کا معرب۔

زئیل (زبر کے ساتھ): زئیل ^{۱۹} (زبر کے ساتھ) کا معرب۔

دئیل ^{۲۰} (دال پر زبر اور ایک نقطہ بے پر پیش): دیول (دال پر زبر، یے

مجبول اور واو پر پیش)۔ یہ پرانے زمانے میں ایک شہر تھا لاہوری ^{۲۱} بندر کے نزدیک جواب اجڑ چکا ہے۔ یہاں علمائے حدیث ہوئے ہیں جیسا کہ قاموس میں ذکر آیا ہے۔ ^{۲۲}

لعل: لال کا معرب۔ یہ عام طور پر ہر سرخ چیز کو کہتے ہیں اور خاص طور پر سرخ رنگ کے قیمتی جواہرات کو۔

اطریفیل: ترچیل کا معرب۔ یہ ہندی لفظ ہے جس کے معنی ہیں تین پھل ^{۲۳} اور بہتر یہ ہے کہ "تری پھل" کہیں کیونکہ "تری" کے معنی تین ہوتے ہیں اور یہ معرب سے قریب بھی ہے جس طرح طرابلس معرب ہے تری بلس کا یعنی تین

شہر اس لیے کہ یونانی میں بھی تری کے معنی تین ہیں۔
فلفل: پھل ^{۲۴} کا معرب۔

انجیل ^{۲۵} (زبر کے ساتھ): انگیلون کا معرب جو انگیلون کا مقلوب یا عکس ہے۔ پھر واو اور نون کو حذف کرنے سے "انگیلی" رہ گیا۔ پھر فارسی کاف (یعنی گاف) کو جیم سے بدلا اور الف پر زبر دے دیا کیونکہ فعلیل (الف پر زبر کے ساتھ) عربی زبان میں نہیں آتا۔

م

قم ^{۲۶} (پیش اور میم پر تشدید): کم کا معرب جسے کنب بھی کہتے ہیں اور یہ مشہور شہر ہے۔

قجم (زبر سے اور قاف پر تشدید): قجم ^{۲۷} کا معرب۔

ابریم (زبر کے ساتھ اور سین پر زبر): ابریم ^{۲۸} کا معرب۔

ہندام (زبر کے ساتھ): اندام یا ہندام (زبر کے ساتھ) کا معرب اور یہ (دوسرا) بہتر ہے جیسا کہ مقدمہ میں بیان ہوا اور اس سے مہندم اخذ ہوا ہے جس کے معنی ہیں اندام دار یعنی جسم رکھنے والا۔

المرہم ^{۲۹} جو زخم پر باندھتے ہیں۔ یہ "صرح" کے بیان کی رو سے معرب ہے۔

صنم: صنم کا معرب، بقول "قاموس"۔ اور یہ غلط ہے کیونکہ صنم، بت پرست ہے نہ کہ بت اور صنم کا معرب ہونا بھی محل نظر ہے۔

ساشم: شیشم کا معرب جو ہندوستان میں ایک مشہور درخت ہوتا ہے۔
سلجم: سلگم کا معرب جو شلغم کا مترادف ہے اور نقطہ والی شین سے بھی

آیا ہے۔

لجام (زبر کے ساتھ): لگام (زبر کے ساتھ) کا معرب۔

صرم (زبر کے ساتھ): چرم کا معرب۔ صرام بمعنی چرم گر (یعنی چڑا بنانے والا)۔

برسام (زبر کے ساتھ): برسام (زبر سے) کا معرب۔ کہا گیا ہے برسم (پیش کے ساتھ اور سین پر زبر) اور اسی سے ہے مبرسم (پیش کے ساتھ اور سین پر زبر)۔

شام (پیش کے ساتھ): ایک نام ہے: خوش نام کا معرب، مطابق قاموس۔ درہم [پہلے حرف پر زیر اور تیسرے پر زبر]: درم کا معرب۔

ن

صوبان: چوگان یا چولگان^{۱۶} کا معرب۔

صرمجان^{۱۷} (صاد اور میم پر زبر): چرمجان کا معرب، اور یہ ایک شہر ہے۔ قزوین: کثروین کا معرب اور اس کے ترکیبی معنی "کج راہین" کے ہیں اور قزوین شہر کے نام کا یہ سبب "تاریخ گزیدہ" میں بیان ہوا ہے۔^{۱۸} جردبان^{۱۹} (زبر کے ساتھ): گردہ بان کا معرب یعنی روٹیوں کا محافظ، جیسا کہ قاموس میں ہے۔

جلسان (پیش کے ساتھ اور لام پر زبر و تشدید): گلشن کا معرب۔

دکان (تشدید کے ساتھ): دکان (تحفیف کے ساتھ) کا معرب۔

بازنجان (نقطہ والی ذال پر زبر): بادنگان^{۲۰} کا معرب۔

ہزنن (جیسے جروٹل)، جماعت: ہزنن اور انھن کا معرب، لوگوں کا مجمع جیسا کہ قاموس میں آیا ہے اور اس کی تحقیق اور تفصیل مقدمہ میں گزر چکی ہے۔ ققدان (پہلے دو حرفوں پر زبر)، عطار کا صندوق یا تھیلا۔ معرب ہے، مطابق "صحاح"۔

سمجان (پہلے دو حرفوں پر زبر): سمنجان^{۲۱} کا معرب، اور یہ ایک شہر ہے۔

ابلقان (زبر کے ساتھ اور نون پر زیر): آبلقان (مد کے ساتھ) کا معرب۔ یہ مرد کا ایک گاؤں^{۲۲} ہے۔

ترجمان: تر زبان کا معرب جسے "کلمہ چنی" بھی کہتے ہیں۔ اس کی جمع تراجمہ ہے۔ اس کے بعد اس سے مصدر، افعال اور اسماء اخذ کیے گئے ہیں جیسے ترجم، مترجم، ترجمہ اور پھر مترجم۔

جربان (پیش کے ساتھ): گربان کا معرب۔

قاسان: کاسان کا معرب جو ترکستان^{۲۳} میں ایک شہر ہے۔

قاشان: کاشان^{۲۴} کا معرب۔

اصفہان^{۲۵} اور اصبہان: اسپاہان اور اسپہان کے معرب۔

روشن (زبر کے ساتھ): روژن^{۲۶} (پیش کے ساتھ) کا معرب۔

روژن (زبر کے ساتھ): یہ بھی روژن^{۲۷} (پیش سے) کا معرب ہے۔

روازن جمع ہے جیسا کہ "المغرب" میں دیا گیا ہے۔

باشون (جیم پر اور نقطوں والے شین پر پیش): ماہ گون^{۲۸} کا معرب۔

طخارستان (پیش کے ساتھ): تخوارستان کا معرب۔ یہ کابل اور بلخ کے درمیان مشہور علاقہ ہے^{۲۹} اور تخوار^{۳۰} اس ملک کے حاکم کا نام تھا۔

دیدبان (دونوں دال پر زبر): دیدبان^{۳۱} کا معرب۔

الدر بان (اور اس پر زیر دی گئی ہے) بمعنی البواب^{۳۲}، فارسی ہے جیسا کہ قاموس میں کہا گیا ہے۔ دربانہ، اس کی جمع ہے۔

فچان^{۳۳} (زبر کے ساتھ): فچان کا معرب۔

کشان (زبر یا زیر کے ساتھ): کشان (زبر سے) کا معرب یعنی بھڑوا۔

بعض لوگ نون کو اصلی قرار دیتے اور اس کا وزن فاعل بتاتے ہیں۔ اب کیونکہ فاعل غیر مضاعف میں پہلے حرف پر زیر نہیں آتا اس لیے اس کی جگہ زیر لگا دیتے ہیں۔ اور بعض نون کو زائد جانتے ہوئے اس کا وزن فاعل سمجھتے ہیں اور یہ لوگ زبر کو تبدیل

[نہیں؟] ^{۱۶} کرتے ہیں۔

آذین: یہ آئین ^{۲۵} کا معرب ہے جسے فارسی میں خوازہ ^{۲۶} بھی کہتے ہیں جیسا کہ ”المغرب“ میں آیا ہے۔

قمران (زبر کے ساتھ اور طوئے پر زیر): کثیران ^{۳۷} کا معرب (یے کو حذف کر کے)۔

سرقین اور سرجین (زبر کے ساتھ): سرگین ^{۵۵} کا معرب۔

طیلان ^{۶۶} (طوئے اور لام پر زبر): تالشان (امالہ اور لام پر زیر) کا معرب، جو تالش نامی قوم ^{۶۷} کا مروجہ لباس تھا۔ الف اور نون نسبت کا ہے۔ عربوں نے اس لفظ سے ایرانیّت دور کرنے کی غرض سے تے کو طوئے سے بدل دیا اور طوئے و لام پر زبر لگا دیا کیونکہ (وزن) ”فعلان“ عربی زبان میں بہت ملتا ہے۔

فارقین: پارکین ^{۸۸} کا معرب۔

فرجین (زبر کے ساتھ): پرچین ^{۹۹} کا معرب۔

زرفین (زبر کے ساتھ): زلفی ^{۱۰۰} کا معرب یعنی دروازے کی زنجیر۔

فرزان (زبر کے ساتھ): فرزین ^{۱۱۱} (زبر سے) کا معرب۔

طرازوان (زبر کے ساتھ): ترازوان کا معرب یعنی ترازو کا غلاف۔

جرجان ^{۱۲۲} (پیش کے ساتھ): گرگان کا معرب۔

طبرستان ^{۱۳۳}: تہرستان کا معرب۔

نچن: نچین کا معرب جو پیش کا مترادف ہے۔ اس کے معنی سداب ^{۱۴۴} جو مشہور ہوئی ہے۔

طهران ^{۱۵۵}: تہران کا معرب۔

طبران ^{۱۶۶}: تہران کا معرب۔

قہرمان ^{۱۷۷}: کھرمان کا معرب۔

مرزبان (زبر سے پر پیش): مرزبان (زبر ساکن) کا معرب یعنی سرحد کا

نگہبان۔

جوشقان (جیم اور شین پر زبر): کوشکان ^۱ (کاف پر پیش اور شین ساکن) کا

معرب۔

صفانیان ^{۲۲}: چغانیان کا معرب۔

ارجوان (پیش کے ساتھ): ارگوان کا معرب جو ارغوان ^{۳۳} کا مترادف ہے۔

طیشون (طوئے اور سین پر زبر): تیشون کا معرب جو شہر مدائن ^{۴۴} کا نام

ہے۔

بجستان ^{۵۵} (زبر کے ساتھ): سکستان (زبر سے) کا معرب۔ اس کی وجہ

تسمیہ ”سگوند“ میں درج ہو چکی ہے۔

سکنجین: سککین ^{۶۶} کا معرب۔

ترنجین: ترکین ^{۷۷} کا معرب۔

جلنجین: گلکین ^{۸۸} کا معرب۔

خیزدان (زبر کے ساتھ اور زے پر پیش): خیزران ^{۹۹} (زے ساکن) کا

معرب۔

قیروان ^{۱۰۰} (قاف پر زبر اور بے نقطہ زے پر پیش): کاروان کا معرب

بذریعہ امالہ۔ یہ مغرب (یعنی شمالی افریقہ) کے ایک شہر کا نام ہے کیونکہ اس مقام پر

قافلے پڑاؤ ڈالتے تھے۔

اذربجان ^{۱۱۱} (عندلیبان کے وزن پر): آذربایگان کا معرب۔

صین: چین کا معرب۔

مہرجان (زبر کے ساتھ): مہرگان ^{۱۲۲} کا معرب۔

طاجن (جیم پر زیر) اور طیجن (حیدر کے وزن پر) یعنی توایا کزای جس پر

کوئی چیز پکائی جاتی ہے۔ قاموس کے مولف نے لکھا ہے کہ دونوں معرب ہیں لیکن یہ

نہیں بتایا کہ ان کی اصل کیا ہے۔

شائین، شکاری پرندہ یا ترازو کا عمود۔^{۱۵۱} ”المغرب“ کے مطابق معرب ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ اس کی فارسی اصل کیا ہے۔ بظاہر یہ اس قسم کے الفاظ میں سے ہے جو جوں کے توں، بغیر کسی تبدیلی کے، عربی میں منتقل ہو گئے ہیں۔ البتہ فرق ہے تو اکام میں جیسے الف و لام^{۱۵۲} اور انصراف یا عدم انصراف۔^{۱۵۳} لیکن جو لفظ شائین، کیما،^{۱۵۴} اور احیاء^{۱۵۵} نیز شافعی فقہ کی کتابوں میں آیا ہے، اس کے معنی بانسری کے ہیں جسے گڈریے اور دربان^{۱۵۶} بجاتے ہیں اور ان معنوں میں بھی معرب ہے۔

کازرون^{۱۵۷} (زے پر زبر کے ساتھ): کازرون (زے ساکن) کا معرب، کیونکہ دو ساکن حروف کا ایک جا ہونا فارسی میں جائز ہے اور عربی میں نہیں۔
قبان (قاف پر زبر اور بے پر تشدید): کپان^{۱۵۸} (زبر کے ساتھ اور پے پر تخفیف یا تشدید) کا معرب۔

قرسطون (قاف اور رے پر زبر اور سین ساکن): کرسٹون کا معرب اور یہ بھی ایک بڑی ترازو یا تیک ہے۔

ارژن: ارژن کا معرب جسے ارجن بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک مشہور [درخت کی] لکڑی ہے جس سے عصا بناتے ہیں اور ”دشت ارژن“ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ اس میں ارژن کے درخت کثرت سے ہیں۔

مزدقان^{۱۵۹} (زبر کے ساتھ): مزدکان کا معرب۔ یہ مشہور شہر ہے جس کی بنیاد مزدک نے رکھی تھی۔

افیون: اپیون کا معرب۔

جو^{۱۶۰} (زبر کے ساتھ اور واو پر تشدید): گو (زبر سے) کا معرب۔

ابر قوہ: ابر کوہ کا معرب۔ یہ ایک مشہور شہر ہے جو پہاڑ کے پہلو میں واقع ہے۔

قیدانہ (زبر کے ساتھ): کیدپا کا معرب، جو نوشابہ^{۱۶۱} کے نام سے مشہور ہے۔

انقرہ (الف اور قاف پر زبر کے ساتھ): انگریہ کا معرب۔ یہ روم^{۱۶۲} کا مشہور شہر ہے جسے عموریہ [میم پر تشدید کے ساتھ] بھی کہتے ہیں۔

جرہ (جیم اور رے پر زبر کے ساتھ): گرہ کا معرب، جو کازرون کے مضافات میں ایک گاؤں ہے۔ کیونکہ لفظ ”گرہ“^{۱۶۳} شگون کے اعتبار سے اچھا نہیں ہے، اس لیے وہاں کے لوگ اسے ”مکشاؤ“^{۱۶۴} کہتے اور اصل نام سے الٹ بیان کرتے ہیں۔

سیبویہ: سیبویہ کا معرب۔ اس لیے کہ اس کے رخساریب کی طرح سرخ تھے۔ اور اسی طرح

مکسویہ: مکسویہ کا معرب، کیونکہ وہ خوش اخلاق تھا۔ اور اسی طرح راہویہ: راہویہ کا معرب، اس وجہ سے کہ وہ راستے میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ایرانی ”ویہ“ (واو ساکن، یے پر زبر اور ہائے مختلف) بطور نسبت الفاظ کے آخر میں بڑھا دیتے ہیں جیسے ماہویہ، شاہویہ، شیرویہ اور نامویہ۔ اور کبھی واو ساکن پر اکٹفا کرتے ہوئے باقی کو حذف کر دیتے ہیں مثلاً شیر و اور شاہو۔ جب اس قسم کے الفاظ کو معرب بنایا جاتا ہے تو واو پر زبر لگا دیا جاتا ہے اور یے کو ساکن کر کے ”وہ“ کو نمایاں کر دیتے ہیں جیسے سیبویہ، راہویہ، نفطویہ، مکسویہ، بابویہ اور عمرویہ۔ اس قاعدہ سے ناواقف ہونے کے باعث، قاموں کے مولف نے کہہ دیا کہ سیبویہ کا مطلب ”سیب کی خوشبو“ ہے۔ گویا اس کے نزدیک اصل میں ”سیب بویہ“ تھا جس کی ایک بے کو حذف

قرار دینا چاہیے۔ لیکن یہ بات نظیروں اور مثالوں کے خلاف جاتی ہے۔

جناہ (زیر کے ساتھ): گنارہ کا معرب۔ یہ استرآباد اور جرجان کے درمیان ایک گاؤں ہے۔ اس کے نام کا سبب یہ ہے کہ یہ استرآباد اور جرجان کے بیچ^{۱۵۶} میں واقع ہے۔ یوں سمجھو کہ یہ گاؤں (مسافروں کے) آرام کرنے اور (سفر کا) سامان فراہم کرنے کا مقام^{۱۵۷} اور اس مملکت کی سرحد ہے۔

✓ بزنی: برنیک^{۱۵۸} کا معرب، جو بھجور کی ایک قسم ہے۔ برنہ - برنہ

دارصنعی: دارچینی کا معرب۔ [دار درخت + چینی]

بوسی (پیش کے ساتھ): بوژی (عربی زے یا فارسی ژے سے) کا معرب۔

یہ ایک چھوٹی کشتی ہوتی ہے جسے سندھ کے علاقے میں "بوجی" کہتے ہیں۔

بشتی (پیش کے ساتھ): وہ چیز جس کا سہارا لیا جائے: بشتی کا معرب، جسے

عربی میں مسند (مسم پر زیر) کہتے ہیں۔

بحری (زیر کے ساتھ): سگزی (زیر سے) کا معرب۔ اور [یہ "ی" نسبتی

یہ نہیں ہے اور بعض کا قول ہے کہ بختان سے نسبت رکھنے والے کو بحری کہتے ہیں۔

یوں بحری دراصل بختانی ہوا اور یہ نسبت کی ہوئی، پر یہ تکلف ہے۔

✽ ختم ہوا رسالہ "المعربات" ✽

حواشی:

صفحہ ۱۳۳

۱۔ اس بارے میں ملاحظہ ہو ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کا مضمون "معرب لفظوں میں حرف ق کی حیثیت" مشمولہ "مقالات صدیقی" (پہلا حصہ)، لکھنؤ، ۱۹۸۳ء۔

۲۔ ایسا کلمہ جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف ایک جنس کے آئیں مضاعف کہلاتا ہے۔ باقی کلمات غیر مضاعف ہوتے ہیں۔

صفحہ ۱۳۴

۱۔ امالہ کے معنی ہیں میل دینا یا ہل کرنا اور اصطلاح میں زیر کو زیر یا الف کو یے کی طرف ہل کرنے کے عمل کو امالہ کہا جاتا ہے جیسے کتب سے کعب یا رکاب سے رکب بنانا۔

صفحہ ۱۳۵

۱۔ ذیل کو عربی زبان کے مخصوص حروف میں شامل کرنا درست نہیں (ع۔ص)۔
۲۔ یہاں سے لے کر آخری فقرے تک معنی کا بیان راہِ راست سے انحراف ہے (ع۔ص)۔

صفحہ ۱۳۶

۱۔ بعض فرہنگوں میں جناغ اور جناح لکھا ہے۔ اس کو جناب (جنم پر پیش) بھی کہتے ہیں جس سے معرب "جناہ" بنایا گیا ہے۔ جناغ کسی پرندے بالخصوص مرغ کے سینے کی ہڈی کو کہا جاتا ہے۔ یہ کھیل سے زیادہ ایک شرط ہے جسے پختہ کرنے کے لیے طرفین مرغ کے سینے کی ہڈی بیک وقت تمام کر اسے توڑتے ہیں اور یوں شرط پکی کرتے ہیں۔

۲۔ اسے فارسی میں تہو بھی کہتے ہیں جس کا معرب طہوج آتا ہے۔ اس کا ذکر "ج" کے تحت آئے گا۔

۳۔ ایک طوطہ جس میں بدم، پتہ، اخروٹ کے مغز اور حل وغیرہ ڈال کر بنایا جاتا ہے۔

۴۔ تقدار یا کندر، تیز کی نسل کا ایک پرندہ ہے جو کور کے نام سے مشہور ہے۔

۵۔ روناس یا رویناس، ایک درخت ہے جس کی گھڑی سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور کپڑے رنگنے کے کام آتی ہے۔ اسے فارسی میں رودیک بھی کہتے ہیں۔ عربی میں فودہ اور دودو میں مجھٹھا کہا جاتا ہے۔

۶۔ یہ ایک پہاڑی درخت کی چھال ہوتی ہے۔

۷۔ یعنی بکری وغیرہ کے پائے۔

۸۔ یعنی نہ خانہ (فارسی میں سین پر زیر ہے)۔

۹۔ گاف پر زیر کے ساتھ بمعنی بھنور۔

صفحہ ۱۳۷

۱۔ یعنی جراب۔

۲۔ فاریاب زمانہ وسطی میں صوبہ خراسان کے علاقہ جوزجان کا بڑا اہم شہر تھا۔ یہ شہر قن اور طالقان کے درمیان واقع تھا۔ حضرت عثمان کے دور میں معروف سپہ سالار احنف بن قیس التمیمی نے اسے فتح کیا۔ اس کے کھنڈر شمالی افغانستان کے شہر خیرآباد کے قریب ہیں۔ ایران کے صوبہ فارس میں بھی ایک مقام فاریاب نامی تھا لیکن وہ اتنا اہم نہیں رہا۔

۳۔ مشہور فارسی قصیدہ گوشتاغر ۵۹۸ھ میں وفات پائی۔ تبریز کے مقبرۃ الشعرا میں مدفون ہوا۔

۴۔ یاقوت نے ”تجمل البلدان“ میں فیریاب ہی لکھا ہے۔

۵۔ فیریاب ایک الگ شہر تھا جو صوبہ کرمان میں واقع تھا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ کسی طغیانی سے برباد ہو گیا۔

۶۔ دریائے جہلمت اور دریائے جہلم کے سنگم سے ذرا آگے دریا کے دائیں کنارے پر فاریاب کا شہر تھا جو بعد میں اترار یا اطرا کہلانے لگا۔

۷۔ مشہور مسلمان فلسفی جو ارسطو کی مناسبت سے معلم ثانی کہلاتا ہے۔ ۳۳۹ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

۸۔ امیر تیمور یہاں سے چین پر حملہ کرتا چاہتا تھا لیکن زندگی نے وفات کی اور ۸۰۷ھ میں یہیں انتقال کیا۔

۹۔ یعنی بڑا مکان۔

۱۰۔ یہ شمالی ترکستان کے زیادہ سرد علاقے پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ اصل مخطوطہ میں چیش کے ساتھ لکھا ہے جو بقا پر غلط ہے کیونکہ ”فتحب“ میں زیر کے ساتھ دیا گیا ہے لیکن ”تخزن الادبیہ“ (ص ۳۶۸) میں ہے: ”سین پر چیش اور دال سے“ (ع-ص)۔ غالباً پیش کے ساتھ زیادہ قرین صحت ہے (مظہر)۔

۱۲۔ ہندی میں سائلوں ساتری کہتے ہیں۔

۱۳۔ پرناہ۔

صفحہ ۱۳۸

۱۔ قصیر ایک سو چالیس شری گز کے برابر ہوتا ہے۔ یہ وزن کا پیمانہ بھی ہے۔

۲۔ ناخدا بمعنی ملاح۔ دراصل ”ناو خدا“ تھا یعنی کشتی کا مالک۔

۳۔ اس مناسبت سے اسے مدینہ خوارزم اور کبھی مدینہ کا لفظ حذف کر کے محض خوارزم بھی کہا جاتا تھا۔ ۶۱۷ھ میں یہ شہر چنگیز خان کے ہاتھوں برباد ہوا۔ امیر تیمور نے تین ماہ کے محاصرے کے بعد اسے فتح کیا اور مکمل جنتقا کے بعد دوبارہ آباد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے بعد ازبکوں کے دور میں خیرہ نے اہمیت حاصل کر لی اور اس علاقے کا مرکزی شہر بن گیا۔

۴۔ یعنی ترازو کے ہاٹ۔

صفحہ ۱۳۹

۱۔ بلانڈری نے (فتوح البلدان میں) دھوکے کا ذکر نہیں کیا بلکہ کہا ہے کہ ظہر و ذہیر کے آدمیوں نے عبداللہ بن زہیر کی سرکردگی میں ”مجمع سویرے ان پر حملہ کیا اور انہیں قتل کر دیا۔“ (ص ۸۱، حصہ دوم)۔

۲۔ رشیدی کی رائے درست معلوم ہوتی ہے۔ یوں بھی اس قوم کا نام مختلف مورخوں نے مختلف لکھا ہے یعنی طبری: ”السیاحہ“، ابن اثیر: ”السیاحہ“، اور ابن اثیر نے ”السیاحہ“۔ یہ بھی خیال رہے کہ سبچہ (سنے) جا سندھی

زبان میں بذات خود جمع ہے جس کا واحد ”مکچو“ آتا ہے۔

صفحہ ۱۴۰

۱۔ بمعنی بڑا خیر۔ یعنی شاہی خیر۔ خرگاہ اسم کثیر ہے۔ خر (گدھا) کی مناسبت دور کرنے کی غرض سے متاخرین اس کی جگہ خرم گاہ لکھنے لگے۔

۲۔ درختوں کی چلی شاخوں سے بنایا ہوا نوکرا۔

۳۔ یعنی نوکری۔

۴۔ چٹانہ ایک ساز بھی ہے اور موسیقی کے ایک پردے کا نام بھی۔

۵۔ گاف پر زیر۔ ایک قسم کی چھوٹی اور موٹی روٹی، کچلے۔ اس کی اصل فارسی میں کچچ ہے۔ آج کل کچچ لکھنے لگے ہیں جو درست نہیں۔

۶۔ کھالی یعنی وہ پیالی جس میں رکھ کر سونا یا چاندی پکھلاتے ہیں۔

صفحہ ۱۴۱

۱۔ یعنی کاغذ وغیرہ کی گڑی یا دستہ مثلاً گلدستہ۔ اس کا عربی مترادف ”حزمہ“ گھاس یا لکڑی کے گٹھے کو بھی کہتے ہیں۔

۲۔ یعنی خوش رفتار گھوڑا۔

۳۔ ہندوستان میں مٹی کی کھلیا سے یہ کام لیا جاتا تھا۔

۴۔ یہ آدھ، ہمدان اور رے کو ملانے والی سڑک پر دونوں شہروں کے وسط میں واقع شہر سادہ کے جنوب اور قم سے مغرب کی طرف واقع تھا۔ ہمدان کے ایک مقام آدھ سے ممتاز کرنے کی خاطر اسے آدھ سادہ کہا جاتا تھا۔ گویا آدھ اور سادہ دو الگ الگ شہروں کے نام تھے۔ یاقوت نے آدھ کو آپہ لکھا ہے۔

۵۔ اسے ہمارے ہاں بلی لوٹن کہا جاتا ہے۔

۶۔ بلی لوٹن اور بانگو میں فرق ہے اگرچہ دونوں ریحان (نازیبو) کی قسمیں ہیں۔

۷۔ جھولی یا جھلی۔

۸۔ پانچ انگلیوں والی۔

۹۔ پانچ پتیوں والی۔

۱۰۔ اسے اردو میں سنباو کہتے ہیں۔ اس کی ایک ایک شاخ پر پانچ پانچ پتے اس انداز سے لگتے ہیں کہ بچے کی شکل بن جاتی ہے۔ اسی لیے اسے فارسی میں پنج انگشت کہا گیا۔ عربی میں اس کا نام اثنق بھی بتاتے ہیں لیکن یہ کل نظر ہے۔

صفحہ ۱۴۲

۱۔ قدیم ایران کے ایک بادشاہ کا نام۔

۲۔ گیومرت دراصل فارسی زبان کا لفظ ہے اور اس کو سریانی یا یونانی سے اخذ کرتا ہرگز درست نہیں ہے۔ [ہمارا] مصنف فرہنگ رشیدی (ج ۲، ص ۲۰۲) میں کہتا ہے: ”زندہ گویا، یوں کہ گویا اور مرمت = زندہ، بعد میں آنے والوں میں گاف اور ٹے کے ساتھ مشہور ہے حالانکہ فارسی میں ٹے نہیں ہوتی۔“ اور اب اس رسالے میں کچھ اور ہی بات کبرہا ہے (ع-ص)۔ فرہنگ رشیدی کی تکمیل ”محررات“ کے ایک عرصے

بعد ہوتی ہے۔ اس لیے فرہنگ میں آنے والے بیانات زیادہ قرین صحت ہیں (مظہر)۔
۳۔ ترنیز (یا تریش) دراصل صوبہ بہتان کا مشہور تجارتی مرکز تھا، نیشاپور کی عمل داری میں تو یہ وقتاً فوقتاً شامل رہا ہے۔ اٹلیلوں اور سکوتیوں کی کشش میں اس شہر کو بہت نقصان پہنچا۔ جب ہلاکو خان نے اٹلیلوں کا زور توڑا تو ترنیز نے پھر اہمیت حاصل کر لی۔ بالآخر امیر تیمور نے ۷۸۳ھ میں اسے فتح کرتے ہوئے بالکل تباہ کر دیا۔

صفحہ ۱۳۳

- ۱۔ "مرج" بمعنی گھوڑا عربی لفظ ہے اس لیے معرب صرف "ابدوج" ہے۔
- ۲۔ یہاں فارسی عبارت منقوش تھی۔ اردو ترجمہ صدیقی صاحب کی قیاسی تصحیح کے مطابق کیا گیا ہے۔
- ۳۔ خوگیز دراصل خوی گیر (یعنی پینہ چوس) تھا جسے گھوڑے کی پشت پر رکھ کر اوپر زمین کسی جاتی ہے۔ یہ ترکیب اگرچہ فارسی ہے لیکن ہندوستان میں زیادہ رائج رہی ہے اور ممکن ہے بنی ہی یہاں ہو کیونکہ ایرانی اس سے واقف نظر نہیں آتے۔ چنانچہ مرتب اشاعت طہران نے اس مقام پر "جوگیر" درج کیا ہے حالانکہ "خوگیر" بھی موصوف کے پیش نظر تھا۔ فارسی میں اس کے لیے ایک اور لفظ "تککو" (بروزن من بو) ہے۔
- ۴۔ لبد (لام پر زیر اور بے ساکن): عربی لفظ بمعنی زمین کا منہ اور پینہ چوس۔
- ۵۔ بداد (عربی): وہ گدڑی جس میں خشک گھاس، روٹی یا ادون وغیرہ بھر کر زمین اور پالان کے نیچے رکھتے ہیں تاکہ جانور کی چپہ زخمی نہ ہو۔ یہ دہری ہوتی ہے۔
- ۶۔ ایک قسم کا باریک ریشمی کپڑا۔
- ۷۔ ریمان دشتی یا جنگی تسمی۔ فارسی میں اسے مفرح ہونے کے باعث پیرغم بھی کہتے ہیں۔
- ۸۔ ایسا شخص جس کی ڈاڑھی نہ اُگے یا صرف گتھی کے بال اُگیں۔
- ۹۔ یعنی اخروٹ کا طوطہ۔ گوز = اخروٹ، اس کا معرب جوز ہے۔ سنج طہران نے خدا جانے کیوں ان معنی پر توجہ دیے بغیر اس لفظ کو "گوزنہ" بمعنی کھیل کا میدان سمجھا ہے اور برہان قاطع کے حوالے سے حاشیہ دیا ہے: "گوزنہ۔ میدان گوی بازی۔ برہان۔"
- ۱۰۔ بادام کا طوطہ۔ لوز = بادام

صفحہ ۱۳۴

- ۱۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نیز مرتب نسخہ طہران نے برہان قاطع وغیرہ کی جبردی میں اس لفظ کو "پیش پارہ" لکھا ہے لیکن بعض اہم لغت نویس مثلاً خود رشیدی (فرہنگ رشیدی)، مولف اندراج اور سین گاس وغیرہم اسے "پیش پارہ" سمجھتے ہیں جو زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن وقت یہ ہے کہ اس صورت میں معرب "شفارج" میں آنے والی "ف" کا کوئی جواز نہیں ملتا، جو "پ" کی قائم مقام ہے۔
- ۲۔ طوطے سے زیادہ یہ ایک حربہ یا لہجہ ہے جو آغا، مٹی اور انگوڑ کے رس یا شہد سے تیار کیا جاتا ہے۔
- ۳۔ عام طور پر فرہنگوں میں دونوں معنی دیے گئے ہیں۔
- ۴۔ یعنی آم۔

صفحہ ۱۳۵

- ۱۔ مٹی کا آنچورہ۔ اس کے لیے سکرہ اور سکورہ (دونوں کے سین پر چٹن) بھی آتا ہے۔
- ۲۔ صدیقی صاحب کے مرتبہ میں "بالق" کی صراحت نہیں ہے تاہم "سنج" پر مولف نے جو اظہار خیال کیا ہے

- اس کا تقاضا ہے کہ یہاں یہ تصریح موجود ہو، چنانچہ طہران والی اشاعت میں "بالق" درج ہے۔
- ۳۔ سنج ایک ساز ہے جو کانسی کی دو تھالیوں پر مشتمل ہوتا ہے جنہیں ایک دوسرے سے ٹکرا کر آواز نکالی جاتی ہے۔ ہندوستان میں اس کو جھانج یا جھنج کہتے ہیں۔ سنج، جھنج کا مفرد ہے، اس مناسبت سے سین پر زیر ہونا چاہیے۔ یوں لگتا ہے کہ ایرانیوں نے مصدر سنجیدن کے امر "سنج" سے (جو لاحقوں میں بہت استعمال ہوتا ہے) تمیز کرنے کی خاطر اس کے سین پر زیر دے دیا ہو۔ ایک امکان یہ بھی ہے کہ عربوں نے یہ لفظ ایرانیوں سے نہیں بلکہ اہل ہند سے لیا ہو اور "سنج" کے صاد پر زیر کا یہ سبب ہو۔
- ۴۔ ممکن ہے کہ موگ کے لیے "سج" کی تخفیف "سج" رائج رہی ہو لیکن نسخہ طہران کا مرتب جولائی کی "المرب" کے حوالے سے اس کی تردید کر رہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ "سج" ماش کے لیے استعمال ہوتا ہے، موگ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ماش والے "سج" کی میم پر زیر ہے اور سنج (موگ) کے تخفیف "سج" میں میم پر پیش ہوگا۔ اس لیے ان کا ٹکراؤ نہیں ہوتا۔
- ۵۔ بمعنی سان جس پر آلات کی دھارتی تیز کی جائے یا بھینے وغیرہ گھس کر چمک دار بنائے جائیں۔
- ۶۔ یعنی ساگون کا درخت۔
- ۷۔ ایک خوشبودار بوٹی جو دواؤں میں کام آتی ہے۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد تیز پات ہے۔
- ۸۔ ایک قسم کا پتھر جو آنکھوں کے علاج میں مستعمل ہے۔ اس کی شکل مسور کے دانے کی سی ہوتی ہے۔ بعض طبی کتابوں میں اس کا معرب "شادنج" بتایا گیا ہے۔
- ۹۔ بھگ کا سنج۔ علاوہ ازیں جیری (پچل) کو بھی کہتے ہیں۔
- ۱۰۔ ایک مشہور بوٹی جو اپنے ذائقے کی تلخی کے باعث مصفائے خون ہے۔ اسے پاؤں ابھی کہتے ہیں۔
- ۱۱۔ یہ ایک پودے کی جڑ ہوتی ہے جو دواؤں میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کی شکل کھجور کے (ہزار پایہ) سے ملتی ہے، اس مناسبت سے بت پایہ (بیس پاؤں والا) کہنے لگے جو عمل تخفیف سے "بیسایہ" ہو گیا۔
- ۱۲۔ یعنی سر کے والا کھانا۔ یہ دیے یا چادلوں میں سرکہ ڈال کر پکایا جاتا ہے۔
- ۱۳۔ عام طور پر سفیدہ کا شغری کہلاتا ہے۔ یہ قلعی اور جست کو جلا کر حاصل کرتے ہیں۔

صفحہ ۱۳۶

- ۱۔ چارو یا سارو، چونے اور مٹی کا آمیزہ۔
- ۲۔ یعنی بیلن۔
- ۳۔ ایک قسم کی چڑیا جسے اردو میں لوا کہتے ہیں۔ یہ ل کر بہت شور کرتی ہیں، اس مناسبت سے انہیں ڈونیاں بھی کہا جاتا ہے۔ غالباً اسی کا نام پودنا بھی ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل پر جو سن وسلو اترا تھا، اس میں سلوئی سے مراد یہی پرندہ ہے۔ لوہ کی خاندانی زندگی بڑی منظم ہوتی ہے۔ جب نر دانے دیکے کی تلاش میں نکل جاتے ہیں تو مادہ لوہ کی نگرانی ایک بوڑھی مادہ کرتی ہے جسے اصطلاح میں ڈھڈو کہتے ہیں۔
- ۴۔ کسی وزن، ناپ یا دین رات کا چوبیسواں حصہ کہلاتا ہے۔
- ۵۔ یعنی توا۔
- ۶۔ کوٹھی، مٹھور، بھڑولا۔

۷۔ "دیرہ" محض سیاہ رنگ کو نہیں کہتے۔ اصطلاح میں یہ ایسے گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی ایال سے لے کر دم تک ایک سیاہ دھاری ہو یا چہرہ کالا ہو اور باقی جسم دوسرے رنگ کا۔ ابن درید نے "عمرہ" میں "فرس ویزن" صراحت کے لیے ہی لکھا ہے۔

۸۔ ہاتھ کا زیور شٹا نگن یا پیوچی۔

۹۔ مٹی کا وہ برتن جو ایک ہاتھ سے اٹھا کر استعمال کیا جاسکے۔ غالباً بدھ متا مراد ہے۔

۱۰۔ کسری نوشیرواں کا مشہور وزیر۔

صفحہ ۱۳۷

۱۔ ایک فہرج تو ایرانی بلوچستان میں ہے۔ سکندر اعظم نے اپنے واپسی کے سفر میں یہاں قیام کیا تھا۔ سرپرستی سائیکس کے مطابق اس کا قدیم نام پورہ ہے جسے آج کل بلوچی پہرہ اور ایرانی فہرج کہتے ہیں۔ ایک فہرج یزد کے جنوب مشرق میں پانچ فرسنگ کے فاصلے پر ہے۔ ایک اور فہرج کرمان کے توابعات میں تھا جسے یاقوت بہرہ لکھتا ہے۔ لیکن یہ تینوں مقامات رشیدی کے بیان کردہ فہرج سے دور ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ فارس میں ایک اور فہرج تھا جو اصطخر کے نواح میں بتایا گیا ہے۔ دراصل "فہرج" ہمارے "پورہ" کا ہم معنی ہے۔

۲۔ برنامہ کتاب کی فہرست کو بھی کہتے تھے۔ آج کل "پروگرام" کے معنی میں آتا ہے۔

۳۔ مونگیا رنگ کا ایک پتھر جس کی انگوٹھی گردے کے امراض میں پہنی جاتی ہے۔ عوام "دائہ فرنگ" تلفظ کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں "دھنہ" سنگ یشب یعنی بزرنگ مرمر کو بھی کہتے ہیں۔

۴۔ یعنی دس پروں والا۔ فرہنگوں میں یہ لفظ نہیں ملا۔ ممکن ہے کوئی خیالی پرندہ ہو۔ "پڑہ گل" پھول کی پتی کو بھی کہتے ہیں۔ اس سے یہ امکان ہے کہ کسی پھول کا نام ہو۔

۵۔ مرکب (میم پر زبر) دی مردار سنگ یا مردار سنگ ہے جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

۶۔ مولف نے خود فرہنگ رشیدی میں صاحب قاموس کا یہ اعتراض رد کیا ہے اور کہا ہے کہ "مرکب" کا "مردہ" سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ یہ مردار سنگ کا ہم معنی ہے۔

۷۔ یعنی بام چھلی۔

۸۔ الجبریت اور الجری، عربی میں مارباہی کے نام ہیں۔

۹۔ "صلور" بھی جریث اور جری کا مترادف ہے، یعنی دریائی مچھلی جو بام کے مشابہ ہوتی ہے۔

۱۰۔ سیسے کا ایک مرکب جو دواؤں بالخصوص مرہوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۔ اردو میں کندل کہتے ہیں۔

۱۲۔ اردو میں کاندہ۔

۱۳۔ ہمارے ہاں خراکار کہتے ہیں یعنی گدھوں سے کام لینے والا۔

۱۴۔ مولف نے یہ لفظ قاموس کی تیروی میں نے کی تقدیم سے لکھا ہے لیکن صدیقی صاحب کہتے ہیں کہ بقول یاقوت اس شہر کا صحیح نام طسوغ ہے۔ (معجم البلدان، ج ۳، ص ۵۷۳) ایک اور یادداشت میں یہ عبارت ملتی ہے: "صاحب قاموس اور یاقوت کے زمانوں میں تقریباً دو سو سال کا فرق ہے۔ اس لیے جب قاموس تالیف ہوئی ف کی تقدیم سے یہ لفظ رائج ہوگا۔" (ع۔ ص)

۱۵۔ بمعنی بادیاں یعنی سونف۔ بعض نے مشہور ساگ سوا یا سویا کے معنی میں بھی بتایا ہے۔

صفحہ ۱۳۸

۱۔ "سکاخنہ" یعنی زین کا اگلا حصہ جو محراب کی صورت اٹھا ہوا ہوتا ہے۔ زین کے علاوہ کاغی کی صورت میں یہ حصہ لٹو کی مانند ہوتا ہے جسے اصطلاح میں "ہرنا" کہتے ہیں۔

۲۔ مکر، فریب، حیلہ، سحر، جادو، انسوں، طلسم۔

۳۔ اردو میں ہڑیا ہریڑ۔

۴۔ یعنی بھیڑ۔

۵۔ پھٹکری۔

۶۔ "کدہ" کے اصل معنی زیر زمین مکان کے ہیں بعد میں عمومی معنوں میں مستعمل ہو گیا۔

۷۔ یعنی گھنٹہ، گھنٹی اور ناقوس۔ علاوہ ازیں لوہے کا رنگ وغیرہ۔

۸۔ زرنج، سیستان (نیروز) کا دارالحکومت تھا۔ بعد کے مصنف اسے مدینہ جہان یا شہر سیستان بھی کہتے تھے۔ یہ شہر امیر تیمور کے ہاتھوں برباد ہوا۔ اس کے وسیع کنڈر ایران کے سرحدی شہر زاہدان کے قریب یا نصرت آباد کے شمال میں بتائے جاتے ہیں لیکن جنوب مغربی افغانستان میں زرنج نام کا ایک قصبہ اب بھی موجود ہے، جو کل وقوع کے اعتبار سے عرب مورخین کے بیانات پر پورا اترتا ہے۔

۹۔ بعض اسفرنگ کو سرقد کا اور بعض سفدک سرقد کا فوجی شہر بتاتے ہیں۔

۱۰۔ چھٹی ساتویں صدی ہجری کے عرب فلسفی بدرالدین زرنوخی کا تعلق غالباً اسی مقام سے تھا۔

۱۱۔ قونج ہندوستان کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے۔ یہ گنگا اور اس کی معاون کالی ندی کے مقام اتصال کے قریب واقع ہے۔ سلطان محمود غزنوی کے حملوں کے وقت یہ ہندوستان کا سب سے بڑا شہر تھا جس کا محیط تیس میل بتایا جاتا ہے۔ سلطان معز الدین غوری نے سنہ ۱۱۹۳ء میں راجہ جے چند کو شکست دے کر اس پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد یہ بتدریج زوال کا شکار ہوتا گیا۔ آج کل ضلع فرخ آباد (یوپی) میں ایک تحصیل کا صدر مقام ہے۔

۱۲۔ چکور، مشہور پرندہ ہے۔

۱۳۔ دراصل علم ہیئت کی کتاب جس میں ستاروں کی حرکات اور نقشے وغیرہ ہوتے ہیں۔ بعد میں تقویم کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔

صفحہ ۱۳۹

۱۔ نیشاپور سے ہرات جانے والی سڑک پر بوہزجان سے چچی منزل بوشج تھی۔ یہاں سے ہرات ایک دن کا سفر تھا۔

۲۔ توران کا عظیم الشان بادشاہ جو بہادری میں مشہور تھا۔ فردوسی نے شاہ نامہ میں اس کی تعریف کی ہے۔

۳۔ افراسیاب نے بیٹے کا نام بھی اپنے باپ کے نام پر رکھ رکھا تھا۔ یہ جنگ جو دشت خوارزم میں ایرانی بادشاہ کجھنرو کے ہاتھ سے مارا گیا تھا، اپنے ہم نام دادا سے زیادہ مشہور ہے۔ شاید اسی لیے معربا تو رشیدی کے نسخہ طہران میں شہر پوشک کا بانی اسے بتایا گیا ہے۔

۴۔ بعض اہل لغات اسے ایک قسم کی دال بتاتے ہیں۔

۵۔ بمعنی جیل جو مشہور دعوات ہے۔

۶۔ یعنی قصہ۔

۷۔ فیروزہ۔

۸۔ اظہار اسے "دار بند" کہتے ہیں۔ اس کا پھل "زر شک" کہلاتا ہے جس سے رسوت تیار کی جاتی ہے۔
۹۔ مولف کے بیان سے غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ چنگ یا چنگان دراصل پانی کا پیمانہ نہیں ہے بلکہ پن گھڑی کی طرح دقت کا پیمانہ ہے۔ کھیتوں کی آبیاری کرنے والے اس سے اپنی باری کا تعین کرتے ہیں۔ جب کنورا جس کے پینے میں سوراخ ہوتا ہے، پانی سے لالہ ہو کر ڈوب جاتا ہے تو گویا دقت کی ایک اکائی پوری ہو جاتی ہے۔ چنگان سے معرب فوجن بنا ہے جو عام بیانی کے معنوں میں آتا ہے۔

صفحہ ۱۵۰

۱۔ وہ چھتری نما خود رو پودے جو موسم گرما میں نمدار زمین میں نکل آتے ہیں، یعنی سانپ کی چھتری۔ کبھی بھی اسی کی ایک قسم ہے۔

۲۔ یعنی آذر بائیجان میں۔

۳۔ ہاتھ کا ایک زیور، گنگن یا گنگے کا زیور، گوبند۔ فارسی فرہنگوں میں "ایارج" (الف پر زبر) بھی لکھا جاتا ہے۔

۴۔ دیکھیے نفع۔

۵۔ یعنی گل معصر جسے ہندی میں کسٹھ کہتے ہیں۔ کپڑے رنگنے کے کام آتا ہے۔

۶۔ روضہ یعنی سرمہ۔ لیکن طب کی اصطلاح میں جلا ہوا تانبا ہوتا ہے جسے خضاب وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۷۔ جیسے آج کل جل فریزی ہوتی ہے۔

۸۔ اسے شابابک، شابانج اور شابانک بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک معری پودا ہے جو دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔ اسے عربی میں بنج الکلاب (سکا بنفشہ) بھی کہا جاتا ہے۔

۹۔ مشہور درد کا نام جو قولون نامی آنت میں ہوتا ہے۔

۱۰۔ یعنی تیر۔

۱۱۔ قد یعنی شکر۔

صفحہ ۱۵۱

۱۔ یعنی کشتی کا چپو۔

۲۔ کل یا کھلی یعنی کٹوں وغیرہ کا تیل لکالے کے بعد جو پھوک باقی رہ جاتا ہے اور عموماً جانوروں کو کھلایا جاتا ہے۔

۳۔ حضرت ابراہیمؑ کے والد (یا چچا) آذر کا نام۔

۴۔ مشہور ساگ ہے۔ عوام قند کہتے ہیں۔

۵۔ روٹی لگانے کے لیے ایک کھنا اور پتلا سالن۔ بعض سر کے سے تیار ہوتا ہے جس میں اور بعض کا خیال ہے کہ اٹلی ہوئی چھاپہ ہوتی ہے۔ اس نسبت سے "کامہ" کے صحیح معنی "کڑمی" ہوتا چاہیے بلکہ کڑمی کی وہ ابتدائی شکل جسے راجستانی زبان میں "کھانا" (کھانا) کہتے ہیں۔

۶۔ فاصلے کا ایک اضافی پیمانہ جو عموماً تین میل کے مساوی سمجھا جاتا ہے لیکن چھ میل تک ہو سکتا ہے۔

۷۔ یعنی ہرٹال یا ہرٹال، نکھیا اور گندھک کا ایک معدنی مرکب جو دواؤں میں کام آتا ہے۔

۸۔ یعنی شطرنج۔

۹۔ ساسانیوں میں اردشیر نام کے دو بادشاہ گزرے ہیں۔ یہاں نہ جانے کون سا اردشیر مراد ہے۔ یاد رہے کہ شطرنج کی ایجاد کے بارے میں روایات، افسانوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس کی ایجاد ایران کے علاوہ یونان اور قدیم ہندوستان سے بھی منسوب کی جاتی ہے۔

۱۰۔ بمعنی "گھٹا اور بڑھا"، یعنی کمی بیشی۔

صفحہ ۱۵۲

۱۔ یعنی لاجورد جو ایک نیلے رنگ کا پتھر ہے۔ اس کے گلینے بنتے ہیں نیز اسے پیس کر کتاہوں وغیرہ کی تذهیب اور نقاشی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ نمونہ طہران کے مرتب آقائے محمد عباسی نے اس توجہ کو عامیانہ بتاتے ہوئے کہا ہے کہ دراصل سگاند کی وجہ تسمیہ قوم "سگا" کی نسبت سے ہے اور یہی سبب اسم "سکستان" (سیستان) کا ہے۔ "سگا" سے اُن کی مراد "ساگا" قوم ہے۔ (نیز دیکھیے "سیستان")۔

۳۔ کھنڈ یعنی شکر

۴۔ اسٹریج کا کہنا ہے کہ باند (بافت) اور بافت دو الگ الگ مقامات ہیں۔ اوّل الذکر کرمان سے اتنی میل جنوب میں ہے اور موخر الذکر یزد سے پچاس میل شرق میں اور دونوں کے مابین کوئی دو سو میل کا فاصلہ ہے۔ عوام بافت کا لفظ اکثر باند کر دیتے ہیں جس سے یہ التباس پیدا ہوا۔

۵۔ سفد، دراصل دریائے جہون اور جہون کے درمیانی وسیع میدانی علاقے کو کہا جاتا ہے یعنی قدیم سکد انیا (سکد پانہ)۔ اس میں دریائے زرافشاں (جسے دریائے سفد بھی کہا جاتا ہے) کے کنارے دو اہم شہر بخارا اور سرقد آباد تھے۔ بعد میں سفد کا اطلاق خصوصیت کے ساتھ سرقد اور اس کے نواحی علاقے پر ہونے لگا۔ سفد نامی کسی شہر کا بقیہ سراغ نہیں ملتا۔ علاقہ سفد کا دارالحکومت ہمیشہ سرقد رہا۔ اس ضمن میں دیکھیے: عبدالستار صدیقی صاحب کا مضمون "لفظ سفد کی تحقیق" مشمولہ "مقالات صدیقی" (پہلا حصہ)۔

صفحہ ۱۵۳

۱۔ گوسفند یعنی بھیڑ۔

۲۔ یہ شہر کئی ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک پرانا نام گناباد (گاف پریش) ہے جس کا معرب جٹاباذ بنا ہے۔ یہ پیش داد میں تبدیل ہو کر گوناباد ہو گیا۔ اس کو نیازد اور جٹاد بھی کہا گیا ہے۔ صوبہ قہستان میں چوتھی صدی ہجری میں یہ بڑا اور بارونق شہر تھا۔

۳۔ شاہ طہاسب صفوی کے دور کا مثنوی گو شاعر تھا، اس کی مثنویاں خسرو شیریں، لیلیٰ جہون اور شاہ نامہ مشہور ہیں۔ موخر الذکر کو اُس نے شاہ طہاسب کے نام مثنوی کیا تھا۔

۴۔ ڈاکٹر صدیقی نے اپنی ایک یادداشت میں فردوسی کے نواسیے شعر نقل کیے ہیں جن میں شہر کتابد یا کوہ کتابد کا ذکر آتا ہے۔

صفحہ ۱۵۴

۱۔ یعنی فالودہ۔

- ۲۔ مولف کا کہنا ہے کہ دیوڈ یا دیوڈ ایسا لباس ہے جس کے دونوں طرف "علم" (یعنی اور لام پر زبر) بنے ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی نے متن پر حاشیہ میں کہا ہے کہ "علم بمعنی نشان و علامت" لیکن اس سے بات صاف نہیں ہوتی۔ "علم" بڑا وسیع المعانی لفظ ہے۔ اس کے ایک معنی "نقش جامد" (انتدراج) کے بھی ہیں جس سے مطلب صاف ہو جاتا ہے۔ لیکن "دیوڈ" کے معنی دوسرے حاشیہ والے کپڑے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور شین گس "دوپڑ" کے معنی "دورنگ کے دھاری دار کپڑے" کے بتاتا ہے جو دوسرے معانی کے مقابلے میں زیادہ صریح معلوم ہوتے ہیں۔ ابن درید بھی اس کی تائید میں کہتا ہے "ای ٹوب۔ شج علی نیرین۔" ۳۔ برہنہ ہندوستان کے دیہات میں کانڈ کو بالعموم "کاگڈ" کہا جاتا ہے جسے جہلا کا حفظ سمجھ لیا گیا ہے۔ دراصل یہ فارسی "کانڈ" کے بہت قریب اور ایک طرح سے اس کا ہمند ہے۔ ۴۔ یعنی سبیل الطیب جسے بالآخر کہتے ہیں۔ اس کی قسمیں ہوتی ہیں۔ ۵۔ شاپور = شاہ + پور (جینا) یعنی شہزادہ۔ ساسانی خاندان میں شاپور نام کے تین بادشاہ ہوئے ہیں۔ ۶۔ تخت پر بچانے یا ڈھلپنے والا کپڑا۔ تخت پوش۔ ۷۔ اسے جواشیر بھی کہتے ہیں۔ ۸۔ یعنی زہر مہرہ۔ ۹۔ یعنی حقیر، کمنا اور بد نصیب۔ ۱۰۔ یا "گندہ جیر" یعنی پوٹے منہ والی بہت بوزمی عورت۔

صفحہ ۱۵۵

- ۱۔ اس لفظ کے معنی کے بارے میں وثوق سے نہیں کہا جاسکتا۔ یا تو یہ "پیلہ در" کا مخفف ہے، جس کے معنی معمولی بسائی یا پھیری والے اور خزانچے والے کے ہیں۔ دوسری صورت یہ کہ پیلو، پیل وار یا پیل باری بدلی ہوئی شکل ہے جس کے معنی بھاری وزن کے ہیں یعنی اتنا وزن جو ہاتھی اٹھا سکے۔ ۲۔ صدیقی صاحب کی رائے میں صاحب معربات رشیدی کا یہ قول درست نہیں ہے کیونکہ "جیر" بمعنی ظاہر و واضح، خالص عربی لفظ ہے۔ تاہم عربی لفظ "جیر" کی جنم پر زبر ہے اور اس "جیر" کی جنم پر مولف پیش بتا رہا ہے۔ ۳۔ پاتیل سے مراد پیلہ یا دنگی ہے۔ ۴۔ جس کپڑے کا فور سے مشابہ ایک سفید مادہ جو بانس کے اندر سے نکلتا ہے۔ ۵۔ زمین پر کھیریں لگا کر خانے بنائے جاتے اور پائے پیچھے جاتے ہیں گویا ایک قسم کی قمار بازی ہے۔ ۶۔ یعنی کرتائے، تربی یا نفیری۔ ۷۔ دائرہ ماہ، علم الہیست کی ایک اصطلاح۔ ۸۔ ایران کے صوبہ فارس کا مشہور شہر جسے یونانی مورخ پری پولس کہتے تھے۔

صفحہ ۱۵۶

- ۱۔ مشہور آبی پھول۔ ۲۔ مثنوی گلشن راز کے مصنف شیخ محمود ہمسری کو اسی جگہ سے نسبت ہے۔ اُن کا حرار بھی اسی جگہ ہے۔

- ۳۔ ایک وزن جو ساڑھے چار مشتال یا ساڑھے چھ درم کے برابر ہوتا ہے۔ ۴۔ خراسان کے مشہور شہر نیشاپور کی بنیاد ساسانی بادشاہ شاپور اول یا دوم نے ڈالی تھی۔ ایرانی اس کو ابرشہر (یعنی بادل والا شہر) بھی کہتے تھے۔ اس کا لقب ایران شہر بھی تھا۔ ۵۳۸ھ میں غزنو اور ۶۱۸ھ میں چنگیز خان نے اسے تاراج کیا۔ ۵۔ یعنی اہلس کی پھلی یا اس کا درخت۔ ۶۔ یعنی رتن جوت۔ ۷۔ بعض لوگ اسے آچار (آچار) کا ہم معنی بتاتے ہیں۔ بعض کے نزدیک یہ ایک سالن ہے جو خیر دودھ اور سالے دھیرہ ڈال کر بنایا جاتا ہے لیکن درحقیقت "رچکار" وہ چیز ہے جسے ہم مرنبہ کہتے ہیں یا چٹنی جو پھلوں کو چٹنی میں ڈال کر کھینچی اور دیگر سالنوں کے اضافے سے تیار کرتے ہیں۔ ۸۔ پرندوں کی سیٹی نما آواز یا سیٹی کی آواز جو جانوروں کو بلانے کے لیے نکالی جاتی ہے۔ ۹۔ یعنی بلبل۔ ۱۰۔ جنگلی اٹار کی کلیاں جو دواؤں میں استعمال ہوتی ہیں۔ اس اٹار کو پھل نہیں لگتا۔

صفحہ ۱۵۷

- ۱۔ تاکہ تھوار یا نیزہ اثر نہ کر سکے۔ ۲۔ گھوڑوں کو بچانے کے لیے اُن پر بھی روئی کی جگہ کچے ریشم سے بھری ہوئی جھول ڈالی جاتی تھی جسے کبیجم کہتے تھے۔ اس کا ایک نام "برکستوان ہندی" بھی تھا اور ہندوستان میں "پاکھر" کہا جاتا تھا۔ ۳۔ صدیقی صاحب کے پیش نظر دونوں نسخوں میں یہاں بھی "کبیجم" ہے اور ایران والے نسخے میں "کبیجم" لیکن "کبجین" ہونا چاہیے۔ ۴۔ بمعنی فرجی اور دھوکے باز۔ اصل میں گرہ ہے جو "گرگ یو" کا مخفف ہے۔ گرگ یو کا مطلب ہے بھینڑیا جو بظاہر بکری نظر آئے یعنی گرگ بصورت یو۔ ۵۔ یعنی گھر کی چوکت یا ڈیوڑھی۔ ۶۔ اخروٹ کی قسم کا ایک خشک میوہ جو جناسات میں پستے کی مانند ہوتا ہے۔ انگریزی میں بیزلنٹ کہتے ہیں۔ ۷۔ یعنی اخروٹ۔ ۸۔ یعنی کھنچی۔ سیاہ دانہ سے مراد کالا دانہ نہیں ہے جو ایک مختلف چیز ہے یعنی حتم عشق دینچ یا حب النمل۔ علاوہ ازیں حنل یا اسپند کو بھی کالا دانہ کہہ دیا جاتا ہے۔

صفحہ ۱۵۸

- ۱۔ وزن کا پیمانہ ہے۔ ایک قہیر میں بارہ صاع ہوتے ہیں۔ ایک صاع میں آٹھ رطل اور رطل ساڑھے انیس تو لے کا ہوتا ہے۔ زمین کی پائیں بھی قہیر سے کی جاتی ہے جو ایک سو چالیس شرعی گز کے برابر ہے۔ ۲۔ دڑ کے معنی قہر کے ہوتے ہیں، کہن دڑ یعنی پرانا قہر (دال پر زبر)۔ چنانچہ کاٹل اور ہرات کے قہر بھی قہر نہ کہلاتے تھے۔ آج کل شلی افغانستان کا جو شہر قہر کہلاتا ہے وہ بھی ایک قدیم شہر دروالیز یا دروالج کا قہر تھا۔

۳۔ یعنی ایرانی سال کا پہلا دن جو ماہ فردر دین کی پہلی تاریخ کو ہوتا ہے۔

۴۔ فیروز آباد نام کے ایران و خراسان میں متحدہ مملکت ہیں۔

۵۔ تقیہ ابن زرارہ بن عرس الداری النعمانی۔ کنیت ابو جعفر تھی۔ دور جاہلی کا مشہور شاعر اور شہسوار تھا۔ زرگی کی ”الاعلام“ (جلد سوم) کے مطابق رسول اکرم کی ولادت سے نو سال پہلے شعب جلیلہ کی لڑائی میں مارا گیا تھا۔

۶۔ ایک نفیس ریشمی کپڑا۔ قرآن پاک میں یہ لفظ اہل بہشت کے لباس کے ذکر میں تین بار آیا ہے۔

۷۔ بعض مؤلفین نے اسے فارسی الاصل بتایا ہے اور بعض نے ہندی کہا ہے۔

صفحہ ۱۵۹

۱۔ یعنی کپاس یا روئی۔ نیز سوتی کپڑے کو بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ بڑا نقارہ یا نوبت۔

۳۔ جزیرہ کیش چھٹی صدی ہجری میں تجارت کا اہم مرکز تھا۔ سعدی نے گلستان کی ایک حکایت میں اس جزیرے میں اپنے قیام اور ایک تاجر کی مہمانی کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ سیارہ مشتری۔

۵۔ کا دوس یا قابوس کے معنی خوش شکل یا خوش رنگ شخص کے ہوتے ہیں۔

۶۔ گرستان یعنی جاگیر یا ایک آزاد ملک ہے اور قلعہ اس کا دارالحکومت ہے لیکن اب اس کا نام تیلیس ہے۔

۷۔ حمیس یا حمیہ کا شہر ساریہ سے استر آباد جانے والے راستے پر مؤخر الذکر سے ایک منزل پہلے آتا تھا۔

صفحہ ۱۶۰

۱۔ بادغیس، ہرات کے شمال مشرق میں ایک وسیع علاقے کا نام تھا جس میں متعدد قصبے اور شہر تھے۔ بادغیس کا دارالحکومت دہستان تھا۔ یاقوت نے لکھا ہے کہ اس کی اصل ”بادغیز“ ہے یعنی ایسی جگہ جہاں تیز ہوائیں چلتی ہوں۔ گویا اس نام کا سبب اس علاقے کا طوفان خیز موسم ہے۔

۲۔ یہ ایک درخت ہے جو سرد علاقوں میں ہوتا ہے۔ اس کی جڑ، جو ریوند کہلاتی ہے، دواؤں میں استعمال ہوتی ہے۔ ریوند کیونکہ چین سے ہندوستان آتی تھی اس لیے لمبی حلقوں میں ریوند خطائی کے نام سے موسوم ہے۔

۳۔ یعنی باجرہ جو مشہور غلہ ہے۔ نیز ارزن یا چینہ (کنگنی) پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

۴۔ عیسائی مذہب کا عالم، پادری۔

۵۔ گاؤں میں یعنی بھینس (نر یا مادہ)۔ لیکن ہندوستان کے فارسی خوانوں نے یہ التزام کر لیا تھا کہ مادہ کو گاؤں میں کہتے تھے اور نر کو جاکو۔

۶۔ طوس کے حکمران ایران کے موجودہ شہر مشهد کے شمال میں چند میل کے فاصلے پر ہیں۔ یہ بڑا بارونق اور مردم خیز شہر تھا۔ یہاں کے فرزندوں میں فردوسی، امام غزالی اور محقق طوسی کے نام سرفہرست لیے جاسکتے ہیں۔

طوس ۷۱۷ھ میں تاتاریوں کے ہاتھوں برباد ہوا اور پھر چنپ نہ رہا۔

۷۔ خراسان کے ذیلی صوبے کہستان میں طوس نام کے دو شہر ہیں اس لیے عرب مؤلفین اپنی کتابوں میں ان کے

۱۔ یعنی حبشہ کا صیغہ طہسین استعمال کرتے تھے۔ بعد میں ان میں امتیاز کی خاطر ایک کو طس اتر (یعنی کھجور والا طس) اور دوسرے کو طس العتاب (یعنی عتاب والا طس) کہنے لگے۔

صفحہ ۱۶۱

۱۔ شہرے (حال طہران) سے مشرق کی جانب کوہ البر کے سلسلے کی جنوبی ڈھلوانوں پر مشتمل قوس کا علاقہ تھا۔ اس کا دارالحکومت دامغان کا شہر تھا۔ عرب اپنے دستور کے مطابق دامغان کو مدینہ (شہر) قوس بھی کہتے تھے۔

۲۔ عربی میں عود الطاس، فارسی میں بخ گاؤ زبان اور ہندوستان میں یک بھگنی کہتے ہیں۔

۳۔ یہ ریحان (نازیبو) کی ایک قسم ہے۔ فرہنگ نویس کہتے ہیں کہ مرزگوش دراصل مرزہ (چوہا) + گوش (کان) تھا۔ یہ نام غالباً اس کی پتیوں کی مشابہت کے باعث رکھا گیا۔

۴۔ شاش، دریائے سیحون کے پار بڑا اہم شہر تھا۔ ایرانی اس کو چاچ کہتے تھے اور یہاں کی کمائیں بڑی مشہور تھیں۔ تاشقند آج کل ازبکستان کا دارالحکومت ہے۔

۵۔ یعنی جوتی۔

۶۔ پانچ اجڑا یہ ہیں: پارہ، تانبا، فولاد، ابرق اور ریم آہن یعنی لوہے کا میل۔ ہندوستان میں پنج نوش کو پنج امرت کہتے ہیں۔

صفحہ ۱۶۲

۱۔ یعنی مچلی پکڑنے کا ٹانگہ۔

۲۔ کرتے کے دامن اور پشت پر دونوں پہلوؤں میں جو ٹکون نما پٹیاں ہوتی ہیں انھیں تیریز کہا جاتا ہے۔ اردو میں کلیاں کہلاتی ہیں۔ فارسی میں تیریز کا مخفف تریز بھی آتا ہے جو پنجابی میں بھی مستعمل ہے۔

۳۔ بھتی ریچھ۔

۴۔ یعنی چوٹا۔

۵۔ یعنی جٹ (جاٹ)۔

۶۔ مشہور ساز ہے جسے عربی میں عود کہتے ہیں۔

۷۔ زمین سے نکلنے والا خام تیل۔ یہ لفظ بارود کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

صفحہ ۱۶۳

۱۔ یعنی جھاڑو۔

۲۔ غالباً مولف کو سہو ہوا ہے۔ عربی میں مصدر کے وزن کا لحاظ رکھتے ہوئے جیم پر زیر ہونا چاہیے۔ فارس میں ”مگراف“ پیش کے ساتھ تھا لیکن عربوں کی پیروی میں زیر کے ساتھ بھی درست سمجھا گیا ہے۔

۳۔ گراف، ہرزہ سرانی، بیہودہ گوئی، لاف زنی اور گپ بازی کو کہتے ہیں۔ نیز بغیر گئے اور ناپ تول کے محض اندازے سے خرید و فروخت کرنے کو بھی۔ اس مناسبت سے ایک معنی، جو کتب لغات میں نہیں ملتے لیکن فارسی عبارات سے مترشح ہوتے ہیں وہ ہیں جسے ہمارے ہاں روکن، روکنا یا جھوٹا کہتے ہیں یعنی کوئی بھری وغیرہ خریدنے کے بعد جو قلیل مقدار اوپر سے مفت دے دی جاتی ہے۔

۴۔ ماورائے کابل اہم شہر تھا۔ ماہ منتخب اور اس کے موجد المصنف کی نسبت سے مشہور ہے۔ تاتاریوں نے اسے برباد

کردیا اور پھر اس سے ہٹ کر ایک نیا شہر قرشی آباد ہوا جو اب ازبکستان میں شامل ہے۔

- ۵۔ یعنی شلوار، پاجامے وغیرہ کا نیند۔
- ۶۔ یعنی صحرائی کاٹی۔ اندراج میں اسے جم کے ساتھ تلج جیکو لکھا ہے اور اس کا معرب طرختوق (طوے کے ساتھ) بتایا ہے۔
- ۷۔ وہ جوتا جو سوزہ کے اوپر پہنا جائے۔
- ۸۔ یعنی دھامے وغیرہ کا گولہ۔
- ۹۔ یعنی فالودہ۔ نیز دیکھیے فالودج۔
- ۱۰۔ یعنی گاؤں۔

صفحہ ۱۶۴

- ۱۔ یعنی چھاگل یعنی جست وغیرہ کا وہ صراحی نما برتن جو سفر میں پانی لے جانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
- ۲۔ سہار کے لئے طبی حلقوں میں ایک اور فارسی لفظ ”سکار“ مستعمل ہے۔
- ۳۔ نغرون کو فارسی میں اشعار بھی کہتے ہیں۔ یہ وہی چیز ہے جو ہمارے ہاں غنی یا غنی کھار کہلاتی ہے اور پرانے وقتوں میں کپڑے دھونے کے کام آتی تھی۔
- ۴۔ بہن کا علاقہ نیشاپور کے مغرب اور قومس کے مشرق میں تھا۔ بہن کا صدر مقام ہنزدار تھا۔ اسی شہر کو بہن بھی کہتے تھے یعنی مدینہ بہن۔
- ۵۔ اس کو خوک بھی کہتے تھے۔ مرد اور اس کے مضامات آج کل ترکمانستان میں ہیں۔
- ۶۔ یعنی بلند مکان، محل، قصر۔
- ۷۔ خیوہ کا شہر گرگانج یا ارغج سے جنوب کی طرف واقع ہے اور ان دنوں ازبکستان اور ترکمانستان کا سرحدی شہر ہے۔
- ۸۔ شیخ نجم الدین کبرائی کے بانی تھے۔ ۵۴۰ھ کے لگ بھگ پیدا ہوئے اور ۶۱۸ھ میں ارغج پر تاتاریوں کے حملے میں شہادت پائی۔ ان کے خلفاء میں شیخ فرید الدین عطار اور شیخ محمد الدین بغدادی جیسے مشاہیر شامل ہیں۔
- ۹۔ یعنی بھوا۔
- ۱۰۔ یعنی چپا۔ زنبہ، چپا کا مفرس معلوم ہوتا ہے۔
- ۱۱۔ یعنی تیرہ باز۔ مشہور شکاری پرندے باز کے ترکو کہتے ہیں۔
- ۱۲۔ اردو میں توار۔

۱۳۔ رشیدی نے ”لکانہ“ کے معنی ”حب رودہ“ کے بتائے ہیں جو بظاہر مرکب اضافی ہے یعنی ”آنت کی چربی“۔ لیکن میرے خیال میں ”حب رودہ“ مرکب اضافی نہیں بلکہ مرکب توصیفی معلوب ہے جو اصل میں ”رودہ حب“ ہے یعنی موٹی آنت کیونکہ حب کے معنی چکنائی کے علاوہ موٹے کے بھی ہوتے ہیں۔ دراصل اصطلاح میں ”لکانہ“ ایک کھانا ہوتا ہے جو بکرے کی موٹی آنت صاف کر کے اور اس میں قیہہ اور مسالے اور چاول یا چنے وغیرہ بھر کر تیار کیا جاتا ہے۔

صفحہ ۱۶۵

۱۔ صاحب قاموس کے حوالے سے اکثر فرہنگ نگار ”مچیک“ کو ”من چہ نیک“ کے مترادف بتاتے ہیں جو

تخفیف ہے ”من چہ نیک“ کی جو تفسیر لکھی میں اس کی افادیت کے پیش نظر کہا گیا ہے۔ رشیدی نے اپنی فرہنگ میں بجا طور پر اس وجہ تفسیر کو پر تکلف بتایا ہے۔ اس سے بہتر وہ توجیہ ہے جو محمد ہاسی نے اس پر حاشیہ میں کی ہے۔ وہ یہ کہ ”میکانیک“ سے ماخوذ ہے۔ ”میکانیک“ یونانی زبان کا لفظ ہے۔ لاطینی میں ”مینیٹک“ کو ”مشینا“ کہتے ہیں۔

۲۔ ایک قسم کا کھلا بورا جو گدھے، بیل یا بھینسے کی پشت پر آدھا آدھا اور آدھا اُدھر رکھ دیا جاتا ہے اور اس میں اناج وغیرہ بھر کر لے جایا جاتا ہے۔ اردو میں گون یا گونا کہتے ہیں۔ نظیر اکبر آبادی:

جب چلتے چلتے رستے میں یہ گون تری ڈھل جاوے گی

۳۔ داک یا داک (ہانگ کے وزن پر)، ایک چھوٹا وزن جو شعل کے چھٹے حصے کے برابر ہے۔ نیز ایک چھوٹا سکہ جیسے دھڑی۔ معرب میں دال پر زیر اور نون پر زیر لگائی گئی ہے۔ اس کی جمع دوائق آتی ہے یا دوائق۔ دوسرے عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کو اس کی کبوتری کی بنا پر ”ابوالدوائق“ کہا جاتا تھا۔

۴۔ ایک قسم کا فغل یعنی روٹی بھرا ہوا لبادہ جو تاتاریوں میں رانج تھا۔ جیسے ہمارے ہاں دگلا ہوتا تھا۔

۵۔ یعنی جگ و تاریک کوٹھڑی۔

۶۔ دیکھیے ”دیزج“۔

۷۔ تپ، تریک، تریپ یا تریف ایک دلچپ لفظ ہے۔ فرہنگ رشیدی میں اس کے معنی نہیں بتائے گئے صرف یہ لکھا ہے کہ اسے ترکی زبان میں قراقرط (کالا دہی) اور عربی میں مصل کہتے ہیں۔ دوسری فرہنگوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کچ، رنجین اور کنگ سیاہ بھی اسی کے مترادفات ہیں۔ ان سب الفاظ کے دس بارہ مختلف معانی بتائے گئے ہیں۔ ان کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ ایک سیاہ رنگ کا ترش اور گاڑھا خوردنی محلول ہے۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک سادہ اور کم خرچ کھانا ہے جو صحرائی علاقوں میں رانج تھا۔ کئے دودھ یا چھچھچ میں کالے جو کا آنا یا دلہ ابال لیا جاتا تھا۔ اسے سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں ٹھنڈا کر کے استعمال کیا جاتا تھا۔ بعد میں کالے جو کی جگہ گندم اور سفید جو استعمال ہونے لگے اور گوشت کا اضافہ کر کے اسے حلیم یا ہریسہ کی شکل دے دی گئی تاہم اس کا پرانا نام قائم رہا۔

۸۔ شعر میں نکتہ یہ ہے کہ فارسی کا محاورہ ”پیانہ زندگن“ ہے جس کے معنی زندگی ختم ہونے اور موت آجانے کے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ یہ عجب تماشا ہے کہ لوگ تو پیانہ مہرنے سے مرتے ہیں اور میں پیانہ خالی ہونے سے مر رہا ہوں۔

۹۔ سلجوقی دور کا بدنام شاعر، ماورائے نہر کے شہر نیش (نیشابور) کا رہنے والا تھا۔ اس کا بیشتر کلام، جھو و ہزل پر مبنی ہے، اس لیے تذکرہ نویس عموماً کلام درج کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ تاہم سوزنی کا یہ رویہ معاشرے کے اخلاقی زہم کا رد عمل تھا ورنہ اس کے ہاں اخلاقی موضوعات پر اشعار بھی موجود ہیں۔

صفحہ ۱۶۶

۱۔ صدیقی صاحب مولف کے اس قیاس کو خلاف حقیقت سمجھتے اور حاشیہ میں کہتے ہیں کہ عربی زبان میں ”دورق“ کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۲۔ یعنی بکری کا بچہ۔

۳۔ ایک شکاری پرندہ جو باز سے چھوٹا ہوتا ہے۔

۴۔ اندراج میں اسے خردیک کا معرب بتایا گیا ہے۔

- ۵۔ کوئی دو رنگ کی چیز بالخصوص چنگبر اگھوڑا۔
۶۔ صاف اور خالص شراب جسے اصطلاح میں صافی کہا جاتا ہے۔

صفحہ ۱۶۷

- ۱۔ "کاک" کے فارسی میں متعدد معانی ہیں۔ سب سے مشہور معنی "چپاتی" یا "پھٹکے" کے ہیں۔ اسی مناسبت سے دوسرے معنی دہلے سوکے آدی یا مرل سے جانور کے ہوتے ہیں۔ فرہنگ اندراج کے مطابق ان دوسرے معنی میں کاک کا معرب "قاق" ہے اور پہلے معنی میں "کک"۔
۲۔ یہ جشن ایرانی سال کے گیارہویں مہینے بہمن کی دسویں تاریخ کو منایا جاتا ہے یعنی تیس جنوری کو۔
۳۔ بعض فرہنگ نویسوں نے اسے "فردا" لکھا ہے جو "پروانک" سے زیادہ قریب ہے۔
۴۔ "پروانہ" بڑا کثیر المعانی لفظ ہے۔ اس کا سب سے معروف معنی پتنگا ہے جو شمع پر منڈلاتا ہے۔ صاحب اندراج نے اسی مناسبت سے شیر کے ارد گرد رہنے والے جانور کو پروانہ قرار دیا ہے۔ لیکن یہ محض نظر ہے۔ شاہی رتنے کو بھی پروانہ کہا جاتا ہے اور یہ رتنے والے یعنی پیغام رساں کو بھی پروانہ کہتے ہیں۔ اسی لحاظ سے شاہی لشکر کے آگے چلنے والے نقیب پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ شیر کے آگے چلنے والے جانور کو اس اعتبار سے پروانہ کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔
۵۔ گلستان سعدی کی ایک حکایت میں کہا گیا ہے کہ یہ جانور سیاہ گوش ہے۔
۶۔ قرآن مجید میں یہ لفظ اہل جنت کے لباس کے ضمن میں چار بار آیا ہے۔ اندراج میں شاہ رفیع الدین کے "رسالہ احوال قیامت" کے حوالے سے اٹلس کے ماسٹ بتایا ہے۔ شاہ عبدالقادر اپنے ترجمہ قرآن میں اس کے معنی "مؤذراعہ ریشم کا کپڑا" لکھتے ہیں۔
۷۔ یعنی سلائی کے ساتھ آگھوں میں لگائی جانے والی دوا یا قبض کی حالت میں رکھی جانے والی تہی۔

صفحہ ۱۶۸

- ۱۔ لغوی معنی ہیں "کھودی ہوئی" کندن مصدر سے اسم مفعول ہے۔
۲۔ دیکھیے "زرخ"۔

۳۔ غالباً برف و باد کا طوفان مراد ہے۔

- ۴۔ صاحب فرہنگ اندراج نے اس آخری مفروضے کو بے اصل بتایا ہے اور "خیابان" کے حوالے سے لکھا ہے کہ "زندقی" دراصل "زندیک" کا معرب ہے۔ زند زرتشت کی کتاب ہے۔ اس پر یائے نسبت بڑھانے سے "زندقی" بن گیا اور آخر میں کافی تغیر برائے توجیر لگانے سے "زندیک" بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نے لفظ "زندقی" پر اپنے مضمون "معرب لفظوں میں حرف ق کی حیثیت" میں بھی بحث کی ہے (دیکھیے مقالات صدیقی، پہلا حصہ)۔

صفحہ ۱۶۹

- ۱۔ دیکھیے "قاق"۔
۲۔ ایک لوہے کی گولی میں، جو بچوں کے کھیلنے والے انٹے کے برابر ہوتی ہے، چارکیل اس تناسب سے پیوست کیے جاتے ہیں کہ اگر اسے زمین پر ڈالا جائے تو تین کیل تو تپائی کی شکل بنائیے ہیں اور چھوٹا عمودی حالت میں آسمان کی طرف رخ کر لیتا ہے۔

۱۹۳

- ۳۔ اس کو ہندی میں رام تلسی اور فارسی میں ہانگوے خورد بھی کہتے ہیں۔
۴۔ یعنی چھالیہ یا سپاری جو پان میں کھائی جاتی ہے۔
۵۔ یعنی چھلنی۔

صفحہ ۱۷۰

- ۱۔ یعنی سونٹھ۔
۲۔ یعنی ناریل۔
۳۔ صدیقی صاحب نے حاشیہ میں بتایا ہے کہ دراصل "رنگ گیل" ہے۔ نئے طہران کے مرتب نے بھی "رنگیل" ہی لکھا ہے۔
۴۔ بمعنی تھیلی یا جھولی۔
۵۔ سندھ کا مشہور شیر اور اہم بندرگاہ تھی۔ اس کا تھن وقوع اب تک متعین نہیں ہو سکا۔ اس کے بارے میں پہلا حوالہ بلاذری کی فتوح البلدان میں ملتا ہے جو سنہ ۱۵ھ سے متعلق ہے۔ مختلف عرب سیاحوں نیز البیرونی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ کوئی چھ سو سال تک یہ بندرگاہ اہمیت کی حامل رہی پھر اس کا نام و نشان مٹ گیا۔
۶۔ دریائے سندھ بحیرہ عرب میں گرنے سے نکل ڈیلنا بناتا اور کئی شاخوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک شاخ پر یہ بندرگاہ وجود میں آئی جسے ابتدا میں لوہارانی بندر کہا جاتا تھا۔ تیرھویں صدی عیسوی کے اختتام تک یہ نئی بندرگاہ پوری طرح دھکیل بندر کی جگہ لے چکی تھی۔ بعد کے مورخین اسے لاہری بندر کہتے ہیں جو غالباً لوہارانی کا مخفف ہے۔ بعض نے رشیدی کی طرح لاہوری بندر بھی کہا ہے۔ دریائے سندھ کی اس شاخ کے تنگ اور پھر تنگ ہونے سے یہ بندرگاہ بھی ختم ہو گئی۔
۷۔ السعانی اور یا قوت بھی متعدد محدثین کا ذکر کرتے ہیں۔

۸۔ یعنی ہڑ، بھیرا اور آنولا۔

صفحہ ۱۷۱

- ۱۔ بمعنی کالی مرج۔
۲۔ لفظ "انجیل" یونانی زبان سے ماخوذ بتایا جاتا ہے جس کے معنی خوش خبری اور بشارت کے ہیں۔ تفصیلات اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔
۳۔ رے (موجودہ طہران) کے جنوب اور کاشان کے شمال مغرب میں ایک اہم شہر۔
۴۔ ایک سرخ رنگ کی لکڑی ہے جس کے جوشاندے سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ پسناری اس کو پتنگ کہتے ہیں۔
۵۔ یعنی ریشم۔ جب ریشم کا کپڑا اپنے ارد گرد کو بٹاتا ہے تو اس کی پھیل کے بعد جون بدل کر کوئے کو پھاڑتا اور باہر نکل آتا ہے۔ اس کے نکلنے سے پہلے وہ گویا ابریشم کھلاتا ہے اور نکلنے کے بعد اسے کٹ کر یا کج کہتے ہیں، جس کے معرب "قز" کا ذکر پہلے (باب "ز" میں) آچکا ہے۔
۶۔ "بہار عجم" کی رو سے مرہم ملہم یا ملہم کا معرب ہے۔ ہمارے ہاں عوام میں ملہم (لام پر تشدید) کہا جاتا ہے جس میں لام اور "ہ" کا ادغام کر دیا گیا ہے۔

صفحہ ۱۷۲

- ۱۔ ایک پیادہ جسے عربی میں ذات الجہب کہتے ہیں۔ اس میں پیمپروں پر دم آ جاتا ہے گویا ایک طرح کا

موسیا ہے۔

۲۔ پول = طم و کان (یعنی) یعنی طم یا طرا یا طرا یا طرا۔ پولو کھانے کی چیز نیز پاکی انگ ایک سرے پر مزی ہوئی ہوتی ہے، اس لیے یہ نام دیا گیا۔

۳۔ ترم سے پٹانیاں جانے والے راستے پر صرمخان کا شہر تھا۔ اُس کے قریب دریائے زابل بہتا تھا۔
۴۔ یعنی کبڑے، بے ذول یا فریب کو دیکھو۔

۵۔ لیکن بلاذری نے "توح البلدان" میں لکھا ہے کہ قلعہ قزوین کا نام قادی میں کشوین (مکش بین) تھا۔ اس کے معنی ہیں وہ مد جس کی گرائی یا حفاظت کی جائے۔ قزوین، طبران سے کوئی سو میل دور مغرب کی سمت واقع ہے۔

۶۔ یہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جو خود کھانے کا حریص ہو اور دوسروں کے کھانے میں مانع ہو یعنی دائیں ہاتھ سے کھائے اور بائیں ہاتھ سے ساتھ کھانے والے کو روکے۔

۷۔ یعنی رنگین جو مشہور ترکاری ہے۔ ہمارے ہاں ہانچان بھی کہا جاتا ہے۔

۸۔ سمنگان اساطیری دور کا شہر ہوگا۔ اس کے بارے میں فردوسی کہتا ہے کہ رستم کی بیوی تہمنہ جو سہراب کی ماں تھی، شاہ سمنگان کی بیٹی تھی۔ آج کل یہ افغانستان میں کامل سے بچ جانے والے راستے پر ایک اہم مقام ہے۔

صفحہ ۱۷۳

۱۔ فرہنگ اندر داج میں دھقان کو سرخس کا ایک گاؤں بتایا گیا۔ سرخس، مشہد سے مرو جانے والی سڑک پر ایران کا سرحدی شہر ہے۔

۲۔ یعنی صاحب الفاظ۔

۳۔ کاسان شمالی ترکستان میں دریائے یخون کے دائیں کنارے کی سمت میں واقع تھا۔ بلاذری اسے بلاد فرمانہ میں بتاتا ہے۔

۴۔ اصفہان کو طبران سے ملانے والی سڑک پر دونوں شہروں کے تقریباً وسط میں کاشان کا شہر ہے۔

۵۔ صدیقی صاحب نے اپنے پیش نظر مخطوط "ب" کی پیروی میں "اصفہان و اسمہان" درج کیا ہے لیکن قادی اصل کو دیکھتے ہوئے "اسپاہان" کا معرب "امصاحان" ہونا چاہیے۔ نسخہ "ج" میں اور نسخہ طبران میں "امصاحان" ہی ہے۔

۶۔ یعنی روزن بمعنی دیوار کا سوراخ یا روشن دان۔ اکثر لغات نویس اسے ڈے سے نہیں ڈے سے صحیح بتاتے ہیں۔

۷۔ فرہنگ نویس اسے بھی ڈے سے بتاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ معرب اور قادی اصل میں ٹھنڈا اور پیش کا فرق ہے۔

۸۔ ماہ بمعنی چاند اور "مگوں" حرف تہیہ ہے یعنی چاند جیسا۔ جس طرح گل گوں اور لالہ گوں ہے۔

۹۔ اب یہ افغانستان کا حصہ ہے اور اس علاقے کے مشہور شہر دوشی، بخلان اور سمنگان ہیں۔

۱۰۔ تخرارہ، تخر یا تخر کسی ایک شخص کا نہیں بلکہ قبیلے کا نام تھا۔ پروفیسر آرتھر کرشن سین نے "ایران بعد ساسانیان" (ص ۲۶) میں اس قبیلے کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۔ وہ سوراخ جس سے نشانہ تاکتے ہیں۔ نیز وہ شخص جو اونچی جگہ سے دشمن کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھتا ہے۔

علاوہ ازیں ہاوس اور طبر کو بھی کہا جاتا ہے۔

۱۲۔ یعنی صاحب۔

۱۳۔ تہہ پٹنے کی چھوٹی پیالی۔

صفحہ ۱۷۴

۱۔ صدیقی صاحب نے ترتیب کے وقت اپنے پیش نظر مخطوطات میں سے "ب" کو بنیاد بنایا ہے۔ اس مقام پر عبارت ہے یعنی ہو جاتی ہے جس کی درستی کے لیے لفظ "تھیں" کا اضافہ ضروری ہے۔ حرب کے ایک ماخذ سے معلوم ہوتا ہے کہ مخطوط "ج" میں یہ جملہ مختلف لکین ہوتی ہے۔

۲۔ یعنی زیب و زینت اور سہاوت۔ کسی شخصیت کے استقبال کے لیے راستے میں جو عمرامیں وغیرہ نکالی جاتی اور اطراف کو سہایا جاتا ہے اسے آئینہ بندی کہتے ہیں۔

۳۔ یعنی وہ چہرہ جو شادی یا شادی نشین کے موقع پر بنایا اور اُسے رنگ برنگے کپڑوں اور پھولوں وغیرہ سے آراستہ کیا جائے۔

۴۔ چڑھ کے درخت کا تیل، دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں رال اور قیر یعنی تارکول کو بھی قطران کہہ دیتے ہیں۔

۵۔ یعنی جانوروں کا فضلہ، گوبر، بیگنیاں وغیرہ۔

۶۔ ایک قسم کی چادر جس کو خطیب اور قاضی حضرات خطبہ پڑھتے ہوئے اپنے کندھوں پر ڈال لیتے ہیں۔

۷۔ یہ قوم، تاش (خاش) نامی علاقے کی رہنے والی تھی جو بحیرہ خزر کے مغربی ساحل کے ساتھ واقع تھا۔ یا قوت نے اس علاقے کا نام بے بیضہ جمع طاشان اور طیشان لکھا ہے۔

۸۔ استعمال شدہ گندہ پانی جمع ہونے کا چھوٹا حوض۔ پارگیں بھی کہتے ہیں۔

۹۔ بنیادی معنی محفوظ و مستحکم کے ہیں، چنانچہ حفاظت کی غرض سے لگائی جانے والی کانٹوں کی باڑ یا ٹوک دار لکڑیوں کے ڈنگے کو پرچین کہتے ہیں۔ اصطلاح میں ایک پتھر میں دوسرے رنگ کے پتھر کا بچہ لگانے کو پرچین کاری کہا جاتا ہے جس کا عمومی تلفظ پچی کاری ہے۔

۱۰۔ زلی یا زلفین (زے پر پیش) زنجیر در کو کہتے ہیں۔ زلف کی مناسبت سے یہ نام رکھا گیا۔

۱۱۔ یعنی شطرنج کا ڈبیر۔

۱۲۔ جرجان کا صوبہ بحیرہ خزر کے جنوب مشرقی گوشے پر واقع تھا۔ اس کا مرکزی شہر بھی اسی نام سے موسوم تھا۔

۱۳۔ صوبہ قوس کے شمال میں یعنی بحیرہ خزر کے جنوبی ساحل کے ساتھ ساتھ طبرستان کا علاقہ ہے جو کہ البرز کے بلند سلسلہ کوہ پر مشتمل ہے۔ اس علاقے کی زبان میں "تہر" پہاڑ کو کہتے ہیں، اس لیے طبرستان نام ہوا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس علاقے کا پسندیدہ ہتھیار تہر تھا اور یہی اس کی وجہ تسمیہ ہے۔

۱۴۔ یعنی سانولی ساتری۔ سداب کا معرب "سداب" ہے جو پہلے آچکا ہے۔

۱۵۔ شہر طبران کو جو آج کل ایران کا دارالحکومت ہے، قدیم شہر رے کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔

۱۶۔ طوس دو شہروں کا مجموعہ تھا۔ ایک کا نام طبران یا طایمان تھا اور دوسرے کا لوقان۔

۱۷۔ بہادر، جنگجو، قوت و اقتدار کا مظہر۔

- ۱۔ یہ کاشان کے مضافات میں ایک گاؤں کا نام ہے۔
- ۲۔ صغانیان ایک علاقے کا نام بھی تھا اور اُس کے مرکزی شہر کا بھی۔ یہ مادائینہ میں دریائے زابل کے بالائی حصے میں واقع تھا جو یہاں دریائے صغانیان کہلاتا تھا۔ چوتھی صدی ہجری میں اس شہر کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔
- ۳۔ ایک گہرے سرخ رنگ کا پھول نیز ایک درخت جس پر کثرت سے سرخ پھول لگتے ہیں۔
- ۴۔ دھان، جو ساسانی بادشاہوں کا صدر مقام تھا، بغداد سے جنوب کی طرف سات فرسنگ کے فاصلے پر دریائے دجلہ کے دونوں کناروں پر آباد تھا۔
- ۵۔ ہجستان، خراسان کے جنوب میں واقع ہے۔ اس کو سیستان اور نیروز بھی کہتے تھے۔ آج کل یہ افغانستان اور ایران میں منقسم ہے۔ ”ایران بعد ساسانیان“ میں لکھا ہے: ”قوم ساکا (سکاکی حصین) کے بعض قبائل... صوبجات ہانتر (خ)، اراخوزیا... اور رنگیانہ میں آن گئے۔ چنانچہ اُن صوبوں کا نام اُسی زمانے سے سکستان یا ساکستان پڑ گیا۔ آج جو صوبہ سیستان کہلاتا ہے وہ اسی علاقے کا ایک حصہ ہے۔“ (ص ۲۷)
- ۶۔ یعنی سک (مرکر) + انجین (شہد)۔
- ۷۔ کہتے ہیں کہ یہ شہد کے سے توام اور مٹھاس والی ایک چیز ہے جو شبنم کی طرح خراسان کے علاقے میں اشترخار (اونٹ کنار یا اونٹ کشلی) کے پودوں پر گرتی ہے اور جم کر سرخ شکر کی طرح ہوجاتی ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ ”سن“ (من و سلوٹی والا) یہی چیز ہے۔
- ۸۔ یعنی سک (کھاب کا پھول) + انجین (شہد)۔ یہ ایک ہلکا جلاب ہے۔ اگر شہد کی جگہ شکر استعمال کی جائے تو گھٹتہ کہلاتا ہے۔
- ۹۔ بید کا درخت جس سے چھڑیاں بنائی جاتی تھیں اور اُس کی چھال کر سیاں وغیرہ بننے کے کام آتی ہے۔ اردو میں بیت یا چت کہتے ہیں۔
- ۱۰۔ قیروان کی بنیاد سنہ ۵۹۰ھ میں عقبہ بن نافع نے رکھی تھی۔
- ۱۱۔ بحیرہ خزر کے مغربی ساحل پر واقع آذربائیجان اب ایک خود مختار ملک ہے۔
- ۱۲۔ ایرانی سال کا ساتواں مہینہ جس میں آفتاب برج میزان میں ہوتا ہے۔ (۲۱ ستمبر سے ۲۰ اکتوبر تک)۔

- ۱۔ یعنی ترازو کی سوئی یا کاٹنا جو وزن کی کمی بیشی کا اظہار کرتے ہیں، اس کے علاوہ ترازو کی ڈنڈی کے درمیان والی ڈوری بھی، جس کو پکڑ کر تولا جاتا ہے، عمود کہلاتی ہے۔
- ۲۔ الف و لام (ال) گہرہ کو معرفہ بنانے کے لیے یا قوع اور جس کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسم علم میں الف لام نہیں لگتا۔
- ۳۔ عربی نحو کی اصطلاح میں کسی اسم کے کسرہ اور تنوین قبول کرنے کے عمل کو انصراف اور قبول نہ کرنے کو عدم انصراف کہتے ہیں۔
- ۴۔ یعنی امام غزالی کی فارسی کتاب ”کیمیائے سعادت“ جو انہی کی عربی تالیف ”اکسیر ہدایت“ کا ترجمہ ہے۔

- ۵۔ امام غزالی کی معروف عربی تالیف ”احیاء العلوم فی الدین“ مراد ہے۔
- ۶۔ دربان، یہاں کسی غلط فہمی کے باعث لکھا گیا ہے۔ سلاطین اور امرا کی ڈیوڑھی پر شہنائی بجانے کا دستور رہا ہے بانسری کا نہیں۔
- ۷۔ فارس کے صدر مقام شیراز سے کوئی ساٹھ میل مغرب کی جانب ایک مشہور شہر ہے۔
- ۸۔ لکڑیاں یا چارہ وغیرہ توڑنے کی بڑی ترازو جس کا ایک ہی پڑا ہوتا ہے اور دوسری جانب ایک وزن مستقل بندھا رہتا ہے۔ یہ کسی چھت یا اونچی چیز سے آویزاں ہوتی ہے۔ اردو میں اسے ”ٹنگ“ کہا جاتا ہے جس کا اسم تصغیر ”ٹنگڑی“ ہے۔
- ۹۔ مزدقان، اسی نام کے ایک دریا کے کنارے ہمدان کے علاقے کا شہر تھا۔ مزدک سے منسوب ایک مزدکان ہرات کے نواح میں بھی بتایا جاتا ہے۔
- ۱۰۔ زمین و آسمان کا درمیانی علاقہ۔ اسی نسبت سے ہوا کو بھی کہتے ہیں۔ اس کے ایک معنی نفیسی زمین کے بھی ہیں۔

- ۱۔ اصغر اور بزد کے تقریباً درمیان میں ابرقوہ واقع ہے۔
- ۲۔ بدوع نامی مملکت کی ملک کا نام جس کا قصہ سکندر نامہ نقای میں آتا ہے۔
- ۳۔ یہاں روم سے مراد ترکی ہے۔ انقرہ آج کل ترکی کا دارالحکومت ہے۔
- ۴۔ گرہ کے معنی گانڈھ یا عقدے کے ہیں جس سے مراد رکاوٹ اور دشواری لی جاتی ہے۔
- ۵۔ یعنی گرہ کشائی اور کار برآری۔

- ۱۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی فاصلے یا راستے کے عین درمیانی مقام کو فارسی میں ”مغارہ“ کہتے تھے۔ لغات کی معروف کتابوں میں یہ لفظ مل نہیں سکا۔
- ۲۔ مولف نے اس جگہ ”سامانہ“ کا لفظ دیا ہے۔ فاضل مرتب نے اپنے حاشیے میں کہا ہے کہ ممکن ہے یہ ”سامنہ“ ہو جو ”آسانہ“ کا مخفف ہے یا پھر ”سامان“ ہو سکتا ہے جو نقای نے مثنوی ”خرو و شیریں“ میں قصبہ یا شہر کے لیے استعمال کیا ہے۔ لیکن شہر و قصبہ کی تو یہاں تمیز نہیں کیونکہ مولف ”مغارہ“ کو پہلے ہی ”دہ“ کہہ چکا ہے اور قصبہ یا شہر کہنے سے مضمون میں کوئی ترقی نہیں ہوتی۔ بظاہر ”سامانہ“ کا تعلق ”سامان“ ہی سے معلوم ہوتا ہے۔ ”سامان“ ایک کثیر المعانی لفظ ہے۔ خود رشیدی نے ”فرہنگ رشیدی“ میں جو معانی دیے ہیں اور دوسری فرہنگوں سے ان کی تصدیق ہوتی ہے، اُن میں ایک تو ”نظام و ترتیب اسباب“ ہے اور دوسرا ”قرار و آرام“۔ یہ دونوں معنی یہاں بخوبی چسپاں ہوتے ہیں۔ یہ جگہ استراحت اور رجوان جیسے دو اہم مقامات کے عین وسط میں تھی۔ پھر دو مملکتوں کی سرحد بھی یہاں ملتی تھی۔ اس لیے یہ مقام مسافروں اور قافلہوں کے قیام کے لیے موزوں ہوگا۔ اگر ”سامانہ“ آسانہ کا مخفف سامنہ بھی ہو تو آسانہ کے معنی ”بھر کی چھت“ کے ہوتے ہیں اور یہ معنی بھی ہمارے اخذ کردہ مطالب کی تائید کرتے ہیں۔

۳۔ بر = پھل + ٹنگ = اچھا۔
اصل برتہ - برتہ برتہ

ضمائم

- ۱۔ نسخہ ”ب“ میں مؤلف کے اضافات و توسیعات
- ۲۔ ٹھٹھہ... اقتباسات از گزلیئر آف سندھ
- ۳۔ مقدمہ ”منتخب اللغات“ میں عبدالرشید کی منظومات

ضمیمہ نمبر ۱

نسخہ "ب" میں مولف کے اضافات و توسیعات

نمبر شمار حوالہ نسخہ "ب" تفصیلات حوالہ موجودہ

اشاعت

- ۱- ورق ۲- الف سطر ۴... تنوین [دوزیر دوزبردو پیش] و لام تعریف... ص ۷۱
- ۲- ۳- الف، ۷- معرب تالشان [وشفارج... بہم رسیدہ] (کوئی پانچ سطریں) ص ۷۲
- ۳- ۳- ب، ۸- ہندام [بالکسر] معرب ہنداز و ہندام (بالفتح) کہ لفتی... ص ۷۳
- ۴- ۴- الف، ۵- [بروزن جردعل (بہ سکون حا) چنانکہ صاحب قاموس گفتہ] ایضاً
- ۵- ۴- ب، ۸- [قاعدہ (۵): ہر لفظی... (معرب باشہ و بادہ)] ایضاً
- ۶- ۵- ب، ۲- طا [و گاہی بہ ٹای مثلثہ چون توٹ (معرب توٹ)] ص ۷۴
- ۷- ۵- ب، ۵- سازند [یا حرفی دیگر زیادہ کنند] تا مثلاًئی شود۔ ایضاً
- ۸- ۵- ب، ۷- [وکس (بالضم و ثانی مشدد) معرب کس و بس معرب بس بنا بر قوی] ایضاً
- ۹- ۶- ب، ۵- [وازین مرکب است... مامون بودہ] (اڑھائی سطر) ص ۷۵
- ۱۰- ۷- الف، ۹- [کہ مولد ظہیر فاریابی است] ص ۷۶

- ۱۱- ۷ب، ۳ ترکستان [کہ مولد ابونصر فارابیست] ص ۷۶
- ۱۲- ۷ب، ۷ زریاب بالکسر [معرب] زراآب- ایضاً
- ۱۳- ۸الف، ۶ [و فی القاموس... امر بمیزاب است نباشد] (پانچ سطریں) ص ۷۷
- ۱۴- ۸ب، ۶ سیمونہ [فتح سین و با و سکون (نون اول)] ایضاً
- ۱۵- ۹الف، ۲ کباب [کہ در عربی... معرب تباہ] (چار سطریں) ص ۷۸
- ۱۶- ۹ب، ۸ باشد [و تغیر فتح... مذکور است] (چار سطریں) ص ۷۸-۷۹
- ۱۷- ۱۰الف، ۸ [رجوع بالفتح... کذا فی الصراح] (ایک سطر) ص ۷۹
- ۱۸- ۱۱ب، ۱ [و این کلمہ سریانی... و خویطر یا قحیف است] (تیرہ سطریں) ص ۸۰
- ۱۹- ۱۲ب، ۵ [فتح هر دو فاء... بهم رسد] (پانچ سطریں) ص ۸۲
- ۲۰- ۱۳الف، ۳ اسکرچ [بضم الف و کاف و فتح را] ایضاً
- ۲۱- ۱۳ب، ۶ اسپیداب [یا اسپیداو... بسیار است] (پانچ سطریں) ص ۸۳
- ۲۲- ۱۴الف، ۷ [و صاحب قاموس... از آن انب] (تین سطریں) ص ۸۴
- ۲۳- ۱۴ب، ۵ والجریت... فی حدیث عمار [☆] (دو سطریں) ایضاً
- ۲۴- ۱۵ب، ۹ [و آن شہریت... پدر افراسیاب] (ایک سطر) ص ۸۶
- ۲۵- ۱۶الف، ۷ [کہ خفض... رسوت گویند] (ایک سطر) ایضاً
- ۲۶- ۱۶الف، ۸ [و آن پیانہ... قسمت کنند] (ایک سطر) ایضاً
- ۲۷- ۱۷الف، ۲ [کہ فرزند نیز معرب آلت] ص ۸۷
- ۲۸- ۱۷الف، ۶ [ولہذا میمان نیز استعمال کنند] ص ۸۸

- ۲۹- ۱۷الف، ۷ فرخ [فتح هر دو فاء] ص ۸۸
- ۳۰- ۱۷ب، ۲ پند [بالفتح] ایضاً
- ۳۱- ۱۷ب، ۳ کسترد [فتح کاف و تا و سکون سین و زای معجمہ] ایضاً
- ۳۲- ۱۷ب، ۸ [امالاجورد مغیر لاژورد... مبین شدہ] (ڈیڑھ سطر) ص ۸۹
- ۳۳- ۱۸الف، ۲ معرب کند [بکاف تازی] ایضاً
- ۳۴- ۱۸الف، ۳ کرمان [قریب یزد کہ الحال عوام باقی گویند] ایضاً
- ۳۵- ۱۸ب، ۶ قسبند بالضم [و فتح الباء] ایضاً
- ۳۶- ۱۸ب، ۷ تبرزذ [یعنی نبات، گویا کہ اطراف اورا بہ تبرزدہ اند] ایضاً
- ۳۷- ۱۹الف، ۳ معروف [کہ الحال گونا باد گویند] ص ۹۰
- ۳۸- ۱۹الف، ۴ [و در اصل کنابد... ظاہری شود] (دو سطریں) ایضاً
- ۳۹- ۱۹الف، ۸ دیوژ [فتح دال و سکون یای مثاثہ و ضم بای موحدہ] ایضاً
- ۴۰- ۱۹الف، ۹ [موانید الجزیہ... کذا فی المغرب] (ایک سطر) ایضاً
- ۴۱- ۱۹ب، ۲ گوردہ [یعنی بچہ گاد] ص ۹۰-۹۱
- ۴۲- ایضاً الدخدار [بالفتح] ص ۹۱
- ۴۳- ۱۹ب، ۶ شمخر [بالضم] ایضاً
- ۴۴- ۱۹ب، ۹ [بخور... معرب روزگار] (تین سطریں) ایضاً
- ۴۵- ۲۰الف، ۹ استخر [و آن شہریت... مسلمی گشت] (اڑھائی سطریں) ص ۹۲
- ۴۶- ۲۰ب، ۹ [ریصار (بالکسر) معرب ریسار] ایضاً
- ۴۷- ۲۲الف، ۵ فیروز آباد [بالکسر کہ مغیر است] ص ۹۳

- ۲۸- ۲۲، ب ۲ درو بود [آنچه در همه بساتین] باشد- ص ۹۴
- ۲۹- ۲۲، ب ۸ [چه فعال بالفتح از غیر مضاعف در کلام عرب نیامده]-
- ۵۰- ۲۳، الف ۱ معروف [برقیاس کوس]- ایضاً
- ۵۱- ۲۳، الف ۲ [چه فعل بالفتح در کلام عرب نیامده]- ایضاً
- ۵۲- ۲۳، الف ۵ [و اختلاف فتح و کسر... بحال خود دارند] (پانچ سطرین) ایضاً
- ۵۳- ۲۳، ب ۱ [و آن دهیت چند از هرات]- ایضاً
- ۵۴- ۲۲، ب ۳ [یا گامیش که مخفف گامیش است]- ص ۹۶
- ۵۵- ۲۳، الف ۱ طرس [فتح طاوبا]- ایضاً
- ۵۶- ۲۳، الف ۴ پیتاگورس [یواد معدوله]- ایضاً
- ۵۷- ایضاً گالینوس [یواد معدوله]- ایضاً
- ۵۸- ۲۳، الف ۵ معرب مگناتیس [که یونانیست... نیامده] (پانچ سطرین) ایضاً
- ۵۹- ۲۴، ب ۶ [چه فعال بالفتح از غیر مضاعف در کلام عرب نیامده]- ص ۹۷
- ۶۰- ۲۵، الف ۶ معرب بریت [یعنی سینه بط زیرا که شبیه است بدان]-
- ۶۱- ۲۵، ب ۱ مجازفا [و جزافا بالکسر]- ص ۹۸
- ۶۲- ۲۶، الف ۷ [کذا فی الانساب... ذکر کردی] (دو سطرین) ص ۹۹
- ۶۳- ۲۶، الف ۸ جوق [فتح جیم دسین مملد]- ایضاً
- ۶۴- ۲۶، الف ۸ خبوق [بالکسر] و فتح الواو]- ایضاً
- ۶۵- ۲۷، الف ۱ منخیق [بالفتح و بالکسر]- ص ۱۰۰

- ۶۶- ۲۷، الف ۷ [وا از فرهنگ ها... واللہ اعلم] (۱۲ سطرین مع ص ۱۰۱-۱۰۰
- ۶۷- ۲۷، الف ۸ باشق [فتح شین و کسر آن]- ص ۱۰۱
- ۶۸- ۲۷، ب ۱ [کذا قیل لیکن در تاریخ بیهق معرب بیهه گفته چنانکه گذشت] (ایک سطر) ایضاً
- ۶۹- ۲۷، ب ۲ [و فی القاموس: الراوق... البلق معرب اند] (نو سطرین) ایضاً
- ۷۰- ۲۸، الف ۴ اوزق [هرسه بروزن فعل]- ص ۱۰۲
- ۷۱- ۲۸، ب ۸ طاق معرب [تاک یعنی]- ص ۱۰۳
- ۷۲- ۲۹، ب ۷ کرن بچول [که لفظ هندیت... مسکمی شده] (تین سطرین) ص ۱۰۴
- ۷۳- ۳۰، ب ۴ تر پهل [و آن لفظ هندیت... سه است] (چار سطرین) ص ۱۰۵
- ۷۴- ۳۰، ب ۵ معرب [انگیلون که قلب]- ایضاً
- ۷۵- ۳۰، ب ۶ عکس است [پس واو و نون... عرب نیامده] (تین سطرین) ایضاً
- ۷۶- ۳۱، الف ۱ [الرمهم آنچه بر جراحت... محل تامل است] (تین سطرین) ص ۱۰۶-۱۰۵
- ۷۷- ۳۱، الف ۲ شلغم [و بشین معجمه نیز آمده]- ص ۱۰۶
- ۷۸- ۳۱، الف ۴ [یقال برسم بالضم و کسر استین فهو برسم بالضم و فتح استین]- ایضاً
- ۷۹- ۳۱، الف ۶ صرنجان [فتح صاد و میم]- ایضاً
- ۸۰- ۳۱، الف ۸ ترکیبی آن [کج را بین، است]- ایضاً

- ۸۱۔ ۳۱، ب ۴ [و تحقیق و تفصیل آن در مقدمہ گذشت]۔ ص ۱۰۶
- ۸۲۔ ۳۱، ب ۶ [بلقان] [بفتح و کسرون]۔ ص ۱۰۷
- ۸۳۔ ۳۲، ب ۱ [نون پیش بعضی... فتح بدهند] (تین سطریں)۔ ایضاً
- ۸۴۔ ۳۳، الف ۸، جوشقان [فتح جیم و شین]۔ ص ۱۰۸
- ۸۵۔ ۳۳، الف ۹، کوشکان [بضم کاف و سکون شین]۔ ایضاً
- ۸۶۔ ۳۳، ب ۱، سکستان (بفتح) [و وجہ تسمیہ آن در سگاند
- گذشت]۔ ص ۱۰۹
- ۸۷۔ ۳۳، الف ۱، [شاصین بمعنی مرغ... نیز معرب است] (چھ
- سطریں) ایضاً
- ۸۸۔ ۳۳، ب ۴، انقرہ [بکسر الف و قاف]۔ ص ۱۱۰
- ۸۹۔ ۳۳، ب ۹، ہم چینین [مکویہ معرب مشکویہ، زیرا کہ خوش
- خلق بودہ ہم چینین]۔ ایضاً

حواشی:

- ۱۔ یہ اقتباس مولف نے ”المغرب“ سے لیا ہے لیکن یہاں اس کا حوالہ نہیں دیا (ع۔ ص)۔
- ۲۔ ڈاکٹر مدتی مرحوم نے کل ۹۳ اضافوں کی فہرست تیار کی تھی لیکن پھر ان میں سے چند اپنے قلم سے کاٹ دیے لہذا اب یہ فہرست کل ۸۹ اضافوں پر مشتمل ہے۔



ضمیمہ نمبر ۲: ٹھٹھہ

(اقتباسات از ”گزشتہ آف سندھ“ مرتبہ اے۔ ڈبلیو۔ ہیوز،
دوسرا ایڈیشن، لندن ۱۸۷۶ء)

”ٹھٹھہ (یا ٹھٹھو، جو یہاں کے باشندوں میں نگر ٹھٹھو کے نام سے معروف ہے) جھک ڈپٹی کلکری کا اہم شہر ہے... اس کا فاصلہ کراچی سے پچاس میل (بجانب مشرق)، جھک سے بیس میل (جنوب جنوب مغرب میں) اور میرپور ساکرو سے چوبیس میل (شمال مشرق میں) ہے... آبادی (۱۸۷۱ء کی مردم شماری کے مطابق) ۷۹۵۱ افراد، جن میں سے ۳۸۷۴ مسلمان اور ۴۰۷۰ ہندو ہیں۔ مسبق الذکر میں سب سے زیادہ بااثر صوفی، شیرازی اور بخاری وغیرہ سیدوں کے خاندان ہیں جن میں سے اکثر تین صدیوں سے زائد عرصے سے یہاں مقیم ہیں۔ ان میں کچھ عالم فاضل لوگ بھی ہیں اور بالعموم یہاں کے باشندے اُن کا احترام کرتے اور اُن سے عقیدت رکھتے ہیں۔ ٹھٹھہ کی آبادی گزشتہ پچاس بلکہ یوں کہیے کہ سو سال کے عرصے میں بہت کم ہو گئی ہے۔ ہملٹن، جو سنہ ۱۶۹۹ء میں یہاں آیا تھا، اسے ایک بڑا اور متمول شہر بتاتا ہے جس کا طول تین میل اور عرض ڈیڑھ میل تھا۔ اُس کا بیان ہے کہ اُس کی آمد سے ذرا پہلے یہاں کے اتنی ہزار باشندے طاعون کی وبا میں ہلاک ہو گئے تھے، جس کے نتیجے میں

آدھا شہر ویران پڑا تھا۔“ (ص ۸-۸۳۷)

”بعض بعض عمارتیں تین تین چار چار منزلہ ہیں... پونگڑ اور ووڑ دونوں بیک انداز لکھتے ہیں: تمام مکانات بادگیروں کے زمرے میں ہیں جس کے لغوی معنی ”ہوا پکڑنے والے“ کے ہیں۔ یہ بادبان سے مشابہت رکھنے والے ہوادان ہیں جو یہاں کے [گرم، مرطوب]☆ اور جس زدہ ماحول میں خشک اور فرحت بخش ہوا کا دھارا فراہم کرتے ہیں۔ شہر کا ظاہری تاثر حزن آمیز اور ملال انگیز ہے۔“ (ص ۸۳۹)۔

”یہاں کے قدیم خرابوں میں جامع مسجد اور قلعہ قابل ذکر ہیں۔ خود ٹھٹھہ شہر بھی بلاشبہ نہایت قدیم ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک یہی قدما کا بیان کردہ شہر پٹالا ہے۔ اوٹرام کی رائے کے مطابق ٹھٹھہ کی بنیاد سنہ ۱۳۳۵ء میں رکھی گئی تھی لیکن دوسرے مصنفین کا خیال ہے کہ ۱۵۲۲ء سے قبل ایسا ہوتا ممکن نہیں۔ عمومی رائے یہ ہے کہ پہلی تاریخ درست تر ہے، نیز یہ کہ ٹھٹھہ کا عروج سہ خاندان کے حکمرانوں کا مرہون منت ہے۔“ (ص ۸۴۱)۔

حواشی

۱۔ اس جگہ صدیقی صاحب کی نقل کردہ عبارت سے دو تین الفاظ، کاغذ ٹکڑے ہونے کے باعث، ضائع ہو گئے ہیں۔

۲۔ ٹھٹھہ شہر کی قدامت کے بارے میں بیوز کا یہ بیان نہایت گمراہ کن ہے۔ اس موضوع پر پیر حسام الدین راشدی مرحوم نے نہایت عالمانہ بحث کی ہے جو ان کے مرتبہ علی شیر قانع کے منظوم رسالے ”مکلی نامہ“ کے سندھی زبان میں تحریر کردہ حواشی میں ملتی ہے۔ اس بحث کی تفصیل اعجاز الحق قدوسی مرحوم نے ”تاریخ سندھ“ (حصہ اول، لاہور، جون ۱۹۷۱ء) میں درج کی ہے۔ مختصراً یہ کہ ”تاریخ مبارک شاہی“ میں یحییٰ بن احمد سہروردی نے سنہ ۵۷۱ھ کے واقعات کے ذیل میں سلطان معز الدین (غوری) محمد بن سام کے اچہ و

ملتان اور ٹھٹھہ پر لشکر کشی کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ایک اور مخطوطے میں اس مقام پر صرف اچہ و ملتان کا ذکر ملتا ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوتا کا خیال ہے کہ یہاں غلطی سے بجائے ”بھاتی“ کے ٹھٹھہ درج ہو گیا ہے۔ البتہ حضرت امیر خسرو کے دیوان ”تختہ الصغر“ میں، جو ان کی ۱۶ تا ۱۹ سالہ عمر (۷۶۷ تا ۷۷۰ھ/۷۶۷-۷۷۰ء) کے کلام پر مشتمل ہے، ایک غزل کا مطلع ملتا ہے جس میں ٹھٹھہ کا نام بطور قافیہ آیا ہے:

سروے چو تو در اچہ و در سہ نباشد
گل مثل رخ خوب تو البتہ نباشد

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹھٹھہ ساتویں صدی ہجری کے ساتویں عشرے (تیرھویں صدی عیسوی کے نصف آخر) میں ایک آباد اور بارونق شہر تھا۔ اس کے بعد عہد سلاطین کی تاریخی اور ادبی تصانیف میں ٹھٹھہ کا ذکر متواتر آتا رہا ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر ٹھٹھہ کی بنیاد کے بارے میں سندھ گزٹینئر (اشاعت ۱۸۷۶ء) کے انگریز مرتب کا بیان، کہ یہ نویں صدی ہجری کے وسط میں آباد ہوا تھا، پایہ اعتبار سے ساقط ٹھہرتا ہے۔ ۳۔ غالباً گزٹینئر کی متعلقہ اشاعت میں لفظ سنہ (Samma) منکوک تھا، اس لیے ڈاکٹر صدیقی نے اپنی تحریر میں یہاں (Samura) لکھ کر آگے چلنے سے علامت استفہام (؟) لگا دی ہے۔ سنہ خاندان نے سندھ پر سنہ ۵۲ھ تا ۹۲۳ھ (مطابق ۱۳۵۱ء تا ۱۵۱۹ء) حکومت کی ہے۔



ضمیمہ نمبر ۳

منتخب اللغات کے مقدمے میں عبدالرشید کی منظومات

در حمد

دل ز کجا وین پر وہال از کجا من کہ و تعظیم جلال از کجا
وہم سبک پای بی رہ نوشت ہم ز درش دست تہی بازگشت
پای سخن را کہ درازست دست سنگ سراپردہ او سر شکست
پرورش آموختگان ازل مشکل این حرف نکردند حل
کز ازلش علم چہ دریاست این تابدش ملک چہ صحراست این

در نعت

شمس نہ مند ہفت اختران ختم رسل خاتم پیغمبران
احمد مرسل کہ خرد خاک اوست ہر دو جهان بسہ فتراک اوست
انی گویان بزبان فصیح از الف آدم و میم مسیح
ہجو الف راست بجد وفا اول و آخر شدہ بر انبیا
بود درین گنبد فیروزہ خشت تازہ ترنجی ز سرای بہشت
رسم ترنج است کہ در روزگار پیش دہد میوہ پس آورد بہار

در مدح پادشاہ

اگر رزم است رنگین از حاش وگر بزم است مشکین از کلامش

مہ نو حلقہ در گوش رکابش یکی از نیزہ داران آفتابش
سناش چون علم سازد سرانگشت شود تسبیح ساز از مہرہ پشت
بکین چرخ اگر رخ بر فرزد نگہ در چشم مہر و مہ بسوزد

مدح دیگر

سرور شاہان بتوانا تری نامور دہر بدانا تری
یکہ دلہ شش طرف و ہفت خوان مرکز نہ دائرہ شاہ جہان
دین فلک و دولت او اخترست ملک صدف خاک درش گوہرست
چند بدورانش ہائی کند سر برہش دعوی پائی کند
جام سخارا کہ کفش ساقی ست باقی بادا کہ ہمین باقی ست

تاریخ ولادت شاہ جہان

شاہش زمانہ دانشور یگانہ اسکندر نخستین صاحبقران ثانی
دین پرور معظم شاہ جہان کہ باشد از جہہ اش ہویدا فرجہانستانی
روزی کہ عالم پیر از مقدس جوان شد می تافت از حمینش نور خدایگانی
از چارونہ نیاید دیگر چو او خدیوی کاملہ قرین حکمش تائید آسمانی
از چارونہ گذرکن تاقتل بر تو خواند تاریخ مولدش را صاحبقران ثانی

تاریخ جلوس شاہ جہان

بر شدہ بر تخت باقبال و بخت شاہ جہان ثانی صاحبقران
آن شہ دین پرور کز فیض او گشت جہان غیرت باغِ جنان
باغِ جہان خرم و سرسبز شد از کرم بادشہ کامران
خضر لقا یوسف مصر وجود عالم پیر از نظر او جوان
آمدہ تاریخ جلوس ز غیب شاہ جہان باشد و شاہ جہان

در مدح چہار پسر

بیت

ہر چار چہار رکن حکمین بل چار حدود کعبہ دین

نظم

خداوند! بہ پیران جوان بخت کہ تا ہست آسمان چتر و زمین تخت
بزی پای تخت شائش باد تبارک چتر ظل اللہیش باد
خراب آباد عالم باد معمور بہ اولاد کرامش تا دمِ صور



اشاریہ

(بترتیب الفبائی)

- ۱۔ فہرست کلمات معرب
- ۲۔ فہرست اسمائے اشخاص
- ۳۔ فہرست اسمائے اماکن
- ۴۔ فہرست اسمائے کتب

۱- فهرست کلمات معرب

۸۳	اسفیداج	الف
۸۲	اسکرج	ابدوج
۸۵	اشج، اشق	ابرکوه (ابرکوه)
۱۰۷	اصهبان، اصفهان	ابرسم
۹۲	اصطر (استخر)	ابریق
۱۰۵	اطریفیل	ابزق
۱۰۲	افزق (ابزق)	ابلق
۱۱۰	افیون	ابلوج
۸۹	اقلید	آبه (آوه = ساوه)
۹۶	الماس (ماس)	اترج، اترنج
۸۵	الملج	اجقان (آجگان)
۸۲	انج	اذربایجان (آذربایگان)
۹۲	انجر	آذین
۱۰۵	انجیل	ارجوان
۱۱۰	انقره	ارزن
۸۲	انمودج	آزاد
۱۰۲	اوزق (ابزق)	استاز
۸۵	هلیج	استار
۸۷	ایارج	استبرق
		اسفرنج

ب

باباج	۸۶	برنج	۸۶
بابویہ	۱۱۱	برنی	۱۱۱
باجہ	۷۹	بریہ	۸۹
بادرنجیہ	۸۰	بزرگ	۸۳
بادرنجیہ	۸۰	بس	۷۳
بازدوج	۸۱	بستویہ	۷۸
بازغیس	۹۵	بسلانج	۸۳
بازوق	۱۰۰	بسیاروانج	۸۶
بازنجان	۱۰۶	بشیق	۹۹
باشق	۱۰۱	بش	۱۱۱
بافت، باند	۸۹	بط	۹۸
بالغا	۷۵	بغور، فغفور	۹۱
بخت	۷۸	بجم	۱۰۵
بج، وچ	۸۷	بلوس	۹۷
بد (بالغم)	۸۹	بلنج	۸۷
بربط	۹۸	بلیج	۸۵
برجیس	۹۵	بج	۸۲
برغاش	۹۷	بلمج	۸۲
بروج	۸۶	بوکھ	۷۹
برزج، فرزجہ	۸۷	بورق	۹۹
برسام	۱۰۶	بوس	۹۵
برق (برہ)	۱۰۱	بوخ، فوخ	۸۶
برنانج	۸۳	بوسی	۱۱۱

بہرانج	۸۲	بادرس	۹۵
بہرنج	۸۲	بادشیر	۹۱
بہق	۱۰۱	جرمان	۱۰۷
بیدق	۱۰۰	جرین، قرین	۹۳
بشارج	۸۲	جرمان	۱۰۸
بشق	۹۹، ۱۰۱	جرمانیہ	۷۷
		جرداب	۷۶
ت		جرمان	۱۰۶
تارج	۸۸	جروقتہ	۷۹
تاشیر (طاشیر)	۹۱	جرز	۹۳
تاشق	۸۷	جرموق	۹۹
تخریس، دخریس	۹۷	جروحق	۹۹
ترجمان	۱۰۷	جرو	۱۱۰
ترحقوق	۹۹	جری، جریٹ	۸۳
ترجمین	۱۰۹	جریب	۷۷
تقلیس	۹۵	جزاف	۹۸
تکید	۹۰	جسمینج	۸۵
تنور	۹۱	جس	۹۷
توت	۸۰	جل	۱۰۳
ج		جلاب	۷۷
جالینوس، غالینوس	۹۶	جالحق	۹۹
جاموس	۹۶	جلبار	۹۲
		جلبت	۷۷

جلسان	۱۰۶	جیو مٹریا (گیو مٹریا)	۸۰
جلفوز	۹۳	ح	
جلنار	۹۳	حب	
جلنجین	۱۰۹	حبائی	۷۶
جلواز	۹۳	حک	۷۵
جلوز	۹۳	خ	۱۰۳
جنابذ	۹۰	خر بندج	
جنابی	۷۵	خردق	۸۵
جنارہ	۱۱۱	خرص	۱۰۱
جہذ	۹۰	خرق	۹۷
جو	۱۱۰	خرقاہہ	۹۹
جواتق	۱۰۰	خش	۷۸
جوزاب	۷۶	خشانم	۹۷
جوزر	۹۰	خلج	۱۰۶
جوراب، جورب	۷۶	خندق	۸۷
جوز	۹۳	خیار صمیر	۱۰۳
جوزق	۹۹	خیوران	۹۲
جوزھر	۹۲	خیوق	۱۰۹
جوزیخ	۸۱	و	۹۹
جوست	۹۹	دارسنی	
جوسقان، جوشقان	۱۰۸	دارق	۱۱۱
جوھر	۹۲		۸۶
جبر	۹۱		
۲۲۰			

واناج	۸۶	دھبرج	۸۴
وانق	۱۰۰	دھلیز	۹۳
دپوس	۹۵	دھج	۸۴
دختوس، دخدنوس	۹۳	دیباچ	۸۱
دخدار	۹۱	دیل	۱۰۵
دخدنوس (دختنوس)	۹۳	دیپوز	۹۰
دخریس (تخریس)	۹۷	دیدبان	۱۰۷
دربان	۱۰۷	دیزج	۸۳
درز	۹۳	دیزق	۱۰۰
درواج	۸۵	دیسق	۱۰۳
درهم	۱۰۶	دیوٹ	۸۰
دجتنہ	۷۹	ذ	
دستور	۹۱	ذرة	۷۹
دسج	۸۳	ذوالقہ	۷۹
دسج	۸۳	ر	
دکان	۱۰۶	رازیانج	۸۵
دل	۱۰۳	راوق، رادوق	۱۰۱
دلق	۱۰۰	راھنانج	۸۴
دسق	۱۰۳	راھویہ	۱۱۰
دس	۷۹	رباب	۷۶
دمقہ	۱۰۰	رزوق، رستق	۱۰۰
دورق	۸۱	رستاق	۹۹
دوئج			
۲۲۱			

رستق (رزوق)

روزگار

روزن

روشن

روشن

رہوجتہ

ریباس

ریصار

ز

زاج

زریاب

زروج

زرغین

زرق

زرخ

زرنوج، زرنوق

زرنج

زرنیق

زط

زلیہ

زنج

زمرز

۳۲۲

۱۰۰ زریق

۹۱ زریق

۱۰۷ زنج

۸۷ زنجار

۱۰۷ زنجیل

۷۹ زندیل

۹۵ زندیق

۹۲ زلفیچہ

زریق

۸۵ زرق

۷۶ س

۸۷ ساپور

۱۰۸ ساج

۱۰۰ سازج

۸۵ سازج

۸۵ ساسم

۸۸ سبذہ

۱۰۳ سنجمنہ

۹۸ سچہ

۷۹ ستوق

۸۷ ستوقہ

۸۹ سجادند

۹۹

۱۰۴

۸۵

۹۲

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۳

۸۰

۱۰۱

۸۶

۹۱

۸۳

۸۳

۸۳

۱۰۶

۷۸

۷۷

۷۸

۷۲

۷۹

۸۹

جزری

جستان

جلیل

سدر

سدیہ

سذاب

سذق

سرچین

سرداب

سررقین (سرچین)

سرمق

سطنج

سغد، صغد

سفچہ

سقرق

سقلاب، صقلاب

سکبان

سکینج

سکینجین

سلجم، شلجم

سمانی

سمجان

سمندل

۱۱۱

۱۰۹

۱۰۴

۹۱

۹۱

۷۶

۱۰۲

۱۰۸

۷۶

۱۰۸

۹۹

۸۵

۸۹

۷۷

۹۸

۷۶

۸۳

۸۴

۱۰۹

۱۰۶

۷۵

۱۰۷

۱۰۴

سمور

سبازج

سج (سج)

سجہ (سجہ)

سندس

سیاہجہ (سباجہ)

سیبویہ

سیسہ

ش

شاروف

شاش

شافانج

شافق

شاکر

شاحرج

شاهدانج

شاهویہ

شاهمین

شج

شہستر

شہور

شہج

۹۱

۸۳

۸۲

۷۸

۹۴

۷۸

۱۱۰

۹۰

۹۸

۹۷

۸۷

۱۰۲

۹۲

۸۳

۸۳

۱۱۱

۱۰۹

۸۶

۹۲

۹۱

۸۶

۲۲۳

قص

شطرنج (سطنج)

شفارج

شایم

شمنخر

شجار

شخرف

شوبق

شونیز

شیرویہ

ص

صا

صاروج

صرم

صرمنجان

صعوق

صفانتہ

صفانیان

صفد (مغد)

صفیر

مقلاب (مقلاب)

صلبہ

۲۲۳

۹۷ صج

۸۵ صجنہ

۸۲ صنم

۱۰۶ صونج

۹۱ صولجان

۹۲ صمین

۹۸ ط

۱۰۲ طانج

۹۳ طابق

۱۱۱ طاجن، طبعین

۸۳ طازج

۷۵ طاس، طس، طست

۸۳ طاق

۱۰۶ طباشیر

۱۰۶ طباجج

۷۲ طباججہ

۷۸ طبران

۱۰۸ طبرزد

۸۹ طبرس

۱۰۸ طبرستان

۱۰۳ طبرک

۷۶ طیس

۷۸ طمورث

۸۲

۷۷

۱۰۵

۸۳

۱۰۶

۱۰۹

۸۳

۱۰۰

۱۰۹

۸۳

۷۷

۱۰۳

۹۱

۸۷

۷۸

۱۰۸

۸۹

۹۶

۱۰۸

۱۰۳

۹۶

۸۰

طخارستان

طراپس

طرازدان

طربق

طرمیث

طست، طس (طاس)

طسوج

طفسونج

طفیشل

طمیس

طنجیر

طففتہ

طوس

طهران

طبعین (طاجن)

طیفون

طیلسان

طہوج

ع

عسکر

عمرودیہ

۱۰۷

۱۰۵

۱۰۸

۱۰۰

۸۱

۷۷

۸۳

۸۵

۷۲

۹۵

۹۱

۷۸

۹۶

۱۰۸

۱۰۹

۱۰۹

۱۰۸

۸۳

۹۲

۱۱۱

عیسیٰ

غ

غانینوس (جالینوس)

غربال

غوزق

ف

فاذزھر

فاراب

فارس

فارقین

فاریاب

فالوذ

فالوذج

فالوذج

فرائق

فرجار

فرجین

فردوس

فرزان

فرزجتہ

فرخ

۷۵

۹۶

۱۰۳

۹۹

۹۱

۷۶

۹۶

۱۰۸

۷۶

۹۰

۸۱

۹۹

۱۰۳

۹۲

۱۰۸

۹۳

۱۰۸

۷۹

۸۸

۲۲۵

فرغ	۸۸	فیریاب (فاریاب)	۷۶
فرج	۸۷	فیشارج (شفارج)	۸۲
فرج مشک (فلج مشک)	۱۰۳	فیل	۱۰۳
فرند	۸۸	فیل زهرج	۸۶
فستق	۱۰۱	فیلمور	۹۱
فغفور (بغور)	۹۱	ق	۹۱
فلفل	۱۰۵	قابوس	۱۰۳
فلج مشک (فرج مشک)	۸۶	قاسان	۱۰۷
فنج	۱۰۷	قاشان	۱۰۷
فچان	۸۰	قاق	۱۰۲
فجکشت	۹۷	قباذ	۹۰
فجوش	۸۳	قبان	۱۰۹
فخرج	۱۰۳	قج	۸۵
فوفل	۹۰	قبته	۷۹
فولاذ	۹۲	قمیطاء، قمیطی	۷۵
فهر	۸۳	قربز	۹۳
فهرج	۹۳	قربق	۱۰۰
فهرس	۹۶	قرسطون	۱۱۰
فها غورس	۸۶	قرطق	۱۰۰
فج	۱۰۸	قرنفل	۱۰۳
فیجین	۹۳	قز	۹۳
فیروز	۸۶	قزوین	۱۰۶
فیروزج		قسبند	۸۹

تسیس	۹۶	کاخ	۸۸
قطران	۱۰۸	کبرج	۸۲
ققدان	۱۰۷	کذج	۸۵
قفش	۹۷	کرباس	۹۵
قفیز	۹۳	کرج	۸۱
قم	۱۰۵	کرج (باضم)	۸۱
قند	۸۹	کس	۷۴
قندز (قهندز)	۹۳	کج	۸۷
قندیر	۹۱	کج	۸۷
قندیل	۱۰۳	کسترد	۸۸
قنوج	۸۵	کسج	۸۳
قونج	۸۷	کسری	۷۵
قوس	۹۶	کسیلا، کسلی	۷۵
قهرمان	۱۰۸	کشان	۱۰۷
قهندز (قندز)	۹۳	کشج	۸۶
قیدانه	۱۱۰	کعک	۱۰۳
قیروان	۱۰۹	کندس	۹۶
قیس	۹۵	کندوج	۸۳
ک		کوٹ (قفش)	۸۰
کازرون	۱۰۹	کوس	۹۵
کاغذ	۹۰	کوج	۸۱
کاج	۷۲	کیومرث	۸۰

ل

لازورد	۸۸	مرتم	۱۰۵
لجام	۱۰۶	مزدقان	۱۱۰
لعل	۱۰۵	مسکویہ	۱۱۰
لقائق	۱۰۰	سج، سیجا	۸۸
لنجر (انجر)	۹۲	مغتالطس، مغتالطس	۹۶
لویاچ	۸۱	مغتالطس، مغتالطس	۹۶
لوزیچ	۸۱	منج	۸۳
		منجیق	۱۰۰
		موہنید	۹۰
		موہن	۹۰
لمحون	۱۰۷	مہرجان	۱۰۹
ماس (الاس)	۹۶	میانج	۸۷
ارماج	۸۳	میہنچ (میہنچ)	۸۱
مانید (موہنید)	۹۰	میہ	۷۹
مامویہ	۱۱۱	میزاب	۷۷
م (منج)	۸۳	منج	۸۱
موس	۹۵		
مرنج	۸۳	ن	
مردارنج، مردارنج	۸۳	ناخدا	۷۷
مردقوش	۹۷	نارنجیل	۱۰۳
مرزبان	۱۰۸	نارنج	۸۶
مرزنجوش	۹۷	نامویہ	۱۱۱
		نیرنج	۸۶

۳۳۸

نہرج (بہرج)	۸۲	ہربذ	۹۰
نرد	۸۸	ہزار	۹۲
نرمق	۱۰۳	ہلج (ا) حلیج	۸۵
نصف	۹۸	خنداز	۹۳
نشا	۷۵	خندام	۱۰۵
نشاچ	۸۱	خنرمین	۱۰۶
نقط	۹۸	می	
نقطویہ	۱۱۱	یارج	۸۷
نموزج (انموزج)	۸۲	یلمق	۱۰۰
نیازک (نیزک)	۱۰۳		
نیرنج	۸۵		
نیروز	۹۳		
نیزک	۱۰۳		
نیماہور	۹۲		
نیف	۹۸		
نیلوفر	۹۲		
و			
دنج	۸۷		
دنج	۸۷		
د			
ھاؤدن	۱۰۱		



۲۔ فہرست اسماء اشخاص

الف	تنخار	۱۰۷
ارد شیر	ترکان	۷۷
افریاب	توس ابن نوذر	۸۸
افلاطون	جمورت (طمورث)	۸۶
ایثوع	جمورت (طمورث)	۸۰
	تیمور، امیر	۷۵
ب	ج	۷۶
بابویہ	جالینوس، غالیئوس (گالینوس)	۹۶
بخشیو	جبریل بن بخشیو	۷۵
بزرجمہ (بزرگ مہر)	جت (زط)	۸۴
بلوس (بلوچ)	جلباریہ (سادات)	۹۷
بہرام گور	خ	۹۱
پ	خرد (امیر)	۱۰۰
پشنگ (پدر افریاب)	خرد (کسری)	۸۶
پیچا گورس	دشنام	۱۰۶
ت	و	
تاریخ (تاریخ)	دختر لوش (دختنوس)	۹۴
تالش	دختنوس (دخدلوس)	۱۰۸
۲۳۰	دختر لوش	

۱۱۱	شاهو، شاہویہ	۱۱۱
۸۸	شریف (محقق)	۸۸
۱۱۱	شیر، شیردیہ	۱۱۱-۱۱۰
	ط	۷۸
۸۰	طمورث	۷۸
۷۸	طلحہ	۹۴
	ظ	۹۸
۷۶	ظہیر فاریابی	۷۶
	ع	۹۱
۷۶	ابوعبید	۹۱
۹۶، ۹۴، ۸۴	عجم	۹۱
۸۳، ۸۱، ۷۹، ۷۷، ۷۵، ۷۳، ۷۱	عرب	۷۸
۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۹۸، ۹۳، ۸۹	عمار [بن یاسر]	۸۴
۸۴	عمروہ	۱۱۱
۱۱۱	عینی	۷۵
۷۵	غ	۱۰۰
	غالیئوس (جالینوس)	۷۸
	ف	۱۱۱-۱۱۰
۷۶	فارابی، ابو نصر	۷۶
۹۰	فردوسی	۹۰
۲۳۱	ش	
	شاپور (ساہور)	

۳۔ فہرست اسمائے اماکن

۱۱۰	انقرۃ (انگوریہ)	۱۱۰	دیکھیے	ارجح
۸۵	اوزجند	۸۵	دیکھیے	بازئیس
۷۹	آبہ (آوہ = سادہ)	۷۹	دیکھیے	بازئیس
۱۱۰	ابر قوہ (ابرقوہ)	۱۱۰	دیکھیے	بازئیس
۷۶	اترار (فاراب)	۷۶	دیکھیے	بازئیس
۱۰۷	ابلقان (آجنگان)	۱۰۷	دیکھیے	بازئیس
۱۰۹	اذربجان (آذربایجان)	۱۰۹	دیکھیے	بازئیس
۱۱۰	ارژن، دشت	۱۱۰	دیکھیے	بازئیس
۷۷	ارگن، اورگن (جرجانیہ)	۷۷	دیکھیے	بازئیس
۸۵	اسپاہان، اسپهان (اصہبان)	۸۵	دیکھیے	بازئیس
۹۲، ۸۴	اسپرنگ، اسفرنگ (اسفرنج)	۹۲، ۸۴	دیکھیے	بازئیس
۱۱۱	اتخر (اصطخر)	۱۱۱	دیکھیے	بازئیس
۱۱۱	استرآباد	۱۱۱	دیکھیے	بازئیس
۱۰۷، ۱۰۳، ۹۶، ۹۲	اصہبان، اصفہان (اسپاہان)	۱۰۷، ۱۰۳، ۹۶، ۹۲	دیکھیے	بازئیس
۱۰۷	اسپہان	۱۰۷	دیکھیے	بازئیس
۱۰۷	اصطخر (اتخر)	۱۰۷	دیکھیے	بازئیس

۹۱، ۹۵، ۷۴	مامون (خلیفہ)	۹۱، ۹۵، ۷۴	فرس
۸۷	ماہویہ	۸۷	فرنج (فرنگ)
۹۶	مبوس	۹۶	فیماغورس
۸۰	مریم، حضرت	۸۰	ق
۱۱۰	مژدک	۱۱۰	قاپوس (کاؤوس)
۱۱۱، ۱۱۰	مسکویہ	۱۱۱، ۱۱۰	قاسم (گوتابادی)
۸۸	مسح، مسیحا (مشیخا)	۸۸	قباز (کواز)
۹۰	مشکویہ	۹۰	قیداف (کیدپا، نوشابہ)
۹۰	مظفر جنابادی	۹۰	ک
۱۰۲	مغان	۱۰۲	کاؤوس (قاپوس)
۱۱۱	ناموسیہ	۱۱۱	کسری
۹۹	نجم الدین کبری	۹۹	کواؤ (قباز)
۷۴	نصرانی	۷۴	کیدپا (قیداف)
۷۴	ابونصر فارابی	۷۴	کیمرہ، (گیمرت)
۱۱۱	نقطویہ	۱۱۱	گ
۹۶	نوزر	۹۶	گالینوس (جالینوس)
۱۱۰، ۹۵	نوشابہ	۱۱۰، ۹۵	ل
۹۲	نوشیروان	۹۲	لقیط بن زرارۃ
۹۲	یہودان	۹۲	م

پیروز آباد (فیروز آباد)

پیریاب (فیریاب)

ت

تاشکند

تبران (طبران)

تبرس (طبرس)

تبرستان (طبرستان)

تبریز

تیس (طیس)

تپلیس (تفلیس)

تخوارستان (طخارستان)

ترشیز (طریش)

ترکستان

تری بلس (طرابلس)

تفسونہ (طفسونج)

توس (طوس)

تہران (طہران)

تیسپون (طیسفون)

ج

دیکھیے

فیروز آباد

دیکھیے

فیریاب

جرجان

جرجانیہ (ارجج، گرگانج)

جرہ (گرہ)

جلبار (گلبار)

جنابذ (گنابذ، گوناباد)

جنارہ (گنارہ)

جوشقان (گوشکان)

چ

چاچ (شاش)

چوستر، چوستر (شہستر)

چرمگان (صرمنجان)

چغانہ (صفانہ)

چوستر، چوستر (شہستر)

چین (صین)

ح

حبشہ

خ

خراسان

خرق (خرہ)

خوارزم

خیوق (خیوہ)

و

دامغان

۱۱۱، ۱۰۸

۷۷

دیکھیے

گرہ

۹۲

۹۰

۱۱۱

۱۰۸

دیکھیے

شاش

دیکھیے

شہستر

دیکھیے

صرمنجان

۷۸

دیکھیے

فہر

۱۰۹، ۹۱

۹۸

۹۶

۹۹

۹۹

۹۹

۹۶

درہند

دیل (دیول)

ر

روم

ز

زرنج (زرنگ)

زرنوج، زرنوق (زرنو)

س

سادہ (آب، آدہ)

سجاوند (سکاوند)

سجستان (سکستان)

سدیہ

سغد، (صغد)

سقلاب، سقلاب (سگلاب)

سمرقند

سمنان

سمجنان (سمنگان)

سند

سیستان

ش

شاش (چاچ)

شہستر (چوستر، چوستر)

ص

۱۰۶

صرمنجان

۷۲

صعوق

دیکھیے

چغانہ

۱۰۸

صفانیان (چغانیان)

دیکھیے

سقلاب

دیکھیے

چین

صین (چین)

دیکھیے

ط

۱۰۸

طبران (تبران)

۹۶

طبرس (تبرس)

۱۰۸

طبرستان (تبرستان)

۱۰۳

طبرک (تبرک)

۹۶

طیس (تیس)

۱۰۷

طخارستان (تخوارستان)

۱۰۵

طرابلس (تری بلس)

دیکھیے

شر

۸۵

طفسونج (تقسونہ)

۹۵

طیس (تمیشہ)

۹۶

طوس (توس)

۱۰۸

طہران (تہران)

۱۰۹

طیسفون (تیسپون)

۱۰۹	مغرب (ملک)	گ	گازرون (کازرون)
۸۷	میانج (میانہ)		گرستان
۸۹	میان کال	دیکھیے	گرگان (جرجان)
		کازرون	گرگانج (جرجانیہ)
	ن	۹۵	گرہ (جرہ)
۹۸، ۸۷	نخشہ (نصف)	دیکھیے	کشاد
دیکھیے	نصف (نخشہ)	جرجان	گلبار (جلبار)
نخشہ		دیکھیے	گنابذ، گوناباد (جنابذ)
۹۲، ۸۱	نشا پور (نیسا پور)	۱۱۰	گنارہ (جنارہ)
دیکھیے	نیسا پور (نشا پور)	۱۱۰	گوشکان (جوسقان)
نشا پور		دیکھیے	
	و	جلبار	
	ونج (وند)	دیکھیے	
۸۷		جنابذ	
	۵	دیکھیے	
	ہرات	جنارہ	
۹۵		دیکھیے	
۱۰۵، ۱۰۳، ۸۳، ۸۲	ہند	جوشقان	
	ی	۱۰۵	ل
۸۹	یزد		لاہوری بندر
۹۶، ۷۳	یوتان		م
		۹۵	مازندران
		۱۰۹	مدائن
		۱۰۷، ۹۹	مرد
		۱۱۰	مزدقان (مژدکان)



۹۷	قندھار	ع	عموریہ (انقرہ، انگوریہ)
۸۵	قنوج (کنوج)	ع	عموریہ (انقرہ، انگوریہ)
۹۶	قوس (کومش)	ف	فاداب (پاراب)
دیکھیے	قہندز، قندز (کہن دژ)	۷۶	فارس
قندز		۹۶، ۷۳	فارتین (پارکین)
۱۰۹	قیروان (کاروان)	۱۰۸	فاریاب (پاریاب) فیاریاب
دیکھیے	قیس (کیش)	۷۶	فرمانہ
کیش		۸۵	فرنج (فرنگ)
	ک	۸۷	فریاب
	کابل	دیکھیے	فوشج (بوشج)
۱۰۷	کازرون	۸۳	فہرج، فہرہ (پہرہ)
۱۱۰، ۱۰۹، ۷۳، ۷۲	کاسان (قاسان)	۹۳	فیروز آباد (پیروز آباد)
دیکھیے	کاشان (قاشان)	۷۶	فیاریاب (پیاریاب، فاریاب)
قاسان	کرمان	ق	قاسان (کاسان)
۱۰۷، ۹۶	کژوین (قزوین)	۱۰۷	قاشان (کاشان)
۸۹	کم، کسب (قم)	دیکھیے	قزوین (کژوین)
دیکھیے	کنوج (قنوج)	کاشان	قم (کم، کسب)
قزوین	کوش (قوس)	۱۰۶	قندز، قہندز (کہن دژ)
دیکھیے	کہن دژ (قہندز، قندز)	۱۰۵	
قندز	کیش (قیس)	۹۳	
۹۵			

۴۔ فہرست اسمائے کتب

احیاء [العلوم]	۱۰۹	صراح	۱۰۵، ۸۰، ۷۹
اختیارات [بدیعی]	۹۶	القاموس	۸۹، ۸۳، ۸۲، ۷۷، ۷۵، ۷۳
انجیل	۱۰۵	القرآن	۱۱۱، ۱۰۹، ۱۰۷، ۱۰۱، ۹۹، ۹۷، ۹۵، ۹۳، ۹۱
الانساب [للمعانی]	۹۹	کیما [ے سعادت]	۱۰۹
تاریخ یحییٰ	۱۰۱، ۹۹، ۹۳	المغرب [فی ترتیب العرب]	۹۰، ۸۹، ۸۷، ۸۵، ۸۳، ۸۱، ۷۹، ۷۷، ۷۵، ۷۳
تاریخ گزیدہ	۱۰۶، ۹۰	مغیرات (رسالہ)	۸۹
جہانگیری (فرہنگ)	۸۶، ۸۰، ۷۷	مفتاح [العلوم]	۸۲
السامی [فی الاسامی]	۱۰۳، ۸۲	الغنائس	۱۰۲
شرح مفتاح	۸۸	النبایہ	۸۲
الصالح	۱۰۷، ۱۰۳، ۷۸، ۷۵	الواقعات [الحسامیہ]	۱۰۰



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین وصلاة والسلام علی سید المرسلین

والله الطاهر المنان وصاحب الکمالین افاضہ چون الفاظ معرب

در قرآن و حدیث و کلام اکابر واقع است و شرح و ضبط

آن در بیچ کتابی بہت مفاد و استقصا بنظر نیاید بنا بر آن بہ قدر

مقدور تنبیہ و تفحص نموده درین رسالہ جمع کردہ مشتمل بر مقدمہ

و چند باب و معبر در خوانان البورب حرف زخم کردہ شد

عکس - منطوط نظامت جنگ

پہلا صفحہ

نسبت نسبت به معنی گفته اند مستویان سجده و سجده
کویند پس سجده در اصل سجده بود و بای نسبت
است و این تکلف است تمام شد رساله العربات

عکس - مخطوط نظامت جنگ
آخری صفحه

عکس

معربات رشیدی

مرتب

ذاکر عبدالستار صدیقی

جو طبع تو هوا مگر شائع نه هوسکا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين
والآله الطاهرين وصحبه الكرامين.

اما بعد چون الفاظ معرب در قرآن و حدیث و کلام
اخبار واقع است و شرح و تفسیر آن در هیچ کتابی باقی
و استعنا بطور نماید بلا بر آن بقدر مقدور تتبع و تفحص
نموده درین رساله جمع کرد^۱ مشتمل بر مقدمه و جلد باب.
و معتبر در عنوان ابواب آخر کرده شد^۲ چه تعریب
در آخر کلمات بسیار واقع شده چنانکه مبین شود.

(مقدمه در تعریف تعریب) بدان که تعریب^۳ استعمال
کردن لفظ غیر عربی است در کلام عرب و جاری کردن احکام
لفظ عربی بر آن از تلویح و لام تعریف و مانند آن - پس
اگر مانند آن لفظ در وزن و حرف در کلام عرب آمده باشد
بعهد نقل کنند و احکام عربیت از تلویح و لام تعریف و فهر
ج ۱: "ترده"

آن بر آن جاری کنند چون لفظ نرد و بخت و مانند آن - و
این نادر است - و گاهی حرفی از آن بدل کنند به حرفی
که در آن لغت نیامده تا دلالت کند که از آن لغت بر
آمده و در لغت عرب داخل شده - و اگر بر آن وزن و
حروف در کلام عرب نیامده باشد آن را تغییر دهند - و
تغییر یا به تبدیل حرکت و سکون است فقط یا به تبدیل
حروف یا باسقاط یا بزیادت یا به تشدید و تخفیف یا
به تقلیب حرفی مکن حرفی یا با اجتماع دو قسم و سه قسم
یا زیاده بر آن - مثال تبدیل حرکت: دستور که در فارسی
دستور بفتح دال است و در عربی بهم^۴ چه صیغه فعلول
(بفتح فا) در لغت عرب نادر است؛ و دلهوز^۵ که در فارسی
بفتح دال است و در عربی بکسر خوانند چه صیغه فعلول
(بفتح فا) در لغت عرب نادر است - مثال تبدیل سکون:
کارزون^۶ که نام شهر است و آن در فارسی بسکون زاست و در
عربی بفتح ز^۷ چه اجتماع دو ساکن در لغت عرب درست
نیست - مثال تبدیل حرف: صین (معرب چون) و کزج
(معرب کره) یعنی چرخ و سبزی که بر روی نان نشیند -
مثال إسقاط: نشا^۸ که معرب نشاسته است - مثال زیادت:
درباج (معرب دیبا) - مثال اجتماع دو قسم و زیاده از آن:
لجام بالکسو (معرب لجام) و برید (معرب بریده دم) و طلیسان
(معرب تالشان) و شغاج (معرب پیشواره) که در آن اجتماع
سه قسم است [و زایقه (معرب زیلو)] که در آن اجتماع چهار
قسم است [و طلیشل معرب تفشیل است] و آن آشی است
که برای دفع خمار یزند^۹ که در آن تبدیل حرف و تقلیب حرف

۱ در (ب) که لفظ اساق است لفظ "یا" از آنها افتاده است و آن - و است
ظاهر.

۲ این عبارت بدن در قلب در (ج) نیست -

و تغییر حرکت و تغییر سکون و إسقاط هاء شده، و اجتماع
بلج قسم بهم رسیده.

قاعده [۱]: های مختلفی که در آخر کلمات فارسی
واقع شود، به جیم یا به قاف بدل کنند یا حذف کنند،
چون فالوذج و فالونق و فالوذ (معرب پالوده)، إلا در لفظ
کامع (معرب کامه) که به خا بدل کرده اند. و گمان دارم
آنست که آن نیز کامع است (به جیم) و خا تصحیف
است.

قاعده [۲]: هر کلمه که آخر آن الف و یا و واو
باشد، قاف یا جیم لاحق آن کنند، و این نیز مطارد است،
چون دیباج و زونج و کستیمج و رستاق و ستوق و ابریق.

قاعده [۳]: هر صیغه فعلول (به فتح فا) را هم
دعلد، و فعلیل (به فتح فا) را کسر دعلد؛ چه فعلول و
فعلیل (به فتح فا) در لغت عرب نیامده، إلا بدانکه چون
صعوق (به فتح صاد) که نام موضعی است. و هر صیغه
فعلال را کسر دعلد، چه فعلال (به فتح فا) از غیر مضاعف
در کلام عرب نادر است چون مدداز و همدام (بالکسر) معرب
مدداز و همدام (بافتح) که لغتی است در انداز و اندام،
بلکه تصریح کرده اند که فعلال از غیر مضاعف، سواي خزعال
و خرطال و قسطال نیامده.

قاعده [۴]: چون در فارسی یک لغت بچند وجه
آمده باشد، هر کدام که به لفظ معرب نزدیک باشد، معرب
را از آن باید فراگرفت هر چند که آن لغت، لغت اصلی
نباشد بلکه مؤلد یا منفور باشد. مثالش: هلزمن (به کسر

۱ معجم البلدان، ج ۳ ص ۳۱۰.

۲۳۲

ها و فتح زا و سکون نون و مهم) بر وزن جردحل (به
سکون حا)، چنانکه صاحب قاموس گفته، بمعنی جماعت.
و در فارسی انجمن و هلجمن و هلزمن هر سه آمده،
بمعنی جماعت و مجمع. و هلزمن را معرب اخیر باید
گفت، چه تغییر از اصل درین صورت کمتر است، و زای
تازی به زای فارسی نزدیک و از جهتم تازی دور، اما تغییر
حرکات و سکون مهم بواسطه حفظ صیغه هر چه است، که اصل
در تعریب همانست. و صاحب قاموس دو لفظ اول را
بطریق تردید، اصل آن گفته، و آن صواب نیست. و هلزمن
بمعنی جماعت از انجمن و هلجمن بمعنی مجمع گرفته،
و آن نهر درست نیست. مثال دیگر: همداز (بالکسر)
که اصل آن در فارسی همداز و انداز و اندازه است. پس
اودا از اول باید فراگرفت، چه تغییر در آن کم است،
و صاحب قاموس از اخیر فراگرفته بواسطه شهرت آن لفظ.
و این خلاف قاعده است.

قاعده [۵]: هر لفظی که در فارسی بوزن باشد،
چون های مختلفی آن به قاف بدل کنند ماقبل قاف را
بکسر نیز خوانند، بدانکه صیغه فاعل به فتح عین در
عربی نیامده است و فتح آن بدانکه قاعده های مختلفی است،
چون باشق و باذق (معرب باشد و باده).

قاعده [۶]: هر کلمه که در فارسی و جز آن دو ساکن
در آن باشد، چون معرب کللد، یکی را حرکت دعلد،
چون فارس (بکسر را) معرب پارس و گاززن (بفتح را)
معرب گاززن (بسکون را). و صاحب قاموس گفته که باید

۱ ج: "گرنه"

(بسیکون نا) معرب بافت است و دو ساکن دارد - و این متصل تأمل است -

قاعده [۷]: اگر لفظی در فارسی بالف و اِماله مردود آمده باشد، هر کدام که بوزن عربی نزدیک باشد معرب را از آن اخذ کنند. پس طهلسان معرب تهاشان باید گفت، که اِماله تالشان است چنانکه بیايد - و جهم فارسی به صاد بدل کنند، و گاهی به شین چون شاش (معرب چاچ)؛ و کاف فارسی به جهم بدل کنند، و گاهی به فین، و گاهی به کاف تازی؛ و زای فارسی به زای تازی و جهم تازی؛ و بای فارسی به فا و گاهی به بای تازی؛ و تا را به طا و گاهی به تاد مثبته، چون توت (معرب توت)؛ و کاف تازی به قاف، چون قریز (معرب کریز)؛ و سین به صاد؛ و شین به سین. اما در چهار حرف که اول مذکور شد، و در عربی نمی آید، البته تبدیل کنند و در باقی حررف اکثری است - و کلمه دو حرفی را مشدد سازند یا حرفی دیگر زیاده کنند تا ثلثی شود، چون بط (معرب بت) و دل (معرب دل)؛ و قز (معرب کز)؛ و کس [بالحکم و ثانی مشدد] (معرب کس) و بس (معرب پس، بنا بر قوی) - و امثله این قواعد مذکور خواهد شد این شاء الله تعالی - و سوای این قواعد و ضوابط چیزی چلد هست که در ائله بهان کلمات معربه بر صاحب تتبع طالع خواهد شد، و بالله التوفیق.

و ببايد دانست که چلد حرف در فارسی نمی آید و آن فا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و هون و قاف

۱ یعنی دل بفتح اول و تشدید، معرب دل بالکسر - و همچنین "کس" بالهمز والتشديد معرب کس بالهمز والتطهيف.
۲ پ: "کز"

است و همچنین ذال معجمه بر قول اصح^۱ و بعضی متقدمین گفته اند که فا و بای تازی و زا و جهم و کاف تازی دو اصل فرس نیاید، بلکه در لغت یونان نیز نهاده - پس در فرس و یونان هرچا کلمه یافتند شود، که ازین حرف دارد، یا معرب است یا متأخرین عجم، که به عرب آمیخته اند [ولهجه ایشان به لهجه عرب مایل شده^۲]، چنان خوانده اند، و در اصل حرف دیگر بوده -

(باب الف) جلهای (بالضم) معرب جلاب (بالضم) و آن بازیهست معروف، که موام آنرا جلاخ گویند (به خای معجمه) * سانی (بالضم) معرب سمانه یا سمان، و آن مرهیهست معروف، که عربی سدری و بهندی پودنه گویند * قبهطاد بر وزن حمیراء و قبهطی (بالضم و تشدید بای مفتوح) معرب کهبنا * حیرای (بالضم) معرب هیره، که چرز نیز گویند * کسری (بالکسر والتفتح) معرب خسرو یعنی واسع الملک - کذا فی القاموس * هسی^۳ معرب ایشوع، و آن سریانی است و از این مرکب است بختیشوع، که مختلف "بخت ایشوع" است یعنی بلده عیسی - و جدریل بن بختیشوع طهیب نصرانی است که در زمان مأمون بوده * نشا، معرب نشاسته * صا، معرب چا، که بطریق قهوه خورند * کسلی (به کسر کاف و سین مهمله مشدده و سکون، بای خطی و فتح لام) بر وزن خلیفای معرب کهیلی^۴، که لفظ هلدیست و آن چوبی

- ۱ ذال معجمه را از حررف مضمومه عربیه دانستن درست نیست و این همه تقریر مصنف (تا آخر فقرة) از جاده صواب منصرف است -
- ۲ این عبارت در (چ) نیست -
- ۳ پ: "هسی" و آن سور است طاعرا -
- ۴ کاتب نسخه (پ) درین کلمه بر حرف لام تنحه نهاده است، و در آخر بای چنان است در هر دو نسخه -

است مانند رناس مائل به سرخی، فربه کللده، [و معروف به هندی کهله کهلی است] * بالغه، معرب پایها - فی التصاح: "البالغاء" از نوع - قال ابو عبید: و اصلها بالفارسیة پایها *

(باب الباء) مرداب (بالکسر) معرب مردابه * جرداب (بالکسر) معرب گرداب * رباب، معرب رزابه، و معنی ترکبمی آن: آواز حزین دارنده، چه رزاد، آواز حزین، و ما برای نسبت است * جرب (بالفتح) معرب گورد، که الحاصل آنرا جرداب گویند * جرداب (بالضم) معرب گوداب، و آن آبی است که از برنج و گوشت پزند و قاتی مکره و دوشاب سازند. لاریاب، معرب پاریاب، و آن دمی است خزالی بلغ که مولد ظهیر لاریابی است، و لیریاب (بر وزن کهار) نیز گویند و آن معرب پیریاب، که اماله پاریاب است - و لریاب نیز آمده * فاراب، معرب یاراب و آن شهر است به ترکستان که مولد ابو نصر فارابیست و گویند بلده اترار است که امیر تیمور دو آنجا وفات یافت - و یاراب و پاریاب در اصل زمین مزروع است و چون این مری دو موضع زمین مزروع بونه باین دو اسم موسوم شده * حب (بالضم و تشدید باء) معرب خم * زریاب (بالکسر) معرب زریاب (بالفتح) ای ماء الذهب * سلاب و سلاب (مر دو بالکسر) معرب سگلاب (بالفتح و سکون کاف فارسی) و آن ولایتی است * سذاب (بالفتح و بذال معجمه) معرب سذاب بذال مهمله و آن گیلانیست معروف * میزاب، معرب میزاب (بهای مجهول) بهی جای چکه ن آب - کسره مهم اشاع کردند و حرکت همزه به ماقبل دادند و بواسطه إلتقاء ساکنین همزه را حذف کردند - و میز (به یای مجهول) در اصل شاش و شاش ۱ کذا فی (ب) -

کللده، و امر شاش کردن است، و معنی ترکبمی آن: پاشلده آب - و فی القاموس: "آزب الساء (کسر ب)" جری و مله السزاب: او هو فارسی معرب، ای بل الساء، لیکن بلا بر تعریب، درین تفسیر مستحسن است؛ چه هرگاه مژواب بمعنی فاعل تواند بود، احتیاج بمعنی امر گفتن که باعث ارتباب تکلف: امر بهزباب است، نباشد * جلاب (بالضم و تشدید لام) معرب گلاب * جریب، مقدار چهار قنیز (معرب گری) و آن در اصل مطلق بهمانه است *

(باب التاء) جلبت [بفتح جهم و با] معرب جلبت (به فتح کاف فارسی و یای موحده) - و آن نوعی از کشتی است، چنانکه در جهانگیری گفته * ناخذاة (به ذال معجمه) معرب ناخذاء نواخذة جمع - و عرب از آن فعل اشتقاق کرده اند، يقال تلنذ نواخذة [مشدد] کذا (طست) (به هون مهمله و معجمه) معرب تشت و گاهی تا را به هون بدل کللد و طس گویند - طساس و طسوس جمع * جرجانه، معرب گرگانه، که پای تفت و ولایت خوارزم است، و ترکان ارگنج گویند * سلجة الیهزان و سلجة الیهزان، معرب سلج ترازو * سلجونه (بفتح سین و با و سکون [نون اول]) پوسته کبود، معرب آسان کون - کذا فی القاموس - و ظاهر آنست که معرب شیکون باشد * سفنجه (بضم) معرب سفنه، که به هندی "هلندی" گویند، و عرب از آن مصدر و فعل اخذ کللد - یق، سفنجه سفنجه (بالفتح) بهی هلندی کرد هلندی - کردنی * طهاهجة (بفتح طا و ها) معرب تهاهه بهی کهاب که در عربی بمعنی گوشت شرحه شرحه کرده است، و برشتگی لازم معهود آن نیست، چنانچه مشهور شده - ۱ از اینجا تا "هلندی کردنی" در نسخه (ج) ساقط شده است ۲ ای "یقال" - ۳ فی الاصل "سفنجه تابقع"

قال فی القاموس: "الکباب، اللحم المشرح" و قال ایضا:
 "الطباعجة، اللحم المشرح، معرب تباهه" * طلسمه (بفتح
 ط و نا) معرب تلبسه، و آن قالی و شطرنجی است.
 [طلانس جمع، طلانس فروشده آن] * سیابجه (بفتح سین
 مهله و یای مثناة تحتانیه و کسر بای موحده)، قومی
 از ملک سلد که در بصره بر بیت المال نگهبانی میکردند
 و پاس میداشتند و چون بیت المال به طلحه و زبیر ندادند
 به ایشان از راه صلح در آمدند و ایشان را فائل
 کرده شبی بر سر ایشان ریختند و بخند کشتند.
 و صاحب مصالح گوید که این لفظ معرب است، و
 بهمان نکرده که اصلش چه بود. بخاطر مهرسد که این
 لفظ در اصل سیابجه باشد (بفتح بای موحده و یای
 تحتانیه) جمع سیبجه معرب سهجه، و این قوم در سلد
 معروف و بجلادت و مردانگی مشهور، و بعد از آن قلب نموده
 "سیابجه" کردند، چون ملایکه، جمع ملک، که در اصل مآلکه
 بوده، یا مفرد را قلب کرده اند و جمع بر اصل است.
 والله اعلم * خرقاعه (بافتح) معرب خرگاه * صلجه (بالضم و فتح
 لام مشدد) معرب سله [بافتح و لام مشدد] * سبذه (بفتح سین و
 ذال معجمه) معرب سبد * بخت، معرب بخت * صفانه، معرب
 چفانه * بستوکه (بالضم) معرب بستو (بافتح) و آن مرتبان کوچک
 باشد و تغییر فتح بضم در صورت تعریب برای آنست که
 فعلول و فعلواته بالفتح در کلام عرب نهاده چنانکه گذشت. و
 از صهروره و شهنوخه و امثال آن جواب داده اند که اصل
 آن صهغه دیگر بوده چنانچه در صراح^۳ و دیگر کتب مفصلاً

۱ "طلانس ... آن" در نسخه (ب) - هر دو حذف شده است.
 ۲ (رجوع کنید بفتح) البلدان پلذری، ص ۳۷۶.
 ۳ صراح (دهلی ۱۸۶۵ع) ص ۸۱.

مذکور است * دمته (بافتح) معرب دمتکه، و آن انباتی
 است آملگران را که بدین آتش افروزند، و دم و دمه نیز گویند *
 ستوکه (بالضم) معرب سمو، و آن درم ناسره است، یعنی
 سه ته دارد، در طرفش ا نقره و میانش چیز دیگر * جردقه
 (بافتح) معرب کرده، که عبری دلف نیز گویند * بوتقه،
 معرب بوتیه * ذوالقه، معرب ذواله و آن کلوله آرد است،
 که به هندی 'پیتره' گویند * فرزجه (بالضم) معرب یززه *
 میبه (بافتح) معرب می به، و آن آب انکور و آب به
 است که هر دو باهم بجوشانند * دستجه، معرب دسته،
 که عبری 'حزمه' گویند - کذا فی القاموس^۳ * زلیه (بر وزن
 جلیه) معرب زلیو، زلالی جمع، و زلیوجه تصغیر زلیو، و صوام
 'زلیجه' گویند * رهوجه (بافتح)، رهواری - فارسی معرب،
 کذا فی الصراح^۴ * باجه، معرب با، یعنی مطلق آتش که آنرا
 "آبا" نیز گویند - باجات جمع * قبه (بالضم و تشدید بای
 موحده) معرب کبه، و آن (بالضم و تشدید با) کدو یا
 شیشه حجام است که بر متصل حجامت نهاد تا خون
 به یک جا فراهم آید - آنکه بر آن استره زنند، چنانکه در
 جهانگیری گفته * آبه، معرب آوه، و آن شوهریست که به
 سواره مذکور میگردند * ذوقه (بالضم و تشدید ذال) معرب
 زوت، و آن فله ایست معروف که بهندی جوار^۵ گویند - و
 عرب درین کلمه دو تصرف کرده اند یکی آنکه را به ذال

۱ ب: "دارد و طرفش" -
 ۳ "کذا فی القاموس" در (ج) افزوده شده است - ۳ صراح، ص ۶۱
 ۵ معجم البلدان، ج ۳ ص ۲۳
 ۶ ب: "جوارى" - و مصنف در جائی دیگر می گوید: "ذرة بالضم
 و فتح را فله ایست معروف که آنرا جوار میگویند" (منتخب اللغات،
 چاپ کانپور، ۱۲۷۲ هجری، ص ۱۱۳).

بدل کردند، چه در فرس کلمه نهاده که اولش ذال باشد، دیگر آنکه تایی دراز را به تایی کرد بدل کرده اند تا مجازات کلمات دیگر شود، چون قلة و ثبة و كرة^۱ بادرنگوبه^۲ معرب بادرنگوبه^۲، یعنی بالکسر زلفچه (بالکسر) و نهیل، فارسی معرب - کذا فی الصراح^۳ * فلجکشت معرب پلج انگشت، و آن گاه هست که آنرا "ذو خمس اصابع" و "ذو خمس اوراق" گویند *

(باب الثام) نوٹ، معرب توت * طهورت، معرب تهورت * کوٹ (بالفتح) در قاموس بمعنی کفش آورده، و ظاهراً معرب گوش است، چون کفش معرب کفش، و گوش انصاع است از کفش در فرس - اما باید که کوس (بسیین مہمله) معرب گوش باشد، نه به ثا - فتأمل * کهورت، معرب کهورت (بکسر کاف فارسی) - و معنی ترکبھی آن: پیشوای زمین، چه "کیو" زمین و "مرت" سید است - و این کلمه سریانی یا یونانیست^۴، و لهذا او را بفارسی گلشاه گویند^۵ - و صاحب جهانگیری کهورت بفتح کاف فارسی و ضم یا آورده و گفته که معنی آن زندہ گویاست، چه "کیو" بمعنی گویا و "مرت" بمعنی زندہ است - و در میان متأخرین کهورت (به کاف تازی و ثا) مشهور است، و حال آنکه این اسم فارسی است و در فارسی ثا نهاده - انتہی کلام - و درین جلد غلط کرده، چه کهورت سریانی یا یونانیست، چنانکه در گھومطریا،

۱ ج "چون... کرة" را ندارد.

۲ ج: "بادرنکوبه" و "بادرنکوبه" - اما مصنف گفته است که صاحب قاموس این لغت را معذب با آورده (فرهنگ رشیدی، ص ۶۵)

۳ صراح، ص ۶۲

۴ ج: "سریانی یا یونانی"

۵ یعنی بکسر اول.

که بمعنی علم هلندست است، گفته اند که "گهو" زمین و "مطریا" اندازه است - و "مرت" و "مارت" بمعنی مهد است چنانکه "مارت مریم" گویند حضرت مریم را - و در کتب زینج "عهد مارت مریم" مذکور است - و جیومطریا معرب آنست - چنانچه از افلاطون منقول است که "من لم يعرف جیومطریا لم یدخل دارنا" - و "خویطریا" تصحیف است^۱ * دیوت (بتشدید یا) معرب دیوت (بتشدید یا) و تایی قرشت در آخر) * طرثیث (بالضم و فتح الراء و کسر الثام) قریة بلیسابور - کذا فی القاموس - قول هو معرب ترشوز -

(باب الجهم) مہمختج و مہمختج، معرب می پخته * نشاستج، معرب نشاسته * ابدوج السرج، معرب ابدوزند، یعنی دو طرف خوگو - و فی القاموس: ابدوج السرج لهد بدادیه، معرب ابدوز^۲ * دونهج (بضم دال و کسر نون) معرب دونی و آن نوع کشتی است * دیباج، معرب دیبا * بانزوج (بفتح ذال) معجمه، معرب بانروز^۳ (بکسر دال مہمله) * لوبیاج، معرب لوبیا * کرج (بالضم و تشدید را) معرب کره، بمعنی کره اسب و جزآن * کرج (بتثنیین) معرب کره، بمعنی چرک مطلق و سبزی که بر روی نان نشیند - و عرب بعد از تعریب، از آن مصدر و افعال و اسما استعمال نمایند، یقال^۴ کرج الغنیز تکرجاً اذا علت خضرته - و نان کره گرفته

۱ "کیرمرت" کلمه ایست فارسی الاصل و آنرا مشتق دانستن از سریانی یا یونانی اصلاً درست نیست.

۲ ج: "ابدوز"

۳ ج: "ابدوز" - اما قاموس (چاپ مصر) "ابدرد" دارد -

۴ ج: "باررد" و آن سراسر است.

را متکرج گویند * فالونج * معرب پالوده - و صاحب قاموس
گوید: الفالوذی خلوا و لا نقل فالونج - اما در بعضی آثار
آمده * کوسج * معرب گوشه * جوزیلج (بالفتح) معرب گوزینه *
لوزیلج * معرب لوزینه - و این هر دو خلوا می‌معروفتست *
کبریلج (بالکسر) معرب کبرینه و آن چرمینه زنان باشد *
بهرج و نهرج * هر دو معرب نهیره یعنی ناسره * بلنسیج *
(بالفتح) معرب بلنشه * بهرامج (بالفتح) معرب بهرامه
و آن بید مشک است * شارج (بالضم و کسر الراء) معرب
پیشپاره * و آن طبقی و خوانیست که در آن پیلای نقل
و عطر کرده به مجلس آرند - کذا فی القاموس * اما در سامی
گفته که شارج خلوائیست * و در کتب لغت فارسیه نه
پیشپاره قسم خلوائیست * نه طبق و خوان چنانکه صاحب
قاموس گمان برده * فہشارج و پیشپارچ (بفتح هر دو فا و
هر دو با) معرب پیشپاره * کذا فی اللہایه * مراد شارج
مرقوم - لکن درین دو تفهیم کمتر واقع شده بخلاف شارج *
که در آن حذف با و یا و هم شون * و کسر راء که خلاف
قاعده های مختلفی است * نموده اند * بلا بر آن که وزن
ملاط * که در کلام عرب شائع است * بهمرسد * انبیج * معرب
انبه * و آن مهوایست معروف در هند * انموذج (بالضم)
معرب نموده * یعنی نمودار و نمونه چهری - و صاحب قاموس
گفته که انموذج خطاست و صحیح نمونج است بفتح نون -
و این سخن معتدل تأمل است * چه صاحب محتاج و
اکثر ملای مرهت * "انموذج" در کلام خود آورده اند *
حل کلام ایشان بر خطا خطاست - و شارج محتاج معرب
"نموده" گفته اند * نه "نمونه" چنانکه بعضی گمان برده

۱ ج "اما... آمد" را ندارد. ۲ ج: "طعام اهل عربیہ"

اند - و قاعده تعریب نیز تقاضا می‌کند که معرب نموده
باشد نه نمونه * اسرج (بضم الف و کاف و فتح را) معرب
أسکره * صلیج * معرب چلج * و معرب سلج که در هند
نواختن آن متعارفتست - و معرب ثانی می‌باید بکسر
صاد باشد * چه سلج بکسر آمده * نه بفتح * بلنج (بالفتح)
معرب بلک (بفتح) و آن اجواین خراستیست * ملنج
(بالفتح) معرب ملک (بالفتح) و آن دانه ایست مسکو * یا
گیاه آن * و گویند اجواین خراستیست * و بالضم معرب
ملک (بالضم) که ماضی سبز است - و میج (بالضم و تشدید
جیم) نیز گویند * سلنایج (بالضم) معرب سلناده * ساج *
معرب ساک * و آن درختیست عظیم و در هند معروف است *
سایج (بفتح ذال معجمه) معرب ساده * ساذنج (بفتح ذال معجمه)
معرب شادنه * شاعدانج * معرب شاعدانه * شاعتج معرب شاعتره *
بسنایج (بفتح بای موحده و یای مثلاً تحتانیه) معرب
بسپایه * سکیاج (بالکسر) معرب سکیا (بالکسر) یعنی
سرکه با * اسیداج * معرب اسیداب یا اسیداو * یا اسیداد
(بحدود واو) - و معرب اخور کعتن * بقاعده تعریب
ملائب است * چه کلمه که در آخرش الف باشد * جیم زیادت
کند - و این کلمه مثل "آسیاب" و "آسیار" و "آسیا"
است * که هر سه روش جائز است و چون "دریاب" و
"دریاد" و "دریا" و امثله آن بسیار است * صارج معرب
چارو * صوبج (بالفتح و الفم) معرب چوبه * که بآن نان
پختن کنند * طازج معرب تازه * طیهوج (بالفتح) معرب تیهو *
طسوج (بفتح و تشدید سین) معرب تسو * طابج * معرب
تاو * ادوج (بالضم) معرب کلدو (بالفتح) * و آن ظرف

۱ ج: "طعام اهل عربیہ"

کلین معروف است. و عرب از آن کلدجه (بالفتح) مصدر
 اخذ کلد، یعنی ساختن کلدو. دهرج (بالفتح) معرب دیره
 یعنی سیاه. دستلج، معرب دستله. دستلج، معرب دستلی
 یعنی ظریفی که به دست گردانند. کستلج (بالضم) معرب
 کستی یعنی زار. بزرج (بفتح) معرب بزرگ. و ازین
 مأخوذ است بزرجه که بنامی بزرگامهر. گویند. فلزج
 (بفتح فاء و زای معجمه و سکون نون) معرب فلز. مرادف
 پلج و آن رقص است که در معجم دست یکدیگر گرفته
 کلد، و دستلج نیز گویند. و صاحب قاموس معرب
 پلج گفته که مرادف فلز است. لیکن اول اولی است
 چه زای تازی به زلی فارسی نزدیکتر است. و تعریب از
 آن انسب. نهوج (کفتح) معرب نهوج یا نهوج. و آن
 شهر است در ناحیه استخر بر طرف بهمان. و اعلام معرب
 و اعلام، و آن نوشته است که معلم و ناخدا آنرا
 محظفه کرده. گفتی را در دریا برانند. برنامج، معرب
 برنامه یعنی زرق جامع حساب. دهلج (بفتح) معرب
 دهله. که آنرا "دهلک لریک" گویند. دهرج (به تشدید را)
 معرب دهره. مرتج (بالکسر) معرب مرتک (بالکسر).
 صاحب قاموس معرب "مرد" گمان کرده. و گفته که به
 هم مهم باید و بخلاف قهاس کسر داده اند. مارماهیج،
 معرب مارماهی. [و الحریث و الحری و هو ضرب من
 السک فیره و هو تفسیر الصلور فی حدیث عمار ۳] ۳
 مردار سلج، و مرداسلج (بفتح) معرب مردار سلج و
 مرداسلج. سکبلج (بفتح) معرب سبله و سکون کاف و کسر

۱ معجم البلدان ج ۳ ص ۱۱۵

۲ ب: "الارماهیج"

۳ ب: "مار"

۴ این عبارت را که این دو تلفظ معرر است هر نسخه (ج) ندارد.

با و سکون یا و فصح نون) معرب سکوله و آن صغی
 است. آشج (بضم الف و فتح شدن معجمه) معرب
 اشته (بالضم و فتح شهن مختلف و مرشد) و آن صغی
 است. خربلج، معرب خربله. طلسونج، معرب تلسونه
 و آن شهر است. رازیانج، معرب رازیانه. سطرانج (بالکسر)
 معرب چترانگ که لفظ هلدیست و چتر بدلی چار و آنک
 [هلون ساکن و کاف مفتوح] بدلی عضو، چه شطرنج چار رکن دارد.
 شهر فرزین و شاه، که آن فهل و شکر و اسب و یواده است.
 چشمه زج، معرب چشمه زه یعنی چاکسو. درواسج، پهلوس کوه
 زین، معرب دروازگاه. نهرنج (بالفتح) معرب نهرنگ. اهللج
 و ههلج، معرب هله. امالج (بر وزن اطلس) معرب
 آمله. بللج، معرب بلله. راج، معرب راک. کذج (بفتح
 کاف و ذال معجمه) معرب کده (بفتح کاف و ذال مهمله)
 یعنی خانه. زنج، معرب زنگ. زرنج (بفتح) معرب
 زرنک. و آن شهر است در سیستان. اسدرنج، معرب اسدرنگ
 یا اسدرنگ. و آن شهر است در فرغانه. زرنج و زرنق (بالضم)
 معرب زرنو. و آن شهر است در ارزجند. کلوج (بالکسر)
 و تشدید نون مفتوح) معرب کلوج (بالکسر و تخطیف نون).
 قبیج (بفتح قاف و سکون بای موحده) معرب کبک. زبیج
 (بالکسر) معرب زیگ. داناج، معرب دانا. باباج، معرب
 بابا. شهبج، معرب شبی، یعنی پهلوانی که شب بهوشد.
 و بعضی بدلی پوسته اند. بزدج، معرب برده [بدلی] که
 بغارت آورده باشد. بوسلج، معرب پوشلک. و بعضی پوشلج
 معرب گفته اند. و آن شهر است که الحال پوشلک گویند. بنا
 کرده پوشلک پدر افراسیاب. بسهارانج، معرب بسهارانه. و آن

۱ طغرانیج [؟] رجوع کنید به معجم البلدان ج ۳ ص ۵۳۷.

۲ این زیاده در (ج) است و مأخذ آن منتخب اللغات (ص ۲۴) است. ظاهر.

گواهی است * نازنج * مغرب نازنگ * اترج و اترنج (بضم الف و
 راء و تشدید جهم در اول) مغرب ترنج * نهریج * مغرب
 نهریده * یعنی گوسلند خصی که موی او را نهریده باشند *
 بنج (بفتح تون) مغرب بزنک * که بهلندی بایزنگ گویند *
 شبج * مغرب شبنه - و شجاج (بفتح و تشدید با) شبه
 فروش * فنج (بفتح) مغرب فنگ * فیروزج (بفتح و ضم
 راء) مغرب پیروزه * فیروزج * مغرب پیروزه * و آن گیاهی
 است * که حفظ عصا آنست که بهلندی آنرا "رسوت" گویند *
 نارنج * مغرب داری * یعنی کسیکه مهمات خانه به او رجوع
 باشد * للج (بالکسر) مغرب پلج * و آن پیمانه ایست
 آهوان را که آب به آن تست کنند * کشج * مغرب
 کشه (و آن بفتح) * نوعی از ساروغ باشد چنانکه در
 جهانگیری گفته * فرنج * مغرب فرنک * زمج * مغرب زمه *
 که بهلندی "پتکری" گویند * میانج (بفتح) مغرب مهانه
 و آن شهر است نزدیک دربند * یارج * مغرب یاره *
 اراج (بالکسر) مغرب ایاره و معناه الدواء الاهی * ونج
 (بفتح تون) دمی است بفتحش * مغرب ونه * تضایج * جمع
 تطعج مغرب تخته - کذا فی المغرب * زرنج * مغرب زرده *
 و ماء الزرنج * زرداب که پیش از سرخاب و شاهاب بهرون
 آید از گل کایره * بختج و وختج (بفتح الهاء و ضمه)
 مغرب یخته * روسفنج * مغرب روی سوخته * ای اللطاس
 المحرق * طباهج (بفتح الهاء) * طعام من بعض ولحم *
 مغرب تهاه * ش[نا]نج * مغرب شایاک * و آن گیاهی است
 که برنوف [بضم با و نون] نیز گویند * قولنج * مغرب

۱ ج : "پتکری" -

۲ چاپ حیدرآباد دکن : "جمع تطعج قیاس و هو تعریب تخته"

۳ ب : "خالج" و آن سحر است

قولنج * خلنج مغرب خدنگ * بوزج (کقراطی) مغرب پوزه
 که فرزند نهوز مغرب آنست * ابلاج السکر (بالضم) مغرب
 ابلاج (بالند و القصر) * بلایج السفیلة (کسکون) مغرب بلایج
 (بفتح هاء لام) * کسبج (بالضم) مغرب کسبه * و آن کلجاره
 باشد * کستج (بالضم) مغرب کسته * و آن پشتارو لیف باشد *

(باب الصاد) مسیح * مغرب مشیخا * که به سریانی
 مبارک را گویند و لهذا "مسیحا" نیز استعمال کنند *
 تارج (بفتح را) مغرب تارج (بضم را) *

(باب الخاء المعجمة) فرنج (بفتح هاء و نا) مغرب
 فرنه * یعنی خرنه * کامخ * مغرب کامه * فرسخ * مغرب
 فرساک * زرنیخ (بالکسر) مغرب زرنیخ بفتح *

(باب الدال) نرد * مغرب نرد - و رافعه اردشهر است
 و لهذا او را نردشهر گویند * فرند (بکسرتین و سکون نون)
 مغرب پرند (بفتح) یعنی جوهر شمشیر و پارچه معروف *
 کستزود (بفتح کاف و تا و سکون سین و زای معجمة) مغرب "کاست
 و افزود" و آن دفتریست که دیوان حساب خراج نگاه دارند * لاورد
 (بکسر زای تازی) مغرب لاورد (بسیکون زای فارسی) - و بعضی
 بضم زای تازی مغرب گفته اند * و صبیح اول است * چه
 بر وزن زود (بکسر زاء و فتح وار) "قطر" آمده - و بضم اول
 صیغه نهاده چنانکه محقق شریف در شرح محتاج گفته -
 اما "لاچورد" مغرب "لاورد" است نه لغت اصلی * چنانچه
 در "رساله مغیرات" مبین شده * سجاوند (بالکسر) مغرب سکاوند
 بفتح * و آن موضع است از سیستان * زیرا که سگ در آن بسیار

۱ ب : "کشته"

است یا آنکه مردم آن موضع را بواسطه بدی "مگ" گفته باشند.
 الهلد (بالکسر) معرب کلید یا اکلید. قلد، معرب کلد بکاف
 نازی. باند (بکسر) معرب "بالت" و آن شهریهست
 به کرمان قریب یزد که اتصال موام "بالتی" گویند. قال
 لی القاموس: "التقی فیہ ساکنان" * صغد، معرب صغد.
 و صاحب قاموس هر کدام را موضعی علیحدته گمان برده.
 و آن متصل تأمل است، و تحقیق آنست که صغد دو
 موضع است و هر دو بسین است، یکی بافستان به سمرقند
 و دیگر موضعیست بیهان کال از مشافات سمرقند. و ثانی
 را عرب بصاد معرب کرده اند و اول بسین گذاشته اند،
 جهت تفرقه. و صغد در اصل بمعنی زمین نشیب است که
 آب در آن جمع شود. بد (بضم و تشدید ذال) معرب بت.
 برید، معرب "بریده دم". و آن دو اصل استری است که
 دم او را ببرند برای نشان، و بستاندار دو فرسخ نگاهدارند
 بجهت خبر بردن. و اتصال آن شخص را گویند که بر آن
 سوار شود و خبر برد، بلکه هر نامه بر چالاک را. و مقدار
 دو فرسخ را نیز گویند. تسبد (بالضم و فتح الهاء) معرب
 گوسبد.

(باب الذال المعجمة) طهرزد، معرب "تهرزد" بمعنی
 نیت، گویا که اطراف او را به تهر زده اند. * زمرد، معرب
 زمرد. موبد (بضم مهم و فتح با) معرب "موبد" بمعنی
 دانشمند متان. * هرید (بکسر ها و با) بمعنی نگاهبان آتش.
 ۱ ب: "و ترائی (۱) عرب".

۲ کلمه "گویا" از نسخه (ج) ساقط شده است و آن سهو است، چه
 این عبارت مأخوذ است از قاموس: "کانه نصف من ترائیه بانفاس".
 ۳ هر اصل هرید بیای مجبور و بیای مقتوح بود. و در عربی
 آنرا برای جمع ملحق کردند. و با هر در مکرر شده. هرانده جمع

جلید، معرب کلید. آزاد، معرب آزاد، و آن قسم خرماییست.
 استاذ، معرب استاد، اساتذه جمع. * تلمیذ (بکسر) معرب
 تلمیذ، تلامذه جمع. * چلابد (بضم جیم و کسر بای موحده)
 معرب کلابد، و آن شهریهست معروف که الحال کوناباد
 گویند و از آنجاست میرزا قاسم کونابادی شاعر و مولانا مظفر چلابدی
 مدحیج. و در اصل کلابد نام کوهی است و آن شهر را بلام
 آن کوه خوانند. چلانکه از شعر فردوسی ظاهر میشود. * تباد
 معرب کواک و آن نام پدر نوشهروان است چلانکه در تاریخ
 گزیده گفته. * فالوذ، معرب فالوده. * فولان (بالضم) معرب پولان
 و فالوذ نیز گویند؛ و سیف مفلوذ، سیفی که از فولان
 ساخته باشند. * دیبوذ (بفتح دال و سکون بای مثناة و ضم
 بای موحده) معرب دیوید. و آن جامه ایست که هر دو رو
 علم داشته باشد. * گفد، معرب کفد بدال مهمله. * موانهذ
 العزیه، بقایایها، جمع مانیذ و هو معرب. * کذا فی المغرب.

(باب الراء المهملة) میسلبر، معرب سیه سلیل.
 جودر (بالضم و سکون هیزه و فتح ذال معجمة) معرب گودره
 یعنی بچه گاو. * سازور، معرب شاپور. * الدخدار (بالتفتح)
 معرب تفت دار، و هر ثوب ابیض او اسود. * کذا فی
 القاموس. * چارشهر، معرب گارشهر، و آن صنع درختی
 است. * فاذ زهر، معرب یادزهر که منطفی آن یازهر است و
 بمعنی آن پایلندی کلده و مقاومت کلده با زهر. و بعضی
 گفته اند یازو یواز بمعنی شویله است و برین تقدیر
 یازهر نیز یواز است. * شمتکز (بالضم) معرب شوم اختور.

۱ ب: چنانچه. ۲ ج: کلابد.

۳ ازینجا تا کلمه "میباشد" از نسخه (ج) ساقط شده است.

۴ "علم" بدهتین، بمعنی نشان و علامت. و (ج) این کلمه را اندازه.

للدلیرا، معرب کلدۀ پور * فلولور * معرب پلولور * فللور * جمع .
و صاحب قاموس جمع آورده و مفرد ذکر نکرده * بغفور
(بضم باي اول و ثانی) ملک چین * معرب بغفور بفتح باي اول
و هم دوم و هر دو فارسی * که اتصال لغذور گویند و معنی
ترکیزی * پسریت * جهر (بالضم) معرب چهره * روزگار * معرب
روزگار * دستور (بالضم) معرب دستور بفتح * طلجهر (بالکسر)
معرب تلجهر بمعنی پانله * طباشیر (بفتح) معرب تباشیر *
سدیر (بفتح) معرب سدید و آن قصوی بود بهوام کور را
مشمول بر سه گله که در آن عبادت میکرد - و دیر گله
باشد * سدر (بالضم و فتح دال مشدد و مختلف) معرب
سدرک و آن نام بازیست * سدر (بتشديد ميم) معرب سدر
بتضئيف ميم * تلور (بتشديد نون) معرب تلور بتضئيف
نون * شهر (بتشديد با) * معرب شهور بمعنی نهر * جوهر *
معرب گوهر * جوهر * معرب گوهر بفتح اول و کسر
ثانی * انجر و لاجر * معرب لکر * اصطخر * معرب استخر *
و آن شهرست مشهور که پای تخت سلاطین عجم بود -
و استخر در اصل بمعنی تالاب است و چون تالابی کلا
در آن واقع است بدان مسمی گشت * عسکر * معرب لشکر -
کذالی المغرب * نهلور * معرب نهلویل * شبستر (بفتح
شمن و کسر با) معرب چوستر * که چبستر نیز گویند * و آن
دهی است بر شش فرسنگی توریز * استار (بالکسر) معرب

۱ ج : "قند نیر" و آن خطاست .

۲ ج : "ترکیزی آن" .

۳ این قول مصنف صحیح نیست و اصل لفظ چهر بمعنی شهر و توضیح
یقیناً عربی معض است .

۴ قاموس : "نتور" .

۵ ج : "تالابی در حوالی آن واقع یوه" .

استخر * نساپور * معرب نساپور * شاکر * معرب چاکر * خیار شلور *
معرب خیارچلیز * فرجار (بالکسر) معرب پرگار * زنجار (بالکسر)
معرب زنگار * شنجار (بالکسر) معرب شنگار بفتح و کاف فارسی
و آن گواهی است * که برگش سیاه و بهخش سبز است *
ریصار (بالکسر) معرب ریچار * صلور * معرب سهیل * نهر
(بضم) معرب پهر * و آن مدرسه یهودان است * هزار
معرب هزارستان * جلهار (بضم) معرب گلبار * و آن محله ایست
باصطهان و سادات چلبازی معروف اند * جلدار (بضم و
فتح لام مشدد و مختلف) معرب گلدار *

(باب الزاد) الدرز * معرب درز - فی القاموس : درز الثوب
معروف معرب - و ازین جهت در فارسی سوزن را "درزان"
و ریسان سوزن را "درزنان" و خیاط را "درزی" گویند *
و این درزنان بمعنی رشته منسوبست بشوزن - و الف
و نون جمع نیست و "اهل الدروز" شوش را گویند
زیرا که در میان دروها پنهان میشود * قز (بفتح و بتشديد
زار) معرب قز * بفتح و زای مختلف فارسی در آخر *
بمعنی ابریشم خام - و ازین مأخوذ است کزاکند بمعنی جامه که
به کز آئند کنند برای درز چلک و همچلین کزین بمعنی کجیم
که عوام کجیم گویند * جریر و قریر * معرب کریر و این اختلاف
بما بر آنست که بعضی کریر بکاف فارسی و بعضی بکاف تازی گفته
اند - معرب اول جریر و معرب ثانی قریر - و در میان از لفظ جریر مصدر
و فعل اخذ کنند : يقال : جریر یجریر جریرة چون : هلدس
بهادس هلدسة * دهلور (بالکسر) معرب دهلور بفتح * جلور
(بضم) جم و تشديد لام مفتوح) معرب گلور بمعنی لقلق *
درز * درزان فردوس * معرب چلفروزه * بکسر جیم فارسی و

ج : "نیشا پور" .

واو مجهول و آن درخت صلبه کهار است و بواسطه بسیاری
 فوزه آنرا "چنقوزه" گویند [و بر ثمر آن إطلاق یافته چنانچه
 مشهور است] * جوز، معرب گوز * شونیز، معرب، شلوز
 یا شلز (عربو بشین معجمه یا مهمله) بمعنی سعادته *
 جلوار (بالکسر) معرب جلوبز بالفتح بمعنی پیاده کوتوال *
 هلداز (بالکسر) معرب اندازه - و بعد از تعریب، ازان
 مصدر و اما اخذ کللد^۱ چون هلدرة^۲ و مهلدز - و چون
 در کلام عرب بعد دال زای نی آید ازن جهت زای هلدزة و
 مهلدز را بسین بدل کردند چنانکه مشهور و بر زبانها
 مذکور است * تلهز، معرب کلهز * قهلدز، معرب کهن دو،
 و همچون قلدز معرب آنست یا مضغف قهلدز * جوز
 (بالضم) معرب گوز * نیروز (بالفتح) معرب نوروز * فیروز (بالفتح) یا
 و هم را) معرب پیروز - فیروز آباد، معرب پیروز آباد، یا فیروز آباد
 (بالکسر) که منبر است *

(باب السمن) دخنلوس و دخدنوس، بر وزن عفرلوط،
 نام دختر لفظ بن زاده، معرب دخدنوس^۱ که نام
 دختر کسری است و لقیط دختر خود را موسوم بلام او کرد -
 کذا فی القاموس - و به خاطر میبرد که معرب دخنت زوخی
 باشد، چه نام دختر کسری چلهن سماع شده^۲ * فهرس

۱ (ج) ان عبارت از آنکه فرمیان در قلاب محصور احد ندارد -
 ۲ در (ج) این دو لفظ حافظ شده احد

۳ ج : "کرده اند" -

۴ ج : "لوش" بشین معجمه و آن اصح است -

۵ قاموس (الطبعة المیمية) : "اصلا دختر لوش ... ساعا ابوها باسم
 ابنة کسری" - شاید که از نسخه که پیش مؤلف رساله بود میزی از
 این عبارت ساقط بوده احد -

(بالکسر) معرب فهرست * فردوس، معرب پردوس - کذا فی
 تاریخ بیهقی - و در قاموس گویند: فردوس بستائی که درو
 بود آنچه در همه بستانها باشد و عربی است یا روسی و
 عربیائی که به عربی نقل کرده اند، و نیز گفته که فردوس
 بمعنی سعة و فراخی است و مله الفردوس * سندس (بالضم)^۱
 صاحب قاموس گویند که معرب است بلا خلاف، اما نکته
 است که در اصل چه بوده و کدام زبان بوده * مجوس،
 معرب ملج گویش بمعنی صفیرالذین، و چون واقع بدین
 مجوسان مردی خردگوش بود بدین لقب مشهور شد *
 کرباس (بالکسر) معرب کرباس (بالفتح)، چه فعل بالفتح
 از فهو مضاعف در کلام عرب نیامده * کوس (بالضم) و داد
 معروف) معرب کوس، و داد مجهول * بوس (بالضم) معرب
 بوسه و بوس، لیکن واو در فارسی مجهول است و در عربی
 معروف بر قیاس کوس * قیس (بالفتح) معرب کعی، بعی
 مجهوله، و آن جزیره ایست به بحر عمان * برجیس (بالکسر)
 معرب برجیس بالفتح، چه فعلیل بالفتح در کلام عرب
 نیامده * دبوس (بفتح دب) معرب دبوس (بفتح دب) یا
 بمعنی گرز * قاپوس، معرب کاپوس * تلهس (بالفتح) و تهل
 (بالکسر) معرب تلهس بالکسر، و آن شهر است معروف به
 گرچستان، آباد کرده نو شابه - و اختلاف فتح و کسر بنا بر
 آنست که در اصل لفظ فارسی بکسر تا است - چون فعلیل
 دو کلام عرب بسیار است این لفظ را فعلیل اعتبار کنند و تا
 زائده دانند پس کسر اصل بفتح بدل کنند - و بمعنی این
 را فعلیل دانند و تا را اصلی گویند، پس کسر را بحال خود
 ۱ ج : "گفته اند" و آن صحیح نیست، چه ناول "گفته" صاحب
 قاموس است -
 ۲ و ضم الدال اولیاء

دارند - و صاحب قاموس یکجا کسر را به عامه نسبت داده
و جای دیگر کسر را نیز درست دانسته^۱ * طمیس (بالضم و
فتح میم)^۲ معرب تمیشه^۳ و آن بیشه ایست در مازندران^۴ که
شکارگاه ملوک فرس بوده - بنا برآن عبارت بسیار در آن شد
و حکم شهر بهم رسانید^۵ * باذغیس^۶ معرب بادخیز^۷ و آن
دعوست چلد^۸ از هراة^۹ * ریجاس^{۱۰} معرب ریواج^{۱۱} * چاروس^{۱۲}
معرب گورس^{۱۳} * قسوس (بکسر قاف و تشدید سین اول)
معرب کشوش^{۱۴} * جاموس^{۱۵} معرب گارمیش^{۱۶} یا گامیش^{۱۷}
که مختلف گارمیش است * طوس^{۱۸} معرب توس^{۱۹} و آن
شهریست مشهور در خراسان^{۲۰} بنا کرده توس بن نوذر -
و متأخرین عجم رعایت فرس ننموده این کلمه را بهر دو
معنی^{۲۱} بطار حلی نویسد بنابراین اشتباه تا به یاد و باد و
نون - و هنجلین نویسد در اکثر کلماتی که متصل اشتباه
است چون غلطیدن و طپیدن و طیانچه و مانند آن که بطار
حلی نویسد با آنکه بتام قرممت است^{۲۲} * چیه^{۲۳} رفع
اشتباه^{۲۴} * طیس (بفتح طا و با) معرب تپس^{۲۵} و آن
شهریست معروف در خراسان^{۲۶} * طپرس (بفتح طا و با)
معرب تپرس^{۲۷} و آن منزلیست میان کاشان و امفیان^{۲۸} و التحال

۱ یعنی تحت "ژلس" -

۲ و بفتح اول و کسر ثانی نیز آمده -

۳ یعنی مازندران^۴ چه "مازند" مختلف "مازندر" باشد -

۴ در هر دو نسخه بدال میوه^۵ و صحیح به معجمه است چنانکه در
منتخب اللغات و قاموس است -

۵ ج: "دعی چند است" -

۶ نسخه (ب): "گارمیش" و آن شهر است ظاهراً^۷ و از (ج)
این کلمات از "یا" تا "گارمیش است" ساقط شده است -

۷ مقصود مؤلف آنست که یکی لغت عربی "تارس" است بمعنی درام
اشی^۸ و دیگری نام شهری (درجوع کنید به منتخب) -

از آن نشانی نیست * فارس (بکسر راء) معرب یارس
بسکون راء * فیثافورس^۱ معرب پیثاکورس^۲ بواو معدوله *
جالیلوس^۳ معرب گالیلوس^۴ بواو معدوله و جالیلوس
نیز گویند^۵ * مغلطیس^۶ معرب مگلاتیس^۷ که یونانیست
و چون در زبان یونان الف و یاء غور ملفوظ است عرب
گاهی هر دو را ملفوظ اعتبار کنند و معربش مغلطیس^۸
گویند^۹ و گاهی هر دو را حذف کنند و معربش مغلطس^{۱۰} گویند و
گاهی اول را حذف کنند و مغلطیس^{۱۱} گویند اما ثانی را
حذف نکنند^{۱۲} چه صیغه^{۱۳} مغلطس در کلام عرب نیامده *
ماس^{۱۴} معرب الماس^{۱۵} قومس (بالضم) معرب کومش^{۱۶}
و آن ولایتی است که دامغان و سملان از آنجمله است *
کلدس (بضم کاف و دال) معرب کلدشه^{۱۷} و آن پنج گیاهی
است که عطسه آرد - کذا فی الاختیارات *

(باب الشین) جخص (بالضم و تشدید شین) معرب خوش -

کذا فی القاموس * مرزنگوش^۱ معرب مرزنگوش^۲ * مرزنگوش (بفتح
معرب مرزنگوش^۳ مرادف^۴ مرزنگوش^۵ (هر دو بهک معنی است)^۶
و آن قسم ریحانیست خوشبو - و قیاس در ثانی آن بود که بضم میم
باشد اما فتح برای آن دادند که این وزن در کلام عرب شایع است *

۱ ج: "گفته اند"

۲ در (ج) جمله اشکال این کلمه بقاف است، والصراب بالغین (درجوع
کنید به منتخب)

۳ (ج) کلمه "صیغه" را ندارد -

۴ ج: "مرزنگوش"

۵ ب: "مراد مرزنگوش" (کذا)

۶ ب: "هر ... است" - ظاهراً این اقرا برای تشریح لفظ "مرادف"
در نسخه مللار^۷ بین السطور نوشته بود و کاتب نسخه (ب
آنها جزء متن یقین کرده در آن داخل کرده است -

شاش، معرب چاچ، و آن شهر است که الحال تاشکند گویند.
برخاص (بالکسر) معرب برخاش، [چه فعلال بالفتح از غیر
مضارع در کلام عرب نیامده] قفس، معرب کفس.
فلجیلوس، معرب فلجلوش، و آن معجون است مرکب از
بلج جزو که بجهت تقویت دل سازند.

(باب الصاد) بلوس، معرب بلوچ، و آن طائفه ایست
که در نواحی ملک سلد و قلدهار میباشند. شص (بالکسر) و
تشدید صاد) معرب شست، تخریص (بالکسر) معرب تیریز،
يقال الدخريص ايها * خرس (بالکسر) - قال في القاموس:
ولعله معرب خرس * حص (بالفتح و تشدید الصاد) معرب
کج.

(باب الطاء) ط (بالضم و تشدید طا) معرب جت
[بالفتح] و آن طائفه ایست که در نواحی ملک سلد
میباشند. بربط، معرب بریت یعنی سهله بط، زیرا که سهله است
بدان * بط (بالفتح و تشدید طا) معرب بت [بالفتح] * لفظ
[بالفتح، والکسر الصم] معرب نبت بالفتح.

((باب العين) سُقرع بضم سین و قاف، معرب سکره،
و آن نهی از آن باشد بزبان حبشه [

(باب الفاء) شاروف، معرب جاروب * جزاف (بالضم)
معرب کزاف؛ و عرب، بعد از تعریب، از آن اخذ مصدر

۱ ازین بید در (ب) که نسخه اساس است، بپافاء شروع میشود
و باب العین از آن بکلی مفقود است و لهذا آن باب را از (ج)
گرفته‌ام که بیش در قلاب معبر است.

۲ ج: "بفتح سین و قاف" - و الصمیح: بضم سین و قاف اول و
فتح قاف ثانی (راجع کنید بقاموس).

و الحال کلند چون جازف بجازف متجانسه و جزافاً بالکسر.
شلجرف، معرب شلکرف - و شلجرف زابلی سیلدر و اکویند.
نسف (بفتح تنه) معرب نخشب.

(باب القاف) نهلق (بالفتح) معرب نهله * ترخشوق
(بفتح تنه و سکون خا) معرب تلخ چکوک، و آن گیاهی
است * جرصوق (بالضم) معرب سرمرزه * جرصوق (بالضم)
معرب کرصه یعنی گلوه * فوزق (بالضم) معرب فوزه * جوزق
(بالفتح) معرب گوزه یعنی فوزه پلجه و فوزه کولدار * جلاهق
(بالضم) معرب جلاهه، و آن در اصل یعنی گلوله ریسمان
است و بمجاز جولاهه را گویند * فالونق، معرب پالوده *
رستاق (بالضم) معرب روستا * ابریق (بالکسر) معرب آبری،
که مخفف آبریز است * بورق، معرب بوره، که بهندی
سپاهه گویند - و بوره ارملی قسمی از آن است و آن را
بتازی نظرون گویند * بهق (بالفتح) معرب بده و آن
دهی و ملکی است معروف - کذا فی تاریخ بیهق * بشبق
(بفتح هر دو با و سکون شین معجمه) معرب بشفه، و آن
دهی است به مرز - کذا فی الانساب^۲ و صاحب قاموس
"بشفه" آورده و بپنستی که بشیق که معرب آنست
ذکر کردی^۳ * خرق (بفتح تنه) معرب خره، و آن نیز دهی
است به مرز * جوسق (بفتح جیم و سکون همله) معرب

۱ "سیندور" کلمه هندوست و "سیندر" منطف آن -

۲ الانساب للسمهانی (طبع لاندن) درق ۸۲، و آنجا "بشفه" خطاست و ص ۱۱۰
"بشفه" است -

۳ این را تراش غیر وارد است چه بشفه نیز در کلام عرب آمده است -
نیزید بمعجم البلدان، ج ۱، ص ۶۲۸

کوشک * خورق (بالکسر و فتح الواو^۱) معرب خیره، و آن
تصه است از خوارزم که شهج نجم الدین که بی از آنجا
است * سرمق (بالفتح) معرب سرمک و آن گیاهی است
نافع * زندق، معرب زنده، و آن گلیست معروف * دابق
(بفتح هاء) معرب دله و آن رובה است * دمسق (بالکسر
و فتح سین و هاء) معرب دمس و آن قسم ابریشم است *
زرق (بالضم و تشدید راء مفتوح) معرب زره [براه مشدد]
مرادف جره * طابق، معرب تاره یا تابه * لقانق (بالضم و
کسر نون) معرب لکانه بالفتح، و آن چرب روده است *
رزق^۲ و رستق، معرب رسته - و لی المغرب: الرزق الصف
و لی الرزقات: رستق الصفارین و البیاضون. انتهى - و
ظاهر که اول معرب رزده است مرادف رسته * ملجلیق
(بالفتح و الکسر) معرب ملجلیک^۳ * جوالق (بالضم و کسر
لام) معرب جوال - جوالق (بالفتح و کسر اللام) جمع آن *
دائق، معرب دانک * قرطق، معرب کرت * یلمق، معرب
یلم * قریق، معرب کربه مرادف کلبه * دیزق (بالفتح) معرب
دیزه یعنی سیاه * باق (بفتح ذال معجمه) معرب باده *
بویق (بالفتح) معرب پیاده * طریق (بالفتح) معرب تربت^۴ یعنی
ترف که به ترکی قراقرت^۵ گویند * دروق (بالفتح) معرب

۱ "بفتح اوله و قد یکسر و سکون ثانیه و فتح الواو و آخره قف و اهل
خوارزم یقارون خیره [بالکسر] و ینسبون إلیه الطیوقی" [بکسر النون] - رجوع
کنید به معجم البلدان ج ۲ ص ۵۱۲ -

۲ هر در نسخه: "رزق" و الاصحیح بتقدیم الواو الیهما -

۳ ب: "منجلیق"

۴ هر در نسخه (بیان تازی): رشیدی: "ترپ، تربک، تربی، ترف (.... پای
فارسی و نا) -

۵ قرا بمعنی سیاه؛ و قرزت، جغرات باشد -

دوره یعنی سبوی دسته دار، و از نرعلکها و اشعار فارسی
بمعنی قدح ظاهر میشود - خسرو گویند:
ساتها می ده که امروز سر دیوانگیست
دوره پر گردان که مردم از تبهی پیمانیست^۱

و سوزنی گویند:

آن دوره گوش سرخم سبکی فروش دزد
از هر خمی عصبی ده دوره، گوش کرد

وله:

خرب، سبوی سبوی، دوره گوش خم پهلوی
کاسه پشت، کدو گردنی^۲، تگاو گلو^۳

اما صاحب قاموس اشعار بتعریب لفظ دروق نکرده - پس
ممکن است که دروق معرب دوره نباشد و در عربی بمعنی
شبو باشد^۴ والله اعلم * زریق (بالکسر) معرب زیوه مرادف
جیره یعنی سهام * بزق (بفتح هاء) معرب بزه * باشق
(بفتح شین و کسر آن) معرب باشه * خردق (بالفتح) معرب
خورده یعنی شوربا - و صاحب قاموس معرب گفته و تعیین
نکرده * فستق (بالضم) معرب پسته * باق (بالفتح) معرب
بیهک - کذا قیل: لیکن در تاریخ بیهق معرب بیهه گفته
چنانچه گذشت * ابلق، معرب ابلک * رارق (بفتح واو)
معرب رارک - و لی القاموس: الراروق المصفاة و الباطیة
و ناجون الشراب الذی یروق به و الکاس بعینها - انتهى -
پس ظاهر شد که عربی راروق است نه رارق؛ اما صاحب

۱ رجوع کنید برشیدی تحت کلمه (دوره) - و در (ج) ازین جا تا "وله" ساقط
شده است و بجای آن "سوزنی گویند خرو... تا تگاو گلو" را دارد -

۲ هر در نسخه: "گردن" و آن بدو است -

۳ رجوع کنید برشیدی تحت کلمه (تگاو) -

۴ این دان مؤلف خلاف قیاس است چه "دروق" بنائی در کلام عرب ندارد -

قاموس تصریح بتعریب نکرده - و حق آنست که داروق معرب راوک است، چون هارون معرب هارون، چه فاعل بفتح هـ در کلام عرب نادر است - و داروق معرب راوک است نه معرب آن - [در ظاهر] ابلق نیز عربیست و ابلک معرب آن؛ و همچنین بهک معرب بهق است نه آنکه بهق و ابلق معرب اند] ۱ * أشق (بالضم و فتح شون مشدد) معرب أشه (بالضم و فتح شین مشدد و مخفف) و آن صنفی است چنانکه در "أشج" گذشت * قاتی معرب کاک - اما حق آنست که "قاتی" عربی نیست؛ و فارسی زبانان که میخواستند بسحرج حرف زلد "کاک" را "قاتی" گویند * سذق (بفتح سین و ذال معجمه) معرب سده و آن در جشن مغان است * فرائق (بالضم و کسر نون) معرب پروانک مرادف پروانه و آن حیوانیست که پهباشپش شود و پروان و پروانک میگویند تا بدانند که شهر می آید * شویق (بضم شون معجمه و فتح بای موحده) معرب چوبه که بدان نان پهن کنند مرادف "صوبج" مرقوم * استبرق معرب استبره کذا فی اللغات - و دو قاموس گفته که آن دیهاج گنده است و معرب استره است * شافق معرب شافه * ابزق و البزق و اوزق هر سه بر وزن انعل معرب آبزه و آنزه و آوزه - این "آف" و "آو" مرادف آب است و زه (بفتح زاء) بمعنی ترشح و معنی ترکیبی: زمینی که آب از آن می ریزد یعنی اندک اندک میبارد ۲ - و لغت اول در کتب فقه حلیه مذکور است - اما در بعضی کتب ۳ بزال معجمه است و در بعضی بزار معجمه اما ثانی بقاعده تعریب که در مقدمه

۱ (ج) این عبارت مفرد است - ۲ ج: "قل را قال"
۳ لب: "یعنی اندک می ترارد" ۳ ج: "نسخ"

مذکور شد، اقرب است - و لغت ثالث اگرچه در کتابی پراکنده نشد، اما "ارازق" که جمع اوست پراکنده شد: قالوا البذر الصغیر یلغذ ماؤه و لا یلغذ الی المأوز و الاراق - و فی المغرب: الاراق معرب ارازة و هو مطمئن من الارض ۱ و یجتمع فیها ماء السهل و هیهة و مله قولهم اللهم الصغیر یجتمع فیها ماء السهل و هیهة و مله قولهم اللهم الصغیر الخ ۱ - و درین تأمل است چه "ارازة" بدین معنی در کتب لغت فارسی پراکنده نشد و ذکر "مأوز" نیز اقتضا میبکند که "ارازق" جمع باشد نه مفرد * خللق (بالفتح) معرب کلد * طاق معرب تاک یعنی طاق خانه و معرب "تا" یعنی ضد جفت * نرمق معرب نرمه بمعنی نازک و نرم * زرنیق (بالکسر) معرب زرنیق بالفتح * دسق (بفتح سین) معرب دسه یعنی باد و پرف * زندیق (بالکسر) معرب زندی [بفتح] و چون بیاور قاعده که در مقدمه گذشت قاف تعریب در آخر زیاده شد - و فعلیل بفتح در کلام عرب نهاده زار را کسر دادند ۲ و فی القاموس: معرب "زن دین" ای دین المرأة * دیسق (بالفتح) خوان زه که بر آن طعام گذارند و صاحب صحاح گفته معرب است - و صاحب قاموس معرب طشتخواران گفته و درین تأمل است *

(باب الکاف) کک معرب کاک یعنی نان تلک * نوزک (بالفتح) معرب نوزک ۳ و نهارک جمع - و فی القاموس:

۱ المغرب ج ۱ ص ۲۱: "الاراق تعریب ارازة"
۲ این عبارت که بین دو کلاب محصور است از (ج) نقل شده است - و صورت (ب) اینست که کاتب نسخه بسیاری از عبارات را اولاً حذف کرده بود و هنگام تصحیح آن عبارات را در حاشیه اضافه کرده است - چنانچه اینجا نیز بعد کلمه "زند" علامت اضافه ثبت است ولی در حاشیه صفحه چیزی درج نیست -
۳ کذا فی (ب) و (ج) "نوزک" و الصحاح نیز "انار" و لایه

اللهمك الرمح المصور^۱ و فی السامی: اللهمك معرب *
 حسك (بفتح هاء) معرب خشك که آنرا خار خشک
 گویند و بهمدی گویند خوانند - و خاری سازند مانند آن سه چهار
 از آهن و در میدان جنگ اندازند تا اسب و پیاده دشمن
 نثار شود و آنرا نیز به مشابهت آن خشک گویند * طهرک
 (بفتح طه) معرب تهرک بیکون های موحده و آن لعه
 است صوما و قلعه اصفهان خصوصاً * فلججشک و فرنجشک
 معرب پلنگ مشک و آن گدازهی است خوشبو که رنگ
 پلنگ و بوی مشک دارد *

(باب الهم) قولل معرب پوپل * قول معرب پهل *
 قولل معرب کزن پهل که لفظ هلدیست مرکب از کزن
 که بمعنی گوش و پهل که بمعنی گل است - و چون زبان
 هلد اکثر آنرا در سوراخ گوش میگذارند تا بسته نشود به
 این نام مسوی شده * قولل (بالکسر) معرب قولل
 بالفتح * سدلل معرب سدلر - و صاحب قاموس در باب
 راه گفته که سدلر و سهوزر دایه ایست - و در باب لام گفته
 که سدلل مرغی است در هلد که به آتش نسوزد - و درین
 نامل است بلکه^۲ هر دو یکوست و آن حیوانیست مانند
 موش که از پوستین او^۳ دوماال سازند - چون چرخین شوند
 در آنش اندازند تا پاک شود * زندفیل معرب زندفیل
 بمعنی لیل^۴ بزرگ * دل (بالفتح و تشدید لام) معرب دل *
 زندفیل معرب ژنگور * کلدیل (بالکسر) معرب کلدیل
 بالفتح * نارجیل معرب نارگیل * سجهل معرب سلک گل -
 [پس هر دو کاف فارسی را جهم کردند و اول را ساکن کرده در

۱ ج: "الهمیر"

۲ ج: "ه"

۳ ج: "پهل"

۴ ج: "پوست آن"

دوم ادهام کردند - پس بواسطه إلتقاء ساکنون بمعنی آن و
 جهم اول را حذف کردند - و چون فاعول بفتح فاء در کلام
 عرب نهاده سون را کسر دادند^۱ * جل (بالهم و تشدید
 لام) معرب گل [بالهم] * زندول (بالکسر) معرب زندول
 بالفتح * دیول (بفتح دال و هم های موحده) معرب دیول
 (بکسر دال و های موحده و هم وار) و آن شهری بوده
 در قدیم نزدیک بلندر^۲ * والفعال خراب است - و از آنجا
 معتدنون برخاسته اند چنانکه در قاموس مذکور است * لعل
 معرب لال و آن هر چه در سرخ است عموماً و جوهر سرخ
 قیمتی خصوصاً * اطریل معرب تریل و آن لفظ هلدیست
 بمعنی سه میده - و اولی آنست که "تری پهل" گوئیم آنچه تری
 بمعنی سه باشد و بمعرب هم نزدیک است چنانکه طرایلس
 معرب تری یلس است بمعنی سه شهر چه در یونانی نه
 "تری" بمعنی سه است * لفلل معرب لفل * اندول
 (بالکسر) معرب انگه اون که قلب انگه اون است یا عکس
 است - پس وار و نون حذف کردند - انگول مانند - پس
 کاف فارسی به جهم بدل کردند و الف را کسر دادند چه
 افعول بفتح الف در کلام عرب نهاده *

(باب الهم) تم (بالهم و تشدید هم) معرب کم^۳ که
 کلب نهز گویند و آن شهر است معروف * بقم (بالفتح
 و تشدید قاف) معرب بقم * ایریسم (بالکسر و فتح سین)
 معرب ایریسم * هلدام (بالکسر) معرب اندام یا هلدام بالفتح
 و این بهتر است چنانکه گذشت در مقدمه و ازین مأخوذ
 است مهلدیم بمعنی اندام دار * الموهل آنچه از جرات هلدند

۱ این سطور در (ج) یافت شود

۲ این سطور در (ج) یافت شود و کتب نیز گویند (رشیدی)
 ۳ کم... که معرب آن تم است و کتب نیز گویند (رشیدی)

معرب - کذا فی الصراح * مسلم * معرب شدن - کذا فی القاموس
و این الفاظ است چه شدن بهت پرست است نه بهت و معرب
بودن مسلم نیز معنی نامی است * مسلم * معرب ششم و
آن درختی است معروف در بلاد * ساحل * معرب ششم مراد
شلم و بشون معربه نوز آمده * لبحام (بالکسر) معرب لکام
بالفتح * صرم (بالفتح) معرب صرم - صرام یعنی چرم گر *
برسام (بالکسر) معرب برسام بالفتح - يقال برسم بالضم و کسر السهم
فهو مبرسم بالفتح و کسر السهم * خشلام (بالضم) نامیست معرب
خوش نام - کذا فی القاموس * درهم [بکسر اول و فتح ثالث]
معرب درم *

(باب اللفظ) صولجان معرب چوگون یا چولکان * صرملیجان
(بفتح ص و لم) معرب چرملیکان و آن شهر است * قزوين
معرب کزوين و معنی ترکویی آن "کج را بودن" است - و رجه
تسهله شهر قزوين بدان در تاریخ کزیده * مذکور است * چردیان
(بالفتح) معرب کرده بان ای حفاظ الرفاه - کذا فی القاموس *
جلستان (بالضم و فتح الهم الشده) معرب گلشن * دکان (بالشدید)
معرب دکان بالتخفيف * بانجیان (بفتح ذال معجمه) معرب
بانجان * هلزمن (کجرحل) الجماعه معرب هلمجن * او
انجمن * لمجتمع الناس - کذا فی القاموس - و تصدق و تصهل آن
در مقدمه گذشت * قندان (بفتحه) خریده العطار معرب ۳ -
کذا فی الصحاح * ساجان (بفتحه) معرب ساجان * و آن
شهر است * اجلکان (بالفتح و کسر نون) معرب آجلکان بالمد و
آن دهی است بمرز * ترجمان معرب ترجمان که کلمه چی لغز
گویند ترجمه جمع - و بعد از آن از مصدر و الحال و اسما
۱ منبع لغت ص ۱۳ و در جمع کتب معجم البلدان ج ۳ ص ۸۸ -
۲ ب و ج : "قندان" و آن غلط است -
۳ ج : "معرب کندان" اما "قندان" هم صحیح نیست -

اخذ کردند چون ترجم ترجم ترجمه فهو مترجم * چربان (بالضم)
معرب گربان * قاسان معرب کاسان و آن شهر است بترکستان *
قاشان معرب کاشان * اسفهان و امدهان معرب اسفهان و امدهان *
روشن (بالفتح) معرب روشن بالضم * روشن (بالفتح) هم معرب
روان بالضم روان جمع - کذا فی المغرب * ماچشون (بالضم) هم
و شدن معربه معرب ماه کن * طخارستان ۳ (بالضم) معرب
تخارستان و آن نامیست معروف مابین کابل و بلخ - و تنوار نام
حاکم آن ملک بوده * دیدبان (بفتح ه و دو دال) معرب دیدبان *
الدریان (و یکسر) البواب فارسیه - کذا فی القاموس درابله جمع *
فلنجان (بالکسر) معرب فلکان * کشتیان (بالفتح و الکسر) معرب
کشتیان (بالفتح) یعنی دیوت - و نون یعنی معنی اصلوست
و وزنه فعلال و چون لعلال ۲ بفتح اول در لغت عرب از شهر
مضاف نهامده کسر دعد - و بعضی نون را زائد دانند و وزنه
فعلان - و الجماعه تنهه و فتح ۱ بدله ۷ آذین کانه معرب آذین
و يقال له بالفارسیه خواره - کذا فی المغرب * قطاران (بالفتح و کسر طاء)
معرب کتاران بفتح ۱ * سرخون و سرخون (بالکسر) معرب سرخون *
طیلسان (بفتح ط و لام) معرب تالشان به إمالة و کسر لام چه
آن پوشش متعارف قوم تالشی بوده - و الف و نون برای تسهیل
است - و عرب تا را بطا بدل کردند جهت اخراج اللفظ از معجمه
و فتح دادند طار و لام را چه فوهان در کلام عرب بسیار است *
وارقون معرب پارکون * فرجهون (بالکسر) معرب فرجهون * زراون
(بالکسر) معرب زالی یعنی زلفی در ۸ فرزان (بالکسر) معرب فرزان

- ۱ (ج) این لغت را ندارد و آن سوز است -
- ۲ ج : "اصفهان و اصفهان معرب - اصفهان و اصفهان"
- ۳ ج : "تخارستان" - ج : "نقون" و آن سوز است طار -
- ۴ ج : "نور زائد" - ج : "نورتم" (۱)
- ۵ ج : "روانش فعی" و این جماعه لغت فتح دانند -
- ۶ ج : "زراون" بالضم و الکسر حلقه و زنجیر در معرب (رلین بالفتح) (کذا)
- ۸ (المتشبه) - و (رلین و زلفی) هم یکسر است -

بالفتح * طرازدان (بالکسر) معرب ترازدان بمعنی فلاف ترازو*
 چرخان (بالهم) معرب گرگان * طهرستان * معرب تهرستان * فوچن *
 معرب یوچن * رادف پوچن بمعنی سداب و آن گهاهی است
 معروف * طوران * معرب تهران * طهران * معرب تهران * قهرمان *
 معرب کهرمان * مرزبان (بضم زا) معرب مرزبان بسکون زا بمعنی
 نهادارنده سرحد * جوشقان (بفتح ج) معرب جوشقان * کوشکان
 بضم کاف و سکون شون * صفانویان * معرب چغانویان * ارچوان
 (بالهم) معرب ارگوان * رادف ارغوان * طوسفون (بفتح ط) و سون
 معرب توسفون و آن نام شهر مدائن است * سجستان (بالکسر)
 معرب سکستان بالفتح - و وجه تسمیه آن در سکوند گذشت *
 سکندریون (بالکسر) معرب سکندریون * ترنجیون * معرب ترنجیون *
 جالنجیون * معرب گالنجیون * خوزران (بالفتح و هم زا) معرب
 خوزران بسکون زا * قوروان (بفتح قاف و هم راء) معرب
 کاروان به امله - و آن شهر است بمعرب زیرا که در آن موضع
 کاروان فرود می آید * اذربایجان (بر وزن اندلیجان) معرب آذربایجان *
 مهن * معرب چین * مهبجان (بالفتح) معرب مهورگان * طاجن
 (بکسر جیم) و طایجن (بر وزن جودر) تابه که بر آن چیدنی بریزان
 کنند - صاحب قاموس گفته که این هر دو معرب است اما
 نگفته که در اصل چه بوده * شاهین * بمعنی مرغ شکاری و بمعنی
 مورد ترازو معرب است - کذا فی المعرب * لیکن نگفته که در
 اصل یاری چه بوده - و ظاهر آن این از آن قسم است که مجلس
 بی تهور در عربی نقل شده و اختلاف در احکام است چون
 الف و لام و انصراف و عدم انصراف - اما شاهین که در کوهها و

۱ و الصیغ جوسقان بالهامة (راجع کنید بمعجم البلدان) ج ۲ ص ۱۵۷
 و الا کتب درق (۱۳۳).

۲ ا مکان - ۳ پ : طاهرا کوه.

احیه و کتب فقه شافعیه واقع شده بمعنی ای است که شبانان
 و حاجیان نوازند و بدین معنی نیز معرب است * گازون (بفتح زا)
 معرب گازون بسکون زا * چه القاد ساکنون در فارسی جائز است
 و در عربی نیز جائز * کبان (بفتح کاف و تشدید با) معرب کبان
 بالفتح و باد فارسی مستطیل و مشدد * کرسطون (بفتح ک) و سکون
 سین) معرب کرسطون و آن کهنای بزرگ باشد * ارزن * معرب
 ارزن که ارچن نیز گویند و آن چوبیست معروف که از آن عصا
 سازند و دشت ارزن بمابو آن گویند که در آن درخت ارزن بسیار
 است * مزدقان (بالفتح) معرب مزدکان - و آن شهر است معروف
 بماد کرده مزدک * افهون * معرب افهون *

(باب الوار) جو (بالفتح و تشدید وار) معرب گو [بالفتح] *

(باب الهاد) اهرقوه * معرب اهرقوه و آن شهر است معروف
 که بر کنار کوه واقع است * قهداله (بالفتح) معرب کهدیا که به
 نوشابه مشهور است * انقرة (بکسر الف و قاف) ۳ معرب انقوریه و
 آن بلدة است معروف مردم که معربیه نیز گویند [بتشدید م] *
 جره (بکسر تین) معرب گره و آن دهی است بلوخی گازون - و چون
 لفظ "گره" بمقابل خوب نیست مردم آن طرف او را "کشاد" گویند
 و تعبیر بقدر آن کنند * ساهویه * معرب ساهویه زیرا که رخسارش
 چون صوب سرخ بود * هسچلهون راعویه * معرب راعویه زیرا که در راه
 خوش خلق بوده * و هسچلهون راعویه * معرب راعویه زیرا که در راه
 زائده بود - بدان که فارسیان وار ساکن و یای مفتوح و های
 مختللی در آخر کلمات زائد کنند برای نسبت چون ماهویه
 و شاهویه و شورهویه و نامویه - و گاهی بواو ساکن اکثرا کنند و بانی را
 حذف نمایند چون شورو و شاهو - و چون این قاعده کلمات را معرب

۲ (ج) "و حاجیان" را ندارد *

۱ : "کتاب شافعیه".

۳ و الصیغ : بفتح الف و کسر قاف -

گلدان، راور را ملخوج سازند و پناه را ساکن و هام را ظاهر؛ چون
 سهیلویه و راهویه و نطویه و مسکویه و باهویه و مدویه = و صاحب
 قاروس چون برین قاصده آگاه نشده، گفته که سهیلویه بمعنی
 "رائحة التداخ" است - و نزد او در اصل "سهب بویه" بوده
 و حذف یک با قرار باید داد و با نظائر و امثال مخالف میشود *
 جلاره (بالکسر) معرب کلمه و آن دهی است مهان استرآباد و
 جرجان - وجه تسمیه آنکه در وسط استرآباد و جرجان واقع است
 و گویند آن ده سامانه^۱ و مرز آن بوم است *

(باب الهام) برنی، معرب برنیک - و آن قسم خرمالوست *
 دار صهلی، معرب دار چیلی * بومی (بالضم) معرب بوزی (بزای
 تازی و فارسی) و آن کشتی ایست خود که در ولایت سند
 "بوجی" ^۲ گویند * بهشتی (بالضم): آنچه بر آن تکیه کنند
 معرب بهشتی و آن بهر بی مسند بکسر مهم * سجزی (بالکسر)
 معرب سکزی (بالفتح) - و [این یا] ^۳ یای نسبت نیست .. و بعضی
 گفته اند منسوب بسجستان را سجزی گویند، پس سجزی در
 اصل سجستانی بوده و یای نسبت است - و این تکلف است -

ت ————— ت

تمام شد و سائله المعرفه

۱ ب: "کونیان"

۲ "سمانه" (۲) که مختلف اسماء است - ۳ بجم فارسی -

۴ این در کلمه اینجا از فرهنگ رشیدی (ج ۲، ص ۲۷) نقل شده است -

